

عشق ہے جنون

تیرا



اسر قلم مرزا مغل

غزل میاں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

(مکمل ناول)

عشق ہے جنون تیرا

ازردار یا مغل

ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

اور وہ اس کا حلیہ دیکھ کر ماتھا پیٹ کر رہ گئی تھیں۔۔۔

اے میرے خدا کہیں سے نہیں لگتا کہ میری بیٹی نے ابھی کچھ مہینے پہلے یونیورسٹی میں
قدم رکھا ہے۔۔۔۔

یہ کیا حال بنایا ہوا ہے خود کا۔۔

اوہو ماما کیا ہوا اٹھیک تو ہوں۔۔۔۔ میں۔۔۔۔

اور وہ اچھے سے جانتی تھیں کہ ویکنڈ پر نا تو زباریہ کپڑے تبدیل کرے گی اور نابال
بنائے گی۔ بلکہ جھلوں کی طرح پورا ویکنڈ ندناتی پھرے گی۔۔۔۔

تمہیں کب عقل ائے گی زباریہ۔۔۔

ہا ہا ہا جب سب کی عقل چلی جائے گی۔۔۔ تب ایسے گی اپنی بیٹی کو عقل۔۔۔۔

اور وہ زباریہ کے جواب پر سر تھا میں رہ گئیں تھیں۔۔۔

اچھا ماما پکو کوئی کام تھا کیا۔۔۔ جلدی بتادیں۔۔۔ اج محلے کے بچوں کے ساتھ میرا بہت
ایمپورٹنٹ کرکٹ میچ ہے۔۔۔

وہ بالوں کا جوڑا بناتے ہوئے لاپرواہی سے بولی تھی۔۔۔

بھاڑ میں جائے تمہارا یہ میچ۔۔۔۔

اور اگر تم گلی کے بچوں کے ساتھ میچ کھیلنے گی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ ایسی سمجھ کے نہیں۔۔۔

لیکن ماما میرا بہت اہم میچ ہے۔۔

ہاں ہاں تم نے ہی تو قومی کرکٹ ٹیم کی قیادت سنبھالنی ہے۔

انشاء اللہ ماما کی بیٹی اپ کی امیدوں پر پورا اترے گی۔ اور ہونے والی ساس کے بھی چھکے چھڑا دے گی۔۔۔

زباریہ۔۔۔ اور انہوں نے زباریہ کو گھورا تھا۔ جو نادانی اور نا سہجی میں ہمیشہ اول فول بول دیتی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

بس زیادہ مت بولو۔۔

اور جلدی سے نہادھو کر تیار ہو کر اچھے سے بال بنا کر واپس او۔

کیوں ماما کہیں جانا ہے کیا۔۔۔

ہاں میں کھیر بنا رہی ہوں۔۔۔

اور جاؤ اپا کی طرف دے کر او۔۔۔۔۔۔۔

لیں ماما تناسا کام۔۔۔ یہ چار قدم پر تو خالہ کا گھر ہے۔ دیوار سے دیوار سا نجھی۔۔

ابھی دیں ابھی دے کراتی ہوں اس میں تیار ہونے والی کیا بات ہے۔۔۔۔۔۔

جانتی ہوں۔۔۔۔۔ میں

تم میری اماں مت بنو اور جو کہا ہے وہ جلدی کر کے او۔۔

مما۔۔ اور ایان جو آنکھوں میں پانی لیے کچن میں گھسا تھا۔۔

اور زباریہ ایان کو گھوڑتی ہوئی منہ بند رکھنے کے اشارے کر رہی تھی۔۔۔۔۔

مما اچھا میں ابھی ریڈی ہو کرائی۔۔۔۔۔ اور زباریہ نے کچن سے اک قسم کی دوڑ لگائی

تھی کہ کہیں ماما کے ہاتھوں اس کی شامت نا جائے۔۔۔۔۔

ارے ایان بیٹا کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

مما دیکھیے زباریہ اپنی نے میری چپس چھیننی اور جب میں نے نہیں دی تو وہ پورا پیکٹ

میرے اوپر پھینک گئیں۔۔۔

اے میرے الدسا کب بڑی ہوگی یہ لڑکی۔۔ کب اے گی اسکو عقل۔۔۔

وہ ماتھا پیٹے رہ گی تمہیں۔۔۔۔

اچھا ایان بیٹا پ رو نہیں وہ اپنی ھیں نا اپکی او میں نے کھیر بنائی ھے اچکے لیے وہ کھاتے ھیں۔۔ اور اجائے یہ لڑکی لیتی ہوں خبر اسکی۔۔ باپ کے لاڈ پیار نے بگاڑا پڑا ھے اسے

ادھے گھنٹے کی انتھک محنت کے بعد زباریہ نے خود جو شیشے میں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

سفید رنگ لال گلاب کی لالی نما کھلتے ہوئے گال تیکھے نین نقوش والی وہ گول مٹول سی لڑکی تھی۔ جس کا موٹا پا اسکی کمزوری نہیں تھا۔ کیونکہ اسکی پرسنیلٹی کے سامنے یہ کچھ

بھی نا تھا۔ بلکہ وہ اپنی خو بصورتی کی بنا پر بہت دلکش لگتی تھی۔۔ کہ دیکھنے والی ہر انکھ ماشاء اللہ کیے بنا نارہ پاتی تھی۔ جس سے کبھی اسے احساس بھی نا ہوا تھا کہ وہ اس میں کچھ کمی ھے۔۔ کیونکہ ہر کوئی اس کی عادت اور بچوں جیسی معصومانہ فطرت سے بہت خوش ہوتا تھا۔۔۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ ناصر ف گھر والوں کی بلکہ رشتہ داروں اور دوست احباب میں بھی وہ

سب کی آنکھوں کا تارا تھی۔۔۔

انٹیلیجنس میں بھی بلکل اپنے بابا پر گئی تھی۔۔۔ وہ اپنے بابا کے نفس قدم پر چلتے ہوئے
وکیل بننے میں جتی ہوئی تھی۔ پیشے سے وکیل لیکن حرکتوں سے تو وہ چھوٹے بچوں کو
بھی پیچھے چھوڑ دیتی تھی۔ یہی وجہ تو فکر کی تھی کہ کوئی بھی نہیں کہہ سکتا تھا کہ جھلی لڑکی
وکیل بن رہی ہے۔

زوبی۔۔۔۔۔ ابھی تک نہیں تیار ہوئی

راہین کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یس مام امی ایم ریڈی۔۔۔۔

وہ اپنی بیٹی کی سستی سے اچھے سے واقف تھیں۔۔

یہ کیا پہن لیا ہے۔۔۔۔

اوہ ماما بتایا تو تھا میرا بیچ ہے۔۔

اور کہاں گی میری کیپ۔۔۔۔

پیٹا اس حلیہ میں اپا کی طرف جاو گی کیا سوچیں گے سب۔۔

لوجی سوچنا کیا ہے کرکٹ چیمپئن ہوں۔۔۔۔

جی جی محلے کی کرکٹ ٹیم کی چیمپئن۔۔ اور اب وہ جو گرز پہن رہی تھی۔

لیں ہوگی میں ریڈی۔۔۔۔۔

اچھا یہ بول پکڑائیں مجھے۔۔۔۔۔

اور راین تو بیٹی کو دیکھتے ہی بھول گئی تھیں کہ وہ کس کام کے لیے آئیں

ہیں۔۔۔۔۔ یہاں۔

اوکے دس منٹ تک ایان کے ہاتھوں بیٹ اور بال دے کر بھیج دیجیئے گا۔۔ بائے

مما۔۔۔۔۔

کب چھوڑے گی یہ لڑکی بچپنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کب ائے گی اسے عقل۔۔۔۔۔ اور انہوں نے کمرے کی جانب اک نظر دوڑائی تھی۔

جہاں ایسا لگ رہا تھا کہ کچھ دیر پہلے طوفان آیا ہو اور ہر چیز اپنے ٹھکانے سے ہلی ہوئی

ہو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ناچاہتے ہوئے بھی کمرے کی حالت درست کرنے میں لگ گئی تھیں کیونکہ زوبی سے

تو انہیں کسی قسم کی بھی کوئی امیدیں وابستہ نہیں تھی۔۔۔۔

سلام خان بابا۔۔۔

وعلیکم السلام بیٹی۔۔

خالہ اندرھیں کیا جی بیٹا جی جی گھرھی ہیں۔

اوکے۔۔۔

اور وہ بھاگتی ہوئی بیرونی گیٹ سے ہوتی اندر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

دلھی دل میں دعا بھی مانگ رہی تھی کہ کھڑوس سے ٹاکڑا نا ہو جائے اسکا۔۔۔۔

اور وہی ہوا تھا جس کا ڈر تھا۔۔۔

وہ سامنے سے اتے ہوئے وجود جس سے وہ ٹکراتے ٹکراتے بچی تھی

۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہواؤں کے گھوڑوں پر سوار ہو لڑکی دکھائی نہیں دیتا۔۔۔

اور زوبی نے نظریں اٹھائیں تھیں۔۔۔

جہاں اک باوقار سلجھا ہوا بارعب شخص اس کے سامنے کھڑا تھا۔ جس کی خوبصورتی اور
وجہیہ پر یسنیلٹی دیکھ وہ ہمیشہ دل میں ماشاء اللہ بولدیتی تھی۔

یہ جو دو آنکھیں ہیں نا نہیں

دیکھنے کیلئے بنایا گیا ہے۔۔۔

سو اس کا استعمال کبھی کبھار کر لینا چاہیے۔۔۔۔۔

وہ غصے سے گھورتا ہوا سائیڈ سے نکلا تھا۔۔۔

کھڑوس سڑیل سمجھتے کیا ہیں خود کو۔۔۔۔۔

ارے ارے میری بیٹی امی ہے۔۔۔۔

اسلام علیکم خالہ امی

وعلیکم السلام میرا پیارا بچہ۔۔

اور انہوں نے زوہبی کو گلے سے لگایا تھا۔۔۔۔

ممانے کھیر بھیجی ہے اسپیشلی آپکے لیے۔ اس نے مسکراتے ہوئے بادل پکڑایا تھا۔

دیکھا کتنی لائق اور سلجھی ہوئی ہے میری بچی۔۔۔ ماشا اللہ میری آنکھوں کا تارا ہے یہ
تو۔۔۔۔

لو یو خالہ امی۔۔

لو یو ٹو بیٹا۔ کیا کھاو گی۔۔

فرائز کھاو گی میں تو۔

ہاں ہاں الو کھا کھا کر الو بن جانا۔۔۔۔۔۔

اریش اور وہ اپنے بیٹے کو گھورتے ہوئے بچن کی طرف بڑھی تھیں۔۔۔۔۔۔

زوبی جو تب سے صبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے اریش کی بکو اس سن رہی تھی۔ پاس پڑا

کشن اٹھا کر اریش کو مارا تھا۔

ارے یہ کیا کر رہی ہو موٹی۔۔۔۔

کون موٹی کیا بک رہے تھے تب سے۔ میں نے خالہ امی کا لحاظ کیا لیکن اب بچو تو بیچ

میرے ہاتھوں سے۔۔

تیری کرتوتیں کتاب کی طرح خالہ کے سامنے ناکھولیں تو میں بھی زبار یہ

نہیں۔۔۔۔۔

ارے ارے زو بی یار میں میں تو مذاق کر رہا تھا یار۔ اور وہ چھلانگ لگتا پری کے پاس
صوفے پر انا دھمکا تھا۔۔۔۔۔

کیوں بچو۔۔۔۔۔ بتاؤں خالہ امی کو

پچھلے دو سالوں میں اک ہزار سے زیادہ لڑکیوں کو ڈیٹ مار چکا ہے اپکا لخت جگر۔۔۔ اور
کل تو اک کے ہاتھوں تھپڑ بھی کھا چکا ہے نواب زادہ۔۔۔

ارے ارے تم تو میری پیاری بہنا ہونا۔۔۔۔۔ دیکھو نا تمہیں نہیں ستاؤں گا تو کسے تنگ
کروں گا۔۔۔

کیوں کھوتے تھے میں ہی ملی ہوں۔۔۔۔۔

پرانج تو تم نے میرے موٹاپے پر تیرا مارا ہے اور بس میرے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا
ہے۔۔۔۔۔ میری عدالت میں تیرے خلاف لڑے گی یہ وکیل۔۔۔

کس کے خلاف لڑے گی ہماری فیوچر ایڈوکیٹ زباریہ خان۔۔۔

اور وہ پلٹی تھی۔۔۔۔۔

نشاء جان جگر اور وہ بھاگتی اپنی جان سے عزیز بہنوں سے بڑھ کر دوست کے گلے لگی
تھی۔۔۔

لو ہو گئیں دونوں الفتیں اکٹھی۔۔۔

تم تو منہ بند رکھو ایش کے بچے۔۔۔

زوبی چلائی تھی۔۔۔۔۔

ارے ارے نشی کدھر سے ارہی ہو۔ یار اج لاسٹ پیپر تھا سیلے ایگز امز میں بزی رہی

تو۔۔۔ NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اتنے دنوں بعد مکھڑا دیکھ رہی ہوں تمہارا ہائے نشی اتنی کمزور کیسے ہو گی تم۔ ہائے یار

زوبی ایک ہی بار میں اتنے سوال بیبی حوصلہ رکھو اور مجھے بھی سانس لینے

دو۔۔۔۔۔ بتایا تو پیپر ز۔۔۔۔۔ نشی کی بات منہ مس ہی رہ گئی تھی۔

تو اٹھ یہاں سے اور زوبی نے دھکادے کر ایش کو صوفے سے اٹھایا تھا۔

کیا ہے یار۔۔۔۔۔ وہ سٹیٹا گیا تھا۔۔۔

حد ہوتی ہے یار کتنا زور ہے تم میں زوبی موٹی۔۔۔۔۔

موٹی کسے بولا۔۔۔۔

تمہیں۔۔۔۔۔

اوائے خبردار جو زوبی کو موٹی کہا تو۔۔۔۔۔

نشی اب تم نے بھی مجھے موٹی کہا۔۔۔۔۔ نہیں چھوڑوں گی تم دونوں کو۔۔

اور چندھی سیکنڈ کے اندر ٹی وی لاونج اک کباڑیے کا منظر پیش کر رہا تھا۔۔۔۔۔

صوفے کے سارے کشنزاک دوسرے کو پٹکھ پٹکھ مارے جا رہے تھے۔۔۔

ارے ارے بچو کیا ہو گیا ہے۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books

خالہ امی اریش نے مجھے موٹی کہا اور نشی نے بھی۔۔۔

نن نہیں امی وہ تو ہم مذاق کر رہے تھے۔۔۔۔۔

امی میں نے تو زوبی کا دفاع کیا تھا۔۔۔ اور نشاء نے اک نظر زوبی کی جانب دیکھا تھا۔ اک

وہ بھی اسے بچا سکتی تھی۔

ججی خالہ امی نشی کا کوئی قصور نہیں ہے۔ سارا قصور ہی اریش کا ہے۔۔۔

اپی اپی سالار بھائی۔۔۔۔

جو وکٹ کے ساتھ سیلفی لینے میں مصروف تھی ایان کی بات پر چونکی تھی۔

کیا تکلیف ہے ایان کیا ضرورت ہے اس خوشی کے موقع پر اس سٹریل انسان کا نام لینے کی۔

اپی سالار بھائی۔

چپ رہو اور ادھر مجھے سیلفی لینے دو۔۔

وہ سیلفی لینے ہی والی تھی کہ کیمرے میں سالار کو غصہ میں تلملاتا دیکھ کر وہ مڑی تھی۔۔۔۔

تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو۔

دکھائی نہیں دیتا کرکٹ کھیل رہے ہیں۔ زوبی منہ میں بڑبڑائی تھی۔ لیکن اواز اتنی

تیز ضرور تھی کہ سامنے کھڑا سالار باخوبی سن چکا تھا۔۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں ایان۔۔

یہ بال کس کی ہے۔۔۔۔

وہ جی جی بھائی یہ بال زبار یہ اپنی کی ہے ان کے لاسٹ شارٹ سے ہی تو ہم میچ جیتے
ہیں۔۔۔۔۔

زوبی نے سالار کے سامنے منہ بناتے ہوئے کندھے اچکائے تھے۔ جیسے کہ کوئی بہت
بڑا تیر ماڑا ہو۔۔۔۔۔

اور جیسے کوئی قلعہ فتح کیا ہو۔۔۔۔۔

لیکن یہ بال اپ کے پاس کیسے ای بھائی۔۔۔۔۔

میری بانیک کے سائیڈ مرر سے ٹکرائی ہے یہ بال۔۔۔۔۔

ویل یہ میری بال ہے لکی بال سو پلینز گیومی مائی بال۔۔۔۔۔

وہ چلتی ہوئی سالار کے پاس ای تھی۔۔۔۔۔

یہ بال تو نہیں ملے گی۔۔

بہت نقصان کیا ہے اس نے میری بانیک کا۔

اپ کا نقصان بھر دیا جائے گا۔



وہ گردن موڑتی ہوئی بولی تھی۔ جہاں بلیک کلر کی ہیوی بانیک کھڑی تھی۔

اور وہ اچھے سے جانتی تھی سالار کو جسے یہ بانیک اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز تھی۔ یہ

پہلا پریزنٹ تھا جو تایا بونے ان کی سٹڈی کمپلیٹ ہونے پر دیا تھا۔۔۔۔

اوہ ہیلو مس زباریہ۔۔۔۔

جس دن تمہیں عقل اگی اُس دن یہ بال بھی تمہیں مل جائے گی۔

اور ہاں دوبارہ اس گراؤنڈ میں ان بچوں کے ساتھ میں تمہیں کھیلتا ہوا نادیکھوں۔۔

ایان دوبارہ زوبی اگر میچ کھیلنے کے لیے آئے تو تم مجھے انفارم کرو گے۔ اوکے بھائی۔

گڈ۔۔۔

اور اتنی توہین کافی تھی زباریہ کیلئے کہ محلے کے بچوں کے سامنے اسے سالار ڈانٹ رہے

تھے اور وہ خاموشی سے ان کی ہر بات سن رہی تھی۔۔

لیکن وہ بھی زباریہ تھی حد درجہ ضدی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور غصے میں وہ بھی کچھ

دیکھتی۔ نا تھی۔

غصے سے چلتی ہوئی وہ بانیک کے پاس آئی تھی اور پاس پڑا اینٹ کا ٹکڑا اٹھائے بانیک کے

دوسری سائیڈ کے مرر پر بھی ضرب لگائی تھی۔

واٹر بیش یہ کیا کیا ہے پاگل لڑکی۔ سالار اور ایان بھی بھاگتے ہوئے بانیک کے پاس
اے تھے۔۔۔۔۔

اک سائیڈ پر اکیلا لگا ہوا مررا چھا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

اب دونوں اک ساتھ رپیر کروا لیجئے گا۔۔۔۔۔

بائے۔۔۔۔۔ پیسے میں بھیج دوں گی۔۔۔

وہ سائل کرتی ہوئی ہاتھ جھاڑتے ہوئی گھر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

اسلام علیکم بابا۔۔۔۔۔

وعلیکم السلام اگی میری بیٹی۔

یس بابا۔۔۔۔۔

اور اپ کو پتا ہے۔۔۔۔۔ اج میں میچ جیت گی کیا سکسر تھا بابا مزہ آگیا۔۔۔۔۔

اوہ دیٹس گریٹ جاب بیٹا۔۔۔۔۔

پارٹی بنتی ہے پھر تو کیا پلین ہے مائی لٹل ڈول۔

یس بابا کیوں ناپزہ پارٹی ہو جائے آج وہ اپنے بابا کی بانہوں میں جھولتی ہوئی خوشی سے
آج کی روداد سنار ہی تھی۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے پیزا اور ایزا کی۔ میں نے کھانا بنایا ہے۔

اوہ ماما۔۔۔۔۔ موڈ نہیں ہے گھر کے کھانے کا۔۔۔۔۔ بلکل بھی۔۔۔۔۔

راہین بیگم کیوں روک رہی ہو ہماری ڈول کو جو دل چاہے وہ کرنے دو نا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
یس بابا یو آر گریٹ۔۔۔۔۔

آپھی کی دی ہوئی ڈھیل ہے سلمان صاحب۔۔

اور یہ ایان کہا رہ گیا ہے۔۔

بس یہی کہی ہو گا ماما۔

یہ کیا بات ہوئی چھوٹا بھائی ہے وہ تمہارا۔۔

کچھ ذمہ داری بنتی ہے زو بی تمہاری بھی۔

اوہ ماما وہ دیکھیں اگیا۔۔۔ موٹو بھی۔۔۔۔۔

ارے ایان بیٹا کہاں رہ گئے تھے۔۔

اور ادھر لاو بیٹ۔۔۔۔۔ راین بھاگتی ہوئیں ایان کے پاس گی تھیں جو بامشکل بیٹ

سنجالتا ہوا آیا تھا۔۔۔۔۔

جی وہ ماما سالار بھائی۔۔

اور زوبی اک دم سے گھبراتی ہوئی ایان پاس ای تھی۔۔

ارے ایان تم شاور لو پھر میں پیزا آرڈر کرتی ہوں مل کر پارٹی کریں گے او شاباش میں

کپڑے نکال دیتی ہوں ماما ایان کے۔۔۔

اور راین تو زوبی کے بدلے ہوئے تیور دیکھ کے حیران تھیں کہ اسے کیا

ہوا ہے۔۔۔۔۔

ہاں بیٹا جاو دونوں جلدی سے فریش ہو کر او۔

جی بابا۔ اور وہ ایان کو گھوڑتی ہوئی کمرے کی طرف لے کر گی تھی۔۔۔

دیکھا راین بیگم اپ تو ایسے ہی بچی کے پیچھے پڑی رہتی ہیں۔ ورنہ کتنی سمجھدار ہے

ہماری بیٹی۔۔۔۔۔۔ کیسے خیال رکھتی ہے اپنے چھوٹے بھائی کا۔۔۔۔۔

جی۔ آپ وہ دیکھ رہے ہیں جو آپکو دکھائی دے رہا ہے سلمان صاحب اور مجھے پوری

امید ہے اپنی بچی سے کہ کوئی انوکھا کارنامہ سرانجام دے کر ائی ہوگی۔۔۔۔۔

اوپر ہوا پکی تو خوا مخواہ شک کرنے کی عادت بن گئی ہے۔

بچے ہیں ہنسنے کھیلنے کی عمر ہے۔

نارو کا کریں انہیں۔۔۔۔۔

سلمان صاحب اک ماں کی نظر سے دیکھیں نا تو ہر وقت فکر کھائے رہتی ہے۔۔۔۔۔

ماں باپ تو ان کی عادتوں کے قائل ہو جائیں گے۔۔۔ لیکن زباریہ کی حرکتوں اور

عادتوں کو دیکھ کر کوئی نہیں کہے گا کہ وہ یونیورسٹی کی سٹوڈنٹ ہے۔

اپکی بے جا ڈھیل نے اسے اور شہ دی ہوئی ہے۔ کہ ناجانے کب وہ سمجھدار ہوگی۔۔۔

ہاہا۔ کیوں فکر کرتی ہو راہین بیگم۔

میری بچی بہت سمجھدار ہے اور وقت کے ساتھ اور سمجھدار ہو جائے گی۔۔۔۔۔ ابھی

تاسکے کھیلنے کو دینے کی عمر ہے۔۔۔۔۔

دیکھ لیجیے سلمان صاحب نکھرے صرف ماں باپ اٹھاتے ہیں۔۔۔

انشاء اللہ اسکے ماں باپ ہر موڑ پر اپنی بیٹی کے ساتھ ہیں۔ اپ بے فکر رہیں۔ اور بچوں کو بھی بلائیں ابھی تک نہیں آئیں ہیں۔

جی میں دیکھتی ہوں انہیں۔۔۔

دیکھ موٹو اگر تم نے ماما کے سامنے اپنی چونچ کھولی تو مجھ سے برا نہیں ہوگا کوئی۔

لیکن اپنی اپکو پتا ہے سالار بھائی کتنے غصہ میں تھے۔ وہ ضرور ماما سے شکایت کریں گے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں وہ ہینڈل کر لوں گی۔ لیکن ماما کو اس بارے میں کچھ پتا نہیں چلنا چاہیے یوانڈر سٹینڈ

دیٹ۔۔۔

کیا پتہ نہیں چلنا چاہیے۔۔۔۔

اور وہ دونوں چونکے تھے۔۔

وہ کچھ نہیں ماما ہم تو وہ بس ایسے ہی زوبی نے ایان کو اشارہ کیا تھا۔ جو رامین بیگم کی

نظروں سے چھپا ہوا تھا۔۔

ایان۔۔۔

بجی جی ماما۔۔

کیا چھپا رہے ہو تم دونوں مجھ سے۔۔

وہ کچھ بھی تو نہیں ماما۔۔

زوبی تم چپ رہو۔ میں ایان سے پوچھ رہی ہوں۔۔۔

اور اب زوبی کو اپنی خیر دکھتی دکھائی نادے رہی تھی۔۔۔

بیٹا بتاؤ کیا بات ہے جو اپنی نے بتانے سے منع کی ہے۔۔

وہ ماما۔۔۔۔۔ اور ایان نے شروع سے لیکر آخر تک ساری داستان بلکہ ایک ایک

حرف بیان کیا تھا۔ کیونکہ وہ بھی اس موقع کا بھرپور فائدہ اٹھا رہا تھا۔ کہ ہمیشہ زوبی اس

کو ڈانتی تھی۔ اور آج وہ خود ڈانٹ کا حصہ بنے گی۔۔۔۔

زوبی اور وہ کان سے پکڑتی ہوئیں زوبی کو نیچے لائیں تھیں۔۔ ارے ارے کیا ہو گیا۔۔

پوچھیں اپنی لاڈلی سے کے کیا حرکت کی ہے آج۔

کیا ہو گیا۔ صرف اپنی نرمی کا نتیجہ ہے۔۔۔۔۔

ارے ایان بیٹا پبتائیں ہوا کیا ہے۔۔۔۔۔

بابا وہ اپنی نے سالار بھائی کی بانیک کے سائیڈ مرر توڑ دیئے۔۔۔

لو بس اتنی سی بات۔

جی بابا اور دیکھیں ماما ڈانٹ رہی ہیں۔۔۔۔۔ وہ سلمان صاحب کے گلے سے جا لگی تھی۔

ہاہاہیٹا ایک مرر توڑا یادوں۔۔۔

بابا ایک بال لگنے سے ٹوٹا اور دوسرا کیلا بانیک پر جھانک رہا تھا میں نے وہ بھی توڑ

دیا۔۔۔

ہاہاہیہ تو بہت اچھا کیا بیٹا۔۔۔۔۔ سمجھداری کا مظاہرہ کیا اسی خوشی میں پیزا کے ساتھ

آسکریم بھی میری طرف سے۔

اوہ او بابا چلو پھر جاو جلدی سے ارڈر دو۔

اور وہ دونوں فون کی طرف بھاگے تھے۔۔۔

اپ کو ڈانٹنا چاہیے تھا روکنا چاہیے تھا۔۔۔ ہا ہا ہا راین بیگم یہی تو یادیں ہوتی جو ہمیشہ یاد رہتی ہیں۔

مت روکا کریں اپ بھی۔۔۔ اور ایک کپ گرما گرم چائے پلا دیں۔۔۔

اور راین سر ہلاتے ہوئے کچن کی جانب بڑھی تھیں۔ کہ وہ اچھے سے جانتی تھیں کہ ان باپ بیٹی سے باتوں میں نہیں جیتا جاسکتا اک وکیل تھے کہ لفظوں کے ہیر پھیر اچھے سے جانتے تھے۔ اور دوسری طرف انکی بیٹی تھی جو فیوچر وکیل بن کر اپنے باپ کے نقشے قدم پر چل اٹھے گی اسکا یقین تھا انہیں۔۔۔۔

فیض خان کے دو بیٹے اور اک بیٹی تھی۔ بڑے بیٹے ہاشم فیض خان اور چھوٹے بیٹے سلمان فیض خان تھے۔ اور بیٹی نائمہ جو سب سے چھوٹی تھیں۔ امریکہ میں اپنے بال بچوں سمیت وہیں کی ہو کر رہ گئی تھیں۔

فیض خان نے اپنے خاندان کو جوڑے رکھنے کی غرض سے اپنی بہن کی دونوں بیٹوں کا

ہاتھ اپنے بیٹوں کیلئے مانگا تھا کہ گھر میں اتفاق رہے اور ایسا ہوا بھی تھا۔

لیکن فیض صاحب نے اپنی زندگی میں ہی دو گھر ساتھ ساتھ بنوائے تھے کہ ان کی اولاد اتفاق سے ساتھ ساتھ رہے۔۔ اور ایسا تھا بھی۔۔۔

ہاشم خان نے تو باپ کے بزنس کو سنبھالا تھا۔ لیکن سلمان صاحب نے اپنے والد کے خواب کو پورا کر دکھایا تھا اور شہر کے نامور وکیل کہلاتے تھے۔۔

ہاشم خان کے دو بیٹے بڑے بڑے سالار جو سٹیڈی مکمل کر کے باپ کے بزنس کو سنبھال رہا تھا اور پھر بیٹی نشاء جو فائنل ایئر کے ایگزامز دے کر فارغ ہوئی تھی اور ایش خان جو انجینئرنگ کی فیلڈ میں جھنڈے گاڑ رہے تھے۔

جب کے سلمان صاحب کی بڑی بیٹی زباریہ جو باپ کے نقشے قدم پر چلتے ہوئے وکالت کی ڈگری کے لیے سر توڑ محنت کر رہی تھی اور چھوٹے بیٹے ایان جو ففٹھ سٹینڈرڈ میں تھے۔۔۔۔۔

اور فیض صاحب کی چھوٹی بیٹی نائمہ کا ایک بیٹا اور ایک بیٹی تھی جو کبھی پاکستان ناائے تھے۔۔۔۔۔

اوہ ہیلو نشی کیسی ہو۔۔۔۔۔

کیسی ہونا چاہیے زوہبی۔۔۔

کہو کیا ہوا۔۔

زوہبی کال پر بات کرتے ہوئے

مونگ پھلی کے مزے لے رہی تھی۔۔۔

تم کھانا تو بند کرو۔۔

ہاں کان سے سن رہی ہوں۔۔۔ اور منہ سے کھا رہی ہوں۔

اف زوہبی۔۔۔

ہوا کیا نشی۔۔۔

تم نے بھائی کی بائیک کا جو حال کیا ہے نایا اس وجہ سے بھائی اتنے غصے میں تھے۔۔۔

تو اس کھڑوس سے کس نے کہا تھا کہ زوبی کی بھڑے گراؤنڈ میں انسلٹ کرے۔۔

اب بھگتے میری بلا سے۔۔۔۔

تو بے زوبی۔۔ تمہیں پتا بھی ہے بھائی کیلئے بایک کیا معنی رکھتی ہے۔

تو پھر تمہارے اس سڑیل بھائی کو بھی یاد رکھنا چاہیے کہ میری ان بچوں کے درمیان کتنی عزت ہے۔۔

بس اک بار وکالت کیڈ گری ہاتھ میں آنے دو اس کڑوے کریلے پر ایسے ایسے کیس کروں گی جو مجھے ستانے اور مجھ پر غصہ کرنے اور عوب ڈالنے کی وجہ سے ہوں گے۔ دیکھ لینا بچو۔ تیرا بھائی میرے ہاتھوں سے نہیں بچے گا۔۔

بس بس میری ماں بس کر جا۔۔۔

بھائی ہے وہ میرا۔۔۔

معاف کر دے تو مجھے۔۔۔

اچھا چھوڑو اس کڑوے کریلے کو۔۔۔

پورا منہ کڑوا ہو گیا میرا تو اس کا نام لے کر۔۔۔

تو بہ ہے زوبی۔۔ بھائی ہے وہ میرا کچھ تو خیال کر لو۔۔

ہاں تو میں کیا کروں۔۔ چلو چھوڑو۔۔۔

اچھا آنسکریم کھاو گی۔۔۔

اس ٹائم۔

تو۔۔۔

تو وہ کچھ نہیں میں لے کر رہی ہوں تم بھی باہر او۔۔

NEW ERA MAGAZINE

لیکن اتنی رات کو بھائی نے دیکھ لیا تو۔۔ نہیں دیکھے گا۔

تم اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتی ہو۔۔

اس کے کمرے کی لائٹ اف ہے۔۔

زوبی نے کھڑکی کے سامنے اکراک بارچیک کیا تھا۔۔ سالار کے کمرے کی لائٹ اف

تھی۔ جو وہ اپنے کمرے کی کھڑکی سے با آسانی دیکھ سکتی تھی۔۔

آخری بار پوچھ رہی میں نشی۔۔

ہاں کہ نا۔۔۔ کھاوگی کہ نہیں۔ توبہ ہے یار وکیل بنی نہیں ہو اور پہلے ہی رعب۔۔۔۔
بس دیکھ لو۔۔

اچھا جلدی اجاویار آسکر یم کا نام سن کر میرے منہ میں بھی پانی آگیا ہے۔
اور زوبی جانتی تھی۔ نشی کی کمزوری ہے آسکر یم تو۔

بس دو منٹ میں آئی۔۔۔۔

وہ فریج سے آسکر یم کا باکس اٹھائے دے قدموں سے گیٹ کی جانب بڑھی
تھی۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور دوسری طرف نشی نے فٹ گیٹ کھولا تھا۔۔۔۔

اجا کب سے ویٹ کر رہی ہوں میں تمہارا۔۔۔۔۔

لاو آسکر یم۔۔۔ ادھر نشی ایکساٹڈ ہوئی تھی۔۔

اوہ میڈم کچن میں چلو۔۔۔۔ زوبی نے کہا تھا تو دونوں بنا اہٹ کیے کچن کی جانب بڑھی
تھیں۔۔۔۔۔

اجا و بچو۔۔۔۔

اجا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ کچن میں ایش کو دیکھ کر چونکی تھیں۔

تم یہاں کیا کر رہے ہو۔

دونوں نے بیک وقت حیران ہو کر ایش سے پوچھا تھا۔۔

تم دونوں کاھی انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کیا ہے ناشی کہ میں تو تمہارے روم کی لائٹ اون دیکھ کر تم سے چائے بنانے کا

بولنے آیا تھا۔

پر تم دونوں کے آنسکریم پلین کو سن کے رک گیا کہ مل بانٹ کر کھائیں

گے۔۔۔۔۔۔۔۔ کیونکہ اتفاق میں بڑی برکت ہے۔

لاوا دھر باکس اس کے پہلے آنسکریم پچھلے میں اسکے برابر تین حصے کرتا ہوں۔۔۔۔ اور

پھر مل بانٹ کر کھانے کا بڑا لطف آتا ہے۔۔۔

اور ہاں بیٹا نشی ایسی خرافات سوچتے ہوئے اگلی بار دروازہ لاک کر لینا۔۔۔

اور زوبی نے نشی کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

کہ ایش کے برابر حصوں کے اتفاق میں بھی وہ دوحے زیادہ اپنی پلیٹ میں رکھے گا۔
بھو کر تم نے زیادہ لی ہے۔

وہ دونوں ایش کے ساتھ بحث میں مصروف تھیں۔

کیا ہو رہا ہے یہاں اتنی رات گئے۔۔۔۔۔

اور سالار کو اپنے سامنے دیکھے تینوں کو سانپ سونگھ گیا تھا۔۔۔۔۔
جو دو سینڈ پہلے آسکریم کے کم۔ زیادہ پرواویلا کر رہے تھے۔

اب انہیں پگھلتی ہوئی آسکریم کی بھی کوئی پروا نہ تھی۔۔۔۔۔

ایش کے ہاتھ سے چمچ چھوٹا تھا۔۔

میں کچھ پوچھ رہا ہوں۔۔

جہاں زوبی کو کھڑے دیکھ کر سالار کے تن من میں آگ لگ گئی تھی۔۔۔۔۔ اور سارا

منظر اس کی آنکھوں میں عیاں تھا جو زوبی نے اس کے ساتھ کیا تھا۔۔۔

وہ بھائی زوبی آسکر ایم لائی تھی۔۔۔

تو ہم وہ۔۔۔۔۔

نشی آسکر ایم۔۔۔۔۔ سالار زوبی کی طرف دیکھے ہوئے بولا تھا۔۔۔

ججی جی بھائی۔۔

میں نے آسکر ایم باکس مانگا۔

ججی بھائی یہ لیں وہ مرے قدم اٹھاتی سالار کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔



ججی بھائی۔۔

مہمان کو بڑے محترم انداز سے ان کے گھر تک چھوڑ کر او۔

ججی بھائی۔۔۔۔

میں مہمان نہیں ہوں۔۔۔۔۔ سمجھے اپ۔

لیکن اس وقت اپ بن بلائی مہمان ہیں۔

اور یہ میرے آنسکریم کھانے کا وقت ہے۔ اور کھاتے وقت مجھے کسی کی ڈسٹر بنس
برداشت نہیں۔۔۔۔۔ ہے۔۔

سو پلینز لیو۔۔

اور سالار بہت آرام سے آنسکریم کا چمچ منہ کی طرف بڑھا رہا تھا۔۔

زوبی ناچاہتے ہوئے بھی گیٹ کی جانب بڑھی تھی۔

سمجھتا کیا ہے خود کو ہٹلر الیڈا پوچھے تمہارے بھائی سے میری آنسکریم کھا گیا۔ ہاضمہ
خراب ہو جائے اسکا۔۔۔۔۔ سڑیل۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

امین زوبی اس بات پر میں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔ ایش نے بھی منہ بنایا
تھا۔۔۔۔۔

دروازے سے باہر اتے اس کی نگاہ پاس کھڑی بانیک پر پڑی تھی۔۔

یہ پھٹپھٹا ٹھیک نہیں ہوئی کیا۔۔۔

نہیں صبح کروائیں گے بھائی اسے ریپسیر۔۔۔۔

اچھا تو یہ بات ہے۔۔۔۔۔

ارے ارے یہ کیا کیا ہے۔۔۔۔۔ زوبی

دکھائی نہیں دیتا کیا۔۔

یاد دونوں ٹائرز پتکچر کر ڈالے پاگل ہو تم۔ بھائی طوفان برپا کر دیں گے۔

تو کرتے رہیں ان سے کس نے کہا ہے کہ میرے ساتھ پتنگے لیں۔۔۔۔۔

اور ہاں تم اک بات کن کھول کر سن لو ایش کہ اگر تم نے اپنا منہ کھولا کہ ٹائر کس نے

پتکچر کیے ہیں تو میں اپنا منہ کھولوں گی اور وہ بھی تاپا ابو کے سامنے کہ جناب پڑھائی کرنے نہیں بلکہ نین مٹکے کرنے جاتے ہیں یونی۔ اور تاپا ابو جو تمہارا حال کریں گے یہ

تم اچھے سے جانتے ہو۔۔۔

اوہ بس بس یار یونوی ارا ناگڈ فرینڈز۔ سوریلیکس نا۔۔۔

میں کیوں بتانا بھائی کو۔۔۔۔۔

بس یہ میں ہاتھ جوڑتا ہوں ابو کو کچھ مت بتانا یار۔۔۔۔۔ ورنہ وہ میرا خرچہ پانی بند کر

کے گھر میں بٹھا دیں گے۔۔۔

ٹھیک ہے ٹھیک ہے پر تم بھی اپنا منہ بند ہی رکھنا۔۔۔۔۔

او کے ڈن۔۔ اور دونوں نے ہینڈ تیچ ماڑا تھا۔

اب اے گا سالار صاحب اپ کو مزہ۔۔ زوبی مسکرائی تھی۔۔۔

اریش جی بھائی۔۔ وہ یونیورسٹی کیلئے نکل رہا تھا تو بھائی کو منتظر پائے ان کی طرف مڑا تھا

کہ وہ اچھے سے جانتا تھا کہ بھائی اب اس سے کیا سوال کرنے والے ہیں۔۔۔۔۔

یہ میری بائیک کیسے پنچر ہوئی۔۔۔۔۔
 NEW ERA MAGAZINE.COM
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 وہ بھائی ای ڈونٹ نو۔۔۔۔۔ اب اوٹ اٹ۔۔۔۔۔

سالار نے اریش کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا تھا۔

گڈ مارنگ گارنر۔۔

اور زبار یہ ہاتھوں میں بکس اٹھائے ان کی جانب ای تھی۔

مارنگ موٹو۔۔۔۔۔ اریش نے کہا تھا۔

وہ بانیک کو تھپتھاتی ہوئی مڑی تھی۔

شکر ہے یار ٹائم پہ اگی تم ورنہ بھائی کو شک ہو گیا تھا جوان کی بانیک کے ساتھ ہوا

ہے۔۔۔۔

ہاہار یلیکس یار۔۔۔

اور ریلیکس ہو کر گاڑی سٹارٹ کرو۔۔۔

ویسے موٹو ہو تم ڈرامہ کوئین۔۔۔۔

ہاں نایوں تمہیں کوئی شک ہے۔۔۔۔

ناہن یقین ہے۔۔

چلو اب دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

یہ ایش فون کیوں نہیں اٹھا رہا۔۔۔۔۔

وہ چلتی چلتی ایش کے ڈیپارٹمنٹ تک ای تھی۔۔۔

ارے زبا یہ اپ یہاں۔۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسلام علیکم قاسم بھائی۔۔۔

جی و علیکم السلام۔۔۔۔۔

کیسی ہو اپ۔

ای ایم فائن۔۔۔۔۔

وہ متلاشی نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

کیا ہوا کہیں اپ ایش کو تو نہیں ڈھونڈ رہیں۔۔۔۔۔

جی۔۔۔۔۔ ہو گا کسی نی سہیلی کے ساتھ زوبی نے تپ کر کہا تھا۔

ہا ہا ایسی بات نہیں ہے زباریہ۔

جی جی ایسی ہی بات ہے قاسم بھائی اپ اسکے دوست ہیں تو اس کی حرکتوں پر پردہ

مت ڈالیں۔۔۔۔۔

ارے نی نی ایسی بات نی ہے۔

لیکن ایش تو کافی دیر پہلے یونیورسٹی سے نکل گیا تھا۔

ای تھنک سالار بھائی کی کال ای تھی اسے تو وہ چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

اوہ ای سی۔۔

لیکن اس نے مجھے بتایا بھی نہیں۔ اور اب کال بھی ریسو نہیں کر رہا۔

وہ چلتے چلتے گیٹ کی جانب ائے تھے۔۔۔۔۔

اف یو ڈونٹ مائنڈ ای ول ڈراپ یو۔

اوہ نو نو بھائی تھینک یو سو مجھ۔۔۔۔۔ فاردس فار میلٹی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry
میں چلی جاؤں گی۔۔۔۔۔

اس میں فار میلٹی والی کیا بات ہے۔۔۔۔۔

تب ہی اک تیز رفتار بانیک ان کے پاس اکرر کی تھی۔۔۔۔۔

اور زوبی کو اس شخص کو پہچاننے میں اک پل کی بھی دیر نہی لگی تھی۔۔۔۔۔

اسلام علیکم سالار بھائی۔۔۔

کیسے ہو قاسم۔

ال گڈ برو-----

او کے پھر لگانا چکر گھر جی بھائی۔۔

چلیں زباریہ اگئے ہیں بھائی۔۔۔ ورنہ میں ڈراپ کرنے والا تھا۔۔

نی یار بس ایش کو کام تھا تو سوچا میں پک کر لوں۔۔

جی بھائی او کے پھر۔

بائے۔۔۔

اور زوبی تو گھوم کے رہ گئی تھی۔ کہ اج اس شخص کے دل میں رحم کہاں سے آگیا۔ اور تو

اور وہ اتنا ڈرتی تھی بانیک رائنڈ سے۔۔۔۔۔

اور یہ اپنی پھٹپھٹیا سنبھالے اسے لینے چلا انا۔۔

اوہ ہیلویو۔۔۔

زوبی کیسے ہوش میں آئی تھی۔۔۔

دیکھتی رہو گی یا بیٹھو گی بھی۔۔۔۔۔

میں اپ کے ساتھ نہیں جاؤں گی۔۔۔۔

عجیب لڑکی ہو تم۔۔۔

اجنبی کے ساتھ منہ اٹھا کر پاگلوں کے جیسے چل دی۔۔

اور اپنے حقیقی رشتے سے اجنبیت دکھا رہی ہو۔۔۔

قاسم بھائی نے خود افر کی تھی کہ وہ مجھے ڈراپ کر دیں گے۔۔۔۔

اس نے افر کی اور تم نے مان لی۔

ایسی بچکانہ حرکت کی مجھے امید تھی تم سے اسلیے بانیک پر ایسا ہوں کہ جلدی پہنچ

جاؤں۔۔۔۔

ایا بڑا میری فکر کرنے والا۔ زوبی بر برای تھی۔۔۔۔

اب بیٹھو گی بھی۔۔۔۔۔۔۔

اور ناچاہتے ہوئے بھی زوبی کو بیٹھنا پڑا تھا۔۔۔۔

سنجھل کر بیٹھنا۔۔

اپ کو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

او کے۔۔۔۔۔

اور باینک اک جھٹکے سے چلی تھی۔۔ اور اتنی شدید تیز چلی تھی۔ کہ ناجانے کب زوبی نے سالار کو دونوں ہاتھوں سے دبوچ کر پکڑا تھا۔۔

کہ سالار کے فیس پر اک سائل سی اڈ گی تھی۔۔

اچھے سے جانتا ہوں زوبی کے تمہیں باینک رائڈنگ سے خوف اتا ہے۔

پر جو تم نے میری باینک کا حال کیا ہے یہ سزا تو اس کے بدلے کچھ بھی نہیں۔

اور سالار نے باینک کی سپیڈ اور بڑھادی تھی کہ زوبی نے انکھیں میچ لیں تھیں۔ وہ چاہ کہ بھی چلا نہیں سکتی تھی۔۔۔۔۔

سالار نے گھر کے باہر بریک لگائی تھی۔۔

اوہ میڈم اترنے کا ارادہ ہے یا کہیں اور جانے کا ارادہ ہے۔

اور وہ سالار کی آواز پر جیسے ہوش میں آئی تھی۔۔

وہ بوکھلائی ہوئی سی بانیک سے اتری تھی کہ جیسے ابھی تک بھی وہ اپنے حواسوں میں نا
ہو۔

سالار نے اک نظر زباریہ کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

جہاں اسکے لمبے بال اپس میں الجھے ہوئے ایسے لگ رہے تھے۔ جیسے چڑیا کا گھونسل
ہوں۔۔

زوبی کی حالت دیکھ کر سالار کی ہنسی چھوٹ گئی تھی۔۔۔۔۔

اک دم سے جیسے زوبی نے اپنے حواس بحال کیے ہوں۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

غصے سے لال ہوتی بانیک پر پاؤں پٹھکتی وہ گھر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

ہاہا جب تک نہیں سدھرو گی زباریہ خان تب تک ایسے ہی منہ کی کھاو

گی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب سوچ سمجھ کر شیر کے بل میں ہاتھ ڈالو گی۔۔۔۔۔ سالار مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

زوبی نے کمرے میں داخل ہوتے ہی بیگ بیڈ پر پٹکھا تھا۔

سمجھتا کیا ہے خود کو وہ۔۔۔۔۔

بہت بڑا کوئی ہیرو ہے۔۔۔۔۔

خوبصورت ہو گا ان پرست ہو گا۔۔۔۔۔ ہینڈ سم ہو گا۔۔۔

بٹ مائی فٹ۔۔۔۔۔

کیا کوئی الگ مخلوق ہے۔۔۔۔۔

پتہ بھی تھا مجھے بانیک پر بیٹھنا پسند نہیں پھر بھی جان بوجھ کر وہ بانیک لے کر آیا۔۔۔۔۔

السا پوچھے سالار خان تمہیں۔۔۔۔۔

بہت غلط لڑکی سے پزگا لیا ہے تم نے۔۔۔ بھولوں گی نہیں میں۔

یہ زبانیہ کا وعدہ ہے خود سے۔۔۔

وہ انسوپو نچھتی واش روم میں گھسی تھی۔۔۔۔۔

کہیں نا کہیں وہ حد درجہ نرم دل رکھتی تھی۔ اور اسی بنا پر وہ اپنے خوف کو بھی دور بنا کر

پائی تھی اجنگ۔۔۔

ارے ارے زو بی بیٹا کہاں جا رہی ہوں۔۔۔

وہ مہم میں خالہ کی طرف جارہی ہوں۔۔۔ تا یا ابو بھی اٹا گئے ہیں تو سوچا ان سے بھی
مل اوں۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔۔۔

مہم میں بھی جاؤں۔۔۔

بس تمہاری کمی تھی ایان۔۔

اوہ ہوزو بی کیا ہو گیا چھوٹا بھائی ہے تمہارا کم از کم پیار سے بات کیا کرو اس سے۔۔



او کے مہم۔۔

چلو موٹو۔

اپنی ویسے میں اپنے تو کم ہی موٹا ہوں۔۔ دیکھ چھٹکو۔۔ اپنی چونچ مت کھولا کرو میرے

سامنے۔۔۔۔ ای سمجھ۔۔۔

اور ایان زو بی کے تیور دیکھ کر گھبرا یا تھا۔۔۔۔۔

جی اپنی۔۔

گڈ۔۔۔۔۔

ارے زوہبی۔۔ نشی بھاگتی ہوئی اس کے گلے جا لگی تھی۔۔۔

واٹ انا سر پر انرز جناب۔

ہیلو مائے گولو مولو ایان۔۔۔۔۔

ہائے اپنی وہ ایان سے ملی تھی۔

نشی۔۔



ہاں۔۔۔۔۔

یہ ایش کہاں ہے۔۔۔

وہ تو اپنے روم میں ہونا۔۔۔۔۔

اوکے میں ابھی آئی۔۔

ہاں ٹھیک ہے۔۔۔۔۔

اٹو ایان کیا کھاو گے۔۔۔۔۔

کچھ بھی۔۔ کم ودمی۔۔۔۔

میں اتنی ہوں۔۔ اور زوبی نے اریش کے کمرے کا رخ کیا تھا۔۔

کہ انجیونیورسٹی میں وہ اسے بن بتائے چھوڑ کر انا اور اسے ناچاہتے ہوئے بھی اس ہٹلر کے ساتھ انا پڑا تھا۔۔ وہ ایسا بھیانک دن کبھی نہیں بھول سکتی تھی۔ اسلیے بدلہ لینا تو بنتا تھا۔۔

وہ بنا دستک دیے اریش کے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔ کمرے کی لائٹس اف

تھیں۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہ تو یہ جناب کبمل اوڑھے بنا کسی ٹینشن کے گھوڑے بیچ کر سو رہے ہیں۔۔۔

اب دیکھ بچو تو۔۔۔

زوبی نے پاس پڑ اپانی کا جگ اس پر انڈیلا تھا۔۔۔

کہ اک جانی پہچانی اواز پر وہ ماڑے حیرت کے رہ گئی تھی۔

واٹ رہیش۔۔۔۔

کوئی چلایا تھا۔۔۔ اواز اتنی بھیانک تھی کہ زوبی بھی گھبرا گئی تھی۔۔۔

ایڈیٹ-----

اور اس نے زوبی کے ہاتھ سے جگ لیا تھا۔

ناوگیٹ لوسٹ---

زوبی گبھراتی ہوئی باہر نکلنے ہی والی تھی کہ اس کی اواز پر مڑی تھی---

میرے کپڑے پر لیس کرو جا کر۔

زوبی کو اس حکم صادر کرنے پر بہت غصہ آیا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books
میری شکل کیا دیکھ رہی ہو۔

دس منٹ تک میرا اوٹ سوٹ استری ہو جانا چاہیے ورنہ اس اج کی رائٹ تو تم نہیں بھولی

ہوگی یادھے نا۔

جسے سن کر زوبی تھوڑا گھبرائی تھی---

وہ بنا کچھ کہیے پلٹی تھی۔ اور ہاں---

زوبی کے اٹھتے قدم ٹمھرے تھے---

اک بھی سلوٹ ناہو ڈریس پر۔ اور اندھوں کی طرح یا جان بوجھ کر شرٹ اگر جلی تو تم مجھے اچھے سے جانتی ہو۔ مس زباریہ۔۔۔۔

اب جاوشاباش۔ یورٹائم ازسٹارٹ۔

اور زوبی پیر پٹھکتے کمرے سے نکلی تھی۔۔۔۔ یہ جانتے بوجھتے ہوئے بھی کہ کپڑے

استری کرنا تو اسے اتے ہی نا تھے اور نا جنگ اس نے کبھی کپڑے آرن کیے

تھے۔۔۔۔ وہ ماتھاپیٹ کر رہ گی تھی۔ اج کا دن ہی منحوس ہے۔۔۔۔ وہ چلائی

تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ارے اریش تم کدھر سے ارہے ہو۔

اور تمہارے کمرے میں کون ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں کیا ہوا۔۔

زباریہ نے تمہارا پوچھا تو میں نے کہا کہ تم روم میں ہو۔۔۔۔

نہیں تو میں تو بھائی کے روم کے روم میں تھا کچھ الیکٹرک ایشو تھا تو وہ ٹھیک کروا رہا

تھا۔ ابھی فری ہوا ہوں۔

تو بھائی کہاں-----

نشی برگر چھوڑتے اسکی جانب بڑھی تھی۔۔۔

بھائی ای تھنک میرے روم میں ریسٹ کر رہے تھے۔

اوہ شٹ----- نشی ماتھا پیٹے رہ گی تھی۔۔

کیوں ہوا کیا۔۔۔۔۔

میں بتاتی ہوں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

اریش کے بچے۔۔

اور اک اتی ہوئی اڑتی چیل سے اریش بمشکل بچا تھا۔۔

ارے زوبی۔۔

یو تمہاری وجہ سے مجھے بانیک پر یونی سے انا پڑا۔ اور اب بھی تمہاری وجہ سے اس ہٹلر

کے کپڑے ارن کرنے پڑیں گے مجھے۔۔ اور نشی کی بچی تو بھی رک۔۔۔۔۔

تمہیں پتا تھا ناروم۔ میں وہ ہٹلر سو رہا۔۔۔

نی نی سچی زو بی مجھے نہیں پتا تھا ورنہ میں تمہیں وہاں نا بھیجتی۔۔ تم۔ دونوں بچو کبختو مجھ
سے۔۔۔ اور پھر کیا تھا۔۔۔ نشی اور اریش اگے اگے اور زو بی چپل اٹھائے ان کے
پچھے لپکی تھی۔۔۔۔۔

ارے ارے بچو کیا ہو گیا۔۔۔۔۔

اسلام علیکم تایا ابو۔۔۔۔۔

و علیکم السلام۔۔۔۔۔ میری بیٹی اپنی ہے۔۔۔۔۔

اسلام علیکم تایا ابو۔۔۔۔۔ ارے واہ بھی میرا ایاں بیٹا بھی ایا ہے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیسے ہو اپ۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں تایا ابو۔۔۔۔۔

اپ میرے لیے کیا لے کر آئے ہیں تایا ابو۔۔۔۔۔ ایاں نے ایک سائٹمنٹ میں پوچھا تھا۔۔۔

ہاں جی تو میں اپنے بیٹے کے لیے کیا لایا ہوں یہ تو سر پر اترے۔۔۔

رسلی تایا ابو۔۔۔

اور میرے لیے کیا لائیں ہیں اپ زو بی بھی کہاں پیچھے رہنے والی تھی۔۔۔۔

ہاہاہا۔۔۔۔۔ بلکل میں زبار یہ بیٹا کو بھول سکتا ہوں۔۔۔۔۔

ارے ایش۔۔۔۔

جی بابا جاو میرا سوٹ کیس لے کر او۔۔

جی بابا۔۔۔۔ کم۔۔۔۔ ایان۔۔۔۔

او کے ابھی ایا بھائی۔۔۔۔۔ وہ خوشی سے بھاگا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Ghazals

تم ابھی تک یہیں کھڑی ہو۔۔۔

وہ اور نشی سالار کی اواز پر پلٹی تھیں۔۔۔۔۔

لائیں بھائی میں ڈریس پر لیس کر دیتی ہوں۔۔۔۔

تمہیں کہا میں نے جاو میرے لیے چائے بناو۔۔

جی بھائی۔۔۔۔

اور نشی اپنا سامنہ لیے کچن کی طرف بڑھی تھی۔

اور تم پکڑو یہ۔۔۔۔۔ جلدی سے میری آنکھوں کے سامنے استری کرو
ڈریس۔۔۔۔۔

اور زوبی کونا چاہتے ہوئے بھی وہ ڈریس استری کرنا پڑا تھا۔۔۔۔۔
ایک بھی سلوٹ ناہو۔۔۔۔۔ یادھے نا۔۔۔۔۔

سالار صوفے پر بیٹھا چائے اور بسکٹ کے مزے لے رہا تھا اور ساتھ ساتھ زوبی کو
وارن بھی کر رہا تھا۔۔۔۔۔

اور زوبی تورو نے کو تھی۔ کہ اک طرف سے ڈریس استری کرتی تو دوسری طرف
سلوٹ پر جاتی۔۔۔۔۔

نشی تو اپنی دوست کی حالت دیکھے غم میں مبتلا ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اور زوبی دل ہی دل میں خود کو کوس رہی تھی کہ وہ یہاں ای کیوں آج۔۔۔

انتھک محنت اور ادھے گھنٹے کی سرگرمی کے بعد وہ ڈریس ائرن کرنے میں کامیاب
ہوئی تھی۔۔۔۔۔

لیجیے ہو گیا ائرن۔۔۔۔۔ وہ چلتی ہوئی سالار کے پاس آئی تھی۔

اور وہ گھر کی جانب دوڑی تھی۔۔۔۔

چائے کا مگ اٹھائے زوبی کھڑکی کے پاس ای تھی۔۔۔۔

جہاں سامنے کھڑے شخص کی جانب نظروں کا تعین ہوا تھا۔

فون کان پر لگائے وہ مسکراتے ہوئے نا جانے کس سے بات کرنے میں مصروف تھا۔

لیکن اس کی مسکان اتنی دلکش تھی کہ چاند چاندنی میں وہ اک عجیب سی کشش میں مبتلا کر رہی تھی۔ کہ زوبی نظر ناچراپائی تھی۔۔۔۔ دل میں اک دستک سی ہوئی تھی۔

تو سالار خان ہنستے بھی ہیں۔۔۔۔۔ زوبی نے خود سے سوال کیا تھا۔۔۔۔

سالار نے فون بند کر کے اک نظر زوبی کی جانب دیکھا تھا۔

تو زبانیہ بوکھلا کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

لیکن اگلے ہی لمحے کھڑکی دھڑم سے بند ہونے کی آواز زونج کی سماعتوں میں سمائی تھی۔۔

اور اپنی اس قدر توہین پر وہ ششدر رہ گئی تھی۔۔۔

مجھے نہیں سامنے دیکھو پاگل۔۔۔۔

وہ ایش ہی ہے نا ج پھر کسی نی لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔ یار لڑکی تو دیکھو کتنی سٹائلش
ہے۔۔۔۔

لگتا ہے نیوجی ایف ہے۔۔۔ ایش کی۔۔۔

اور زوبی جو گراونڈ میں بیٹھی تھی۔ ہاتھ جھاڑتے ہوئے کھڑی ہوگی تھی۔۔۔

دونوں کو کینٹین پر بیٹھے اور خوش گپیوں میں مصروف دیکھ کر زوبی کا میٹر گھوم گیا تھا۔۔

یہ نہیں سدھرے گا۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اج دیکھو میں کیا کرتی ہوں۔۔۔۔

ارے زوبی یار کو بھی۔۔۔ کوئی حرکت نا کرنا۔

لیکن فضا کا کہنا فضول تھا۔

اوہ سویٹ ہارٹ یو اے سو بیوٹی فل۔۔۔۔ میرا دل تو میرے بس میں نہیں رہا جب سے

تمہیں دیکھا ہے۔۔۔ تمہارا دیو ہو گیا ہوں۔

ریلی ایش۔۔۔۔۔ اور وہ پاس بیٹھی لڑکی تعریف سن کر لال پیلی ہو رہی تھی۔۔۔

نامنہ نامتھا۔۔۔۔۔ اوپر سے میک اپ دی دکان۔۔۔

ابھی ٹھیک کرتی ہوں تمہیں ایش۔۔۔۔۔ بچور کو۔۔۔۔۔

ایش۔۔۔۔۔

اور زوبی چلاتی ہوئی ایش کے پاس ای تھی۔۔۔۔۔

فضا بھی زوبی کے پیچھے بھاگی تھی کہ نا جانے اب زوبی کے دماغ میں کون سی نئی خرافات
چل رہی ہے۔۔۔۔۔

اور وہ دونوں بھی زوبی کی اواز پر چونکے تھے۔۔۔۔۔

ایش تو بوکھلا گیا تھا۔۔۔۔۔

ایش موبائل کہاں ہے تمہارا۔

کیوں کیا ہوا۔۔۔۔۔

ارے ہونا کیا ہے بھابھی کی کال ای مجھے کہ ان کے مجازی خدا یعنی کے اپ کال نہیں

اٹھا رہیے۔۔۔

کیا۔۔۔ پاس کھڑی لڑکی ماڑے حیرت سے اریش کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

اور زوبی کی بات سن کر اریش بھی دنگ رہ گیا تھا۔۔۔

تو میں نے کہا بھابھی اچکو کوئی کام ہے تو مجھے بتادیں میں اریش کو بتا دوں گی۔۔۔۔۔

تو ہاں بھابھی کہہ رہی تھیں۔ منے کے بابا سے کہنا کہ اتے ہوئے منے کے ڈا پیر لے آئیں
ختم ہو گئیں ہیں۔۔۔

واٹ اریش۔۔۔ واٹ شی ٹے۔۔۔

ار یو میریڈ۔۔۔۔۔

اور اریش منہ کھولے ماڑے حیرت سے زوبی کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔

اوہ اچکو نہیں پتا۔۔۔ کیا۔۔۔۔۔

دو سال ہو گئے ہیں اریش بھائی کی شادی ہوئے اور ماشاء اللہ سے اک کیوٹا منا بھی

انکا۔۔۔

بس پر یسنیلٹی ہی ایسی ہے کہ کوئی بھی دھوکہ کہا جائے۔۔۔

واٹ ریش یولائٹر۔۔۔ یوچیٹ می۔ چیٹر۔۔۔ اور پاس پڑا جو س کا گلاس ایش کے
اوپر پھینکا گیا تھا۔ کہ کینٹین پر بیٹھے سب لوگ ان کی جانب متوجہ ہوئے تھے۔۔۔

دوبارہ مجھ سے کنٹیکٹ کرنے کی کوشش کی یو مسٹر ایش تو ماڑ ڈالوں گی
تمہیں۔۔۔۔

اور وہ لڑکی پیر پٹھکتے وہاں سے چلی گئی تھی۔۔

پنکی میری بات تو سنو پنکی ر کو بھی تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔۔ یار۔۔۔

زوبی کی بچی تمہیں تو میں بعد میں دیکھتا ہوں۔۔۔۔

اور ایش بھی اس لڑکی کے پیچھے بھاگا تھا۔۔۔۔

ہا ہا زوبی نے تالی ماڑی تھی فضا کے ہاتھ پر۔۔۔۔

یار تمہارا جواب نہیں کیا ایکٹنگ کی ہے۔ فضا بھی داد دیئے بنا نارہ پائی تھی۔۔۔۔

اور وہی کرسی کھینچ کر بیٹھ گئی تھی۔۔

لیکن یار زوہی کچھ زیادہ نہیں کر دیا پچارے ایش کے ساتھ۔۔

نہیں تو ایش کو سبق سکھانا ضروری تھا۔

تمہیں نہیں پتا تا یا ابو کو اس سے بہت امیدیں ہیں۔۔ اور میں نہیں چاہتی ہوں کہ وہ

لڑکیوں کے پیچھے خوار ہو کر اپنی پڑھائی پر کنسنٹریٹ نہ کرے۔۔۔۔

اور رہی بات ان جیسی ماڈرن گرلز کی تو یہی لڑکی پرسوں کسی اور کے ساتھ جو س پی رہی

ہوگی۔۔۔

ہاں حقیقت ہے۔۔۔۔ ویسے تو۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لوگوں نے اجکل پیار محبت کو ٹائم پاس بنا لیا ہے۔۔۔ جس کے پاس پیسہ دیکھا اس کے

پاس دوڑے چلے گئے۔۔۔۔

شاید کہ ایسا ہی ہے۔۔۔۔

کہ شاہد لڑکوں کی اولین پسند ماڈرن گرلز ہی ہوتی ہیں۔

زوہی کو کسی سوچ میں ڈوبنا دیکھے فضا تھوڑا پریشان ہوئی تھی۔

اوہ کیا ہو زوہی کس سوچ میں ڈوب گی۔۔

ارے نہیں تو۔ کہیں نہیں۔۔۔

مجھ سے بھی چھپاؤ گی۔۔۔۔۔

اوہ کم ان فضا تم سے میں کبھی کچھ چھپا سکتی ہوں۔۔۔

تو پھر بتاؤ کیا بات ہے۔۔۔۔

بات یہ ہے کہ کلاس کا وقت شروع ہو گیا ہے۔ اور میں سر سلیم کی کلاس میں دیر سے
نہیں پہنچنا چاہتی۔

لیٹس گو۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور دونوں کلاس کی جانب بھاگی تھیں۔۔۔۔۔

یہ کیا حرکت تھی زوبی میں کہیں سے بھی تمہیں شادی شدہ اور بچوں کا باپ لگتا
ہوں۔۔۔

اور زوبی کہ ہنسی چھوٹ گی تھی۔۔

اریش کو غصے میں لال ہوتا دیکھ کر اسے بمشکل اپنی ہنسی روکی تھی۔۔۔۔

دل تو کر رہا ہے کہ تمہیں چلتی کار سے باہر اٹھا کر پھینک دوں۔۔۔۔

او کے اریش جیسی تمہاری مرضی پھینک دو۔ مرھی جاؤں گی تو تم سب کی جان چھوٹ
جائے گی۔۔۔ مگری حرکتوں سے۔۔

اور اریش نے کار کو بیک لگائی تھی۔۔

کیا بکواس ہے زوبی۔۔۔۔

سچی تو کہہ رہی ہوں۔

زوبی مسکرائی تھی۔۔۔

تم نے اب مجھ سے ماڑ کھا لینی ہے زوبی فضول مت بولا کرو۔۔۔

اچھا جی بڑی پرواہ ہے میری۔۔

ہاں نا ایک ہی بلا ہے ہمارے پاس۔۔۔۔

اچھا جی۔۔۔

جی جی۔۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہائے افسوس۔۔۔

یار پنکی کتنی پیاری تھی۔۔۔ دل کے ٹکڑے ہو گئے۔۔

اوہ اوہ اور ایکٹنگ کی دکان تمہارے سو کو لڈو کھڑے نہیں سن سکتی میں۔۔۔۔

اور ابھی کسی ریسٹورنٹ کی طرف کار موڑو بہت بھوک لگی ہے مجھے۔۔

اوہ موٹی کتنا کھاتی ہو تم۔۔

بکو نہیں۔۔۔ ورنہ۔۔۔



ورنہ کیا۔۔

تم اچھے سے جانتے ہو جس جس لڑکی کے ساتھ تم بیٹھے ملتے ہو اس فون کی انکھ میں سب

کچھ کیسچر ہو جاتا ہے چلو اب شاباش۔۔۔

میں جیسا بولوں ویسا کرو۔۔۔۔

آئندہ اک وکیل سے سوچ سمجھ کر پنگے لینا۔۔

تم نہیں سدھرو گی۔۔

کبھی نہیں۔۔۔۔۔۔۔

وہ ریسٹورنٹ میں کھانا کھانے میں مصروف تھے۔ کہ زوبی کی نظر سامنے ٹیبل کی
جانب گی تھی۔۔۔۔۔

جہاں وہ قاتل جان کو دیکھ کر ٹھٹکی تھی۔۔۔۔۔

اور وہ سب سے زیادہ حیران تو ساتھ بیٹھی لڑکی کو دیکھ کر ہوئی تھی۔۔۔۔۔

جس کے ساتھ وہ نا جانے کون سی باتوں میں مصروف تھا۔۔۔۔۔

زوبی کو اک دھچکہ سا لگا تھا سامنے منظر کو دیکھ کر۔۔۔۔۔

اوہ تو سالار صاحب اپ ہنستے بھی ہیں۔ اور یہ رعب و دبدبہ صرف گھر کی حد تک

ہے۔ باہر تو اک الگ ہی روپ ہے اچھا۔۔۔۔۔

ٹھیک کہتی ہے فضا سٹائلش لڑکیاں کسی بھی سڑیل اور کھڑوس صفت انسان کو اپنے

جلو ووں میں پھانس سکتی ہیں۔۔۔۔۔۔۔

ایک اتھو سا لگا تھا زوبی کو۔۔۔۔۔

ارے زوبی کیا ہو اپنی پیو۔۔۔۔۔

جو مرضی کرگ میری بلا سے جس مرضی لڑکی کے ساتھ گھومے جس سے من چاہے
کھی کھی کر کے بات کرے۔

مجھے کیا۔۔۔۔۔

لیکن اپنی آنکھوں میں اے انسو وہ روک ناپائی تھی کہ شاہد وہ اپنے دل کے جزبات سے
انجان تھی۔

یاسب جانتے بوجھتے بھی وہ اپنی دلی کیفیت کو سمجھنا پار ہی تھی۔۔۔۔۔

وہ روتے روتے اور اپنی دل کی کیفیت سے لڑتے لڑتے خوابوں کی وادی میں کھو گئی
تھی۔۔۔۔۔

اسلام علیکم چچی جان۔۔۔

و علیکم السلام سالار بیٹا جیتے رہو خوش رہو۔۔۔

اگی اپنی چچی کی یاد۔۔۔ یا بہت بڑے بزنس مین بن گئیں ہیں تو ہمیں ہی بھول گئے۔

ارے نہیں چچی جان ایسا ہو سکتا ہے کہ میں اپ کو بھول جاؤں۔۔۔۔

یہ مسکا بر خوردار تم اپنی چچی کو لگانا مجھ پر کام نہیں ائے گا۔

جی جانتا ہوں چاچو۔۔۔۔

کیسے ہیں اپ اور وہ سلمان صاحب کے گلے لگا تھا۔

اہ سو کلو خون بڑھ جاتا ہے اپنے بیٹے کو دیکھ کر۔۔۔۔

جانتا ہوں چاچو۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Ghazals|Urdu|English

اسیے وقت نہیں ہے ہمارے لیے۔

نہیں چاچو ایسی بات نہیں ہے۔ بس یونو بابا اوٹ اف کنٹری گئے تھے تو بزنس مجھے

سنجھنا پڑا ایش اور ایاں تو ابھی بہت چھوٹے ہیں ورنہ میں بھی بزنس کی ذمہ داری

ان کے کندھے پر ڈال دیتا۔

بہت شریر ہے میرا بچہ۔۔۔۔

تم بیٹھو میں چائے بنا کر لاتی ہوں۔ جی چچی۔۔۔۔ ساتھ میں پکوڑے بھی۔۔

سالار زوبی کے روم کا دروازہ کھٹکھٹاتے اندر آیا تھا۔۔۔

لیکن وہ ہوش سے بے خبر سو رہی تھی۔۔۔۔۔

سالار چلتا ہوا بیڈ کے پاس آیا تھا۔

سوتے ہوئے کتنی معصوم سی لگی تھی وہ اسے۔۔۔۔

کوئی نہیں کہہ سکتا کہ اس معصومیت بھرے چہرے کے پیچھے اک بچکانہ فطرت کا

خرافاتی چہرہ چھپا ہے۔

سالار اپنی ہی بات پر مسکرایا تھا۔۔۔۔

اور اس کا کمبل ٹھیک سے اوڑارہا تھا۔ کہ اس کی اواز پر چونکا تھا۔

سڑیل بہت برے ہو تم۔۔

وہ نیند میں بڑبڑائی تھی۔۔۔۔

اس نے زوبی کی جانب دیکھا تھا۔ جہاں اس کے چہرے پر بہتے ہوئے انسوؤں کے نشان

تھے کہ وہ دیکھ کر خود حیران رہ گیا تھا۔۔۔

پاس پڑے پانی کے گلاس کو اٹھائے اس نے چند پانی کے چھینٹے زوبی کے منہ پر ماڑے
تھے۔۔۔ کہ وہ ہڑ بڑا کراٹھی تھی۔

کون ہے وہ چلانے کو تھی کہ سالار نے اگے بڑھ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

چپ۔۔۔

میں کوئی جن نہیں ہوں۔۔۔

اک دم۔ چپ۔۔۔

اور یہ کیا حلیہ بنایا ہے فریش ہو کر جلدی سے نیچے اوچا چوچی ویٹ کر رہے ہیں

تمہارا۔۔

اور ہاں تمہیں نیند سے اٹھانے کا مجھے کوئی شوق نہیں تھا۔

پر ناجانے نیند میں کس بد بخت کی قسمت خراب تھی جو تم اس کو کوس رہی تھی۔۔۔

فوراً سے پہلے نیچے ہو تم۔

وہ یہ کہہ کر رکا نہیں تھا۔

اور یہی اتفاق اور پیار تھا ان بہن بھائیوں کا جو انج تک دونوں گھروں کے مکینوں میں پیار
باقی تھا۔ اور سب بڑے چھوٹے اک دوسرے پر جان نچھاور کرتے تھے۔

کہنے کو دو الگ الگ گھروں میں رہتے تھے لیکن دل انج بھی اپس میں جڑے ہوئے
تھے۔

مما میں نشی سے ملنے جا رہی ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا جاو۔۔۔

اور وہ بھاگتے ہوئے نشی کے پاس پہنچی تھی۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جو موبائل میں بزی تھی۔۔۔

ارے چھوڑو موبائل کی جان۔۔

جان من۔۔۔۔۔

انفنف زوبی کی بچی گیم کھیلنے دو مجھے دو واپس موبائل۔ اوئے اریش کیچ داموب۔۔۔

اور اریش نے موبائل کیچ کیا تھا۔

کیا کیچھے ہے باس۔۔۔ اور زوبی نے اریش کو انکھ سے اشارہ کیا تھا۔
جو وہ بخوبی سمجھ گیا تھا کہ زوبی کے دماغ میں ضرور کو خرافات چل رہی ہے۔

ارے ارے یہ تمہاری عمر ہے نشی گیم کھیلنے کی۔۔

کیوں کیا ہو گیا میری عمر کو نشی پتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

وہ کیا ہے اریش کون سا گانا۔

کونسا۔۔۔



اوتے ہوئے اگے باراتی۔۔۔

پیچھے بند باجا۔۔۔۔۔

بجائیں گے ڈھول ڈھاڈھا۔

گھوڑے پہ ائے شرمیلے دولہے راجا۔۔۔۔

گھوڑی کھول درواجہ۔۔۔

دھنک تن تانا۔۔۔

یہ سر تو گانا۔۔۔

لالا لالا لالا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اریش اور زوبی نے اچھے بھلے گانے کی ٹانگ توڑی تھی کہ نشی ہکا بکا دونوں کی طرف
دیکھ رہی تھی۔۔

تیری بندیا۔۔۔۔۔

اس کی بندیا۔۔۔۔۔



ناچڑالے تو کہنا۔۔۔۔۔

او بہنا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کل کو کرتہ با جامہ کالا کالا پہننا۔۔

اور منہ کو بند کر لینا۔

کہیں مکھی نا گھس جائے اے ہائے۔۔۔

اور زوبی نے نشی کے حیرت سے کھلے منہ کو ہاتھ سے بند کیا تھا۔۔۔

سٹاپ اٹ یو بوتھ اف گائز۔۔

اور زوبی نے تالی ماری تھی اریش کے ہاتھ پہ اور دونوں کھلکھلا کر ہنس دیئے رہے۔

کوئی مجھے بتائے گا کہ یہ سب کیا ہے زوبی۔۔۔

دیکھ نشی میں ہمیشہ لیٹسٹ اپڈ ٹیس لاتی ہوں۔

ہاں و کیلنی جو ہو تم۔۔

اریش کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔۔۔ نشی کو زوبی کے ساتھ مل کر چڑا رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Artical | Urdu | English

اور لیٹسٹ نیوز یہ ہے نشاء میری جان۔۔۔

کل تمہارے لیے اک گبر و جوان ہاتھوں میں پھول لیے رشتہ لے کے آنے والا ہے۔

واٹ نشی چلا دینے کو تھی۔

اور نشی اگر یوں کوئی موٹا سا گبر و ہوا تو۔۔۔ کیوں زوبی۔۔۔۔۔

اور نی تو کیا اریش کیا پتایوں بڑی بڑی مونچھیں ہوں اس کی اک دم اولڈ موویز کے

ڈوبے ہوئے ہیر و کی طرح۔۔۔۔۔

اور تو اور کیا پتہ وہ تو تلا ہو۔۔۔۔۔

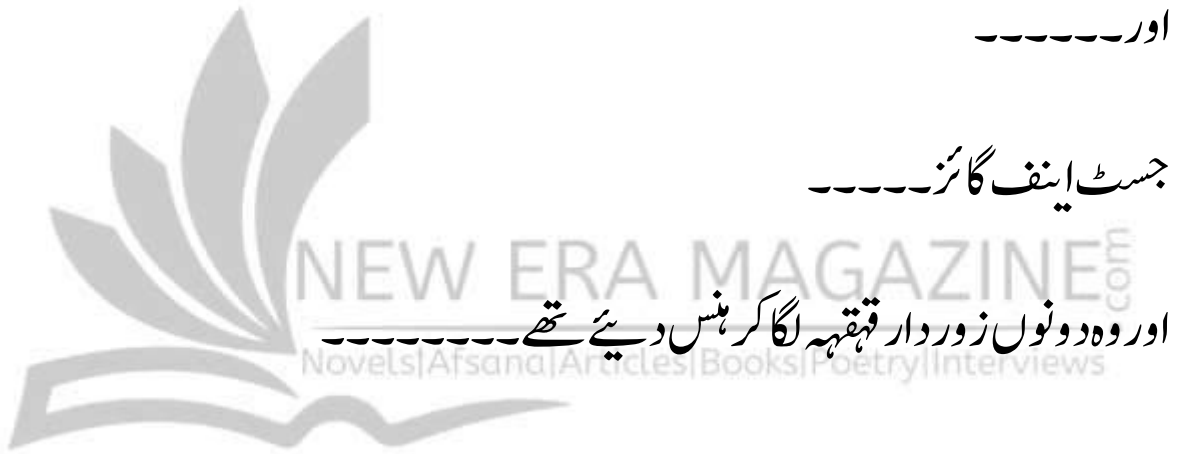
یہ تو نکل ہی ہوئی ہو۔۔۔۔۔

اور کیا پتا اس کے دو سینگ بھی ہوں۔ ہاں نا اور کیا پتہ اس کے سامنے کے دو دانت بھی

باہر کو ہوں۔۔۔

اور۔۔۔۔۔

جسٹ اینف گاگز۔۔۔۔۔



اور وہ دونوں زور دار قہقہہ لگا کر ہنس دیئے تھے۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔

بہت مزہ ا رہا ہے تم دونوں کو۔۔۔۔۔

اریش انے دو بابا کو بتاتی ہوں انہیں۔ اور زوبی تمہاری باری انے دو تب بتاؤں گی

تمہیں۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ او بہن میری فکر نا کرو۔۔۔

کیوں کیوں ---

کیونکہ ---

مرشد ہم جس کے پلے پڑ گئے اسکا تو بیڑا ہی غرق ہو جانا ہے۔ اور زوبی باہیں پھلائے
گھومی تھی۔ اور بے دھیانی میں پیچھے سے اتے وجود کے ساتھ زود سے ٹکرائی
تھی ---

اس منظر کو دیکھے نشی اور ایش بھی سیدھے ہو گئے تھے ---

لو اب یہ تو گی پکا۔۔۔۔۔ ایش نے نشی کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چپ کرو تم ---

اور زوبی چکڑاتا سر تھا م کر رہ گی تھی ---

دکھائی نہیں دیتا تمہیں --- یاوکالت کی کتابیں پڑھ پڑھ ای سائیڈ چلی گی

ہے ---

اور وہ سالار کی بات پر تپ کر رہ گی تھی ---

ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔ یہ دو بٹن جیسی آنکھوں کو دیکھنے کیلئے استعمال کیا

کرو۔۔۔۔۔

اور ہاں اک کپ کافی بنا کر

میرے کمرے میں لے کر او۔۔۔۔۔

بھائی میں بناتی ہوں۔۔۔۔۔ نشی نے کہا تھا۔۔۔

تمہیں کہا میں نے۔۔۔

نن نہیں بھائی۔۔۔۔۔ تو جاو جا کر اپنے اپنے کام کرو دونوں۔۔۔



اور ہاں یو بلا سنڈز باریہ۔۔۔

سننے کی حس تو ہے قائم ہے نا۔۔۔

تو غور سے سنو۔

سٹرانگ کافی وداؤٹ شوگر۔۔۔

فائیو منٹس۔۔۔۔۔

روم میں پہنچاو۔۔۔۔۔

شاید اپ جانتے نہیں کہ مجھ پر کوئی حکم صادر نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

اوہ رینلی۔۔۔۔۔ چلو ٹھیک ہے میں بھی دیکھتا ہوں پھر تم اس کمرے سے باہر کیسے
جاتی ہو۔۔۔۔۔

زوبی تھوڑا گھبرائی تھی۔ کہ وہ اچھے سے سالار کو جانتی تھی اور اس کے غصہ کو بھی۔۔۔

کہ کہیں وہ اسکے ذمہ اور کام نالگا دے۔۔۔۔۔

کیا سوچ رہی ہو۔۔۔۔۔ پیو اسے ابھی۔۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا زوبی کے پاس آیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن وہ ڈر کہ اک قدم پیچھے ہٹی تھی۔۔۔

کافی۔۔۔۔۔

سالار نے مگ زوبی کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔

اور ناچاہتے ہوئے بھی اسے وہ مگ پکڑنا پڑا تھا۔

اب پیو اسے۔۔۔۔۔۔۔

میں نے کہا پیو۔۔

سالار نے غصہ سے کہا تھا۔ تو ناچاہتے ہوئے بھی اسے کافی کو پینا پڑا تھا۔ اک سب لیتے
 ہی اس کی بری حالت ہوگی تھی۔۔۔

کیوں ہو گئے بتیس طبق روشن۔۔۔ سالار غرایا تھا۔۔۔۔

ہر وقت کچھ نا کچھ نی خرافات گھومتی ہے تمہارے دماغ میں۔۔۔

کیا چھوٹی بچی ہو۔۔۔۔ لک ایٹ یو۔۔۔۔ ان دامر۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 یو ارنوٹ اناٹل ڈال۔۔۔۔۔

کچھ میچورٹی لاؤ خود میں۔۔۔۔۔ اور انسان کو تو انسانوں جیسی حرکتیں کیا کرو۔۔۔

ناویو شڈ بی گو۔۔۔۔۔۔۔

ای ہوپ کے عقل انا جانی چاہیے اب تمہیں۔۔۔۔۔

میں جیسی ہوں ویسی ہی ٹھیک ہو۔ مسٹر سالار۔۔۔۔۔

مجھے پوائنٹ اوٹ کرنے سے بہتر ہے کہ آپ اپنی لائف پر کانسنٹریٹ کریں۔۔۔

کیونکہ آپ کو تو پتا بھی نہیں ہے زندگی جینا کیا ہوتا ہے۔۔۔ کیونکہ آپ زندگی کو جی
 نہیں زندگی کو گزار رہے ہیں۔۔۔ بدمزگی سے۔۔۔

اور ہاں ہر کوئی آپ کے مطابق نہیں ہو سکتا۔۔۔ ای ہو پ یوانڈر سٹینڈ

دیٹ۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ یہ سب کہہ کر کمرے سے نکلی تھی۔۔۔

کیونکہ ان اس کی ذات پر بات کی گئی تھی۔۔۔۔۔ جو اسے اندر تک ہلا کر رکھ گئی تھی۔

اور سالار تو ہکا بکا کھڑا سے دیکھ رہا تھا۔۔۔

زوبی نا جانے کتنی دیر خود کو اینہ میں کھڑے دیکھتی رہی تھی۔

میں کیسی ہوں۔۔۔۔۔

مجھے کیسا ہونا چاہئے تھا۔۔۔

کیا میں اتنی بری ہوں جو سالار نے مجھے اتنی باتیں سنا دیں۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو جھلکے تھے۔۔۔

نہیں میں سب کے مزاج کے مطابق نہیں ہو سکتی۔۔۔

میرا اپنا اک وجود ہے جو سب کے بتائے ہوئے سانچے میں نہیں ڈھل سکتا۔۔

میں خود کو کبھی نہیں بدل سکتی۔۔۔

اور وہ چلتی ہوئی کھڑکی کے پاس ای تھی۔۔۔

جہاں سالار سگریٹ کے کش لے رہا تھا۔۔۔

زوبی نے زور سے کھڑکی کو بند کیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Poetry|Drama
جو سالار بخوبی دیکھ چکا تھا۔۔۔

زوبی یہ فراک نکال رہی ہوں میں اور انسانوں جیسے تیار ہو کر اپا کی طرف اجانا۔۔۔

اور ہاں کوئی اوٹ پٹانگ حرکت نادیکھوں میں تمہاری۔۔۔ ای سمجھ کے

نہیں۔۔۔

تو۔۔۔

تو یہ کہہ کہہ ڈھنگ سے تیار ہو کر انا۔

اف ہو ممالٹ کے والے نشی کو دیکھنے ارہے ہیں مجھے نہیں۔ اور میں ایسے ہی ٹھیک

ہوں۔۔

اور چلیں اپ کے ساتھ ہی چلتی ہوں۔۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ مجھے یہ تمہارے جینز اور شرٹ والا حلیہ نہیں پسند ہے

NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن ممالٹ۔۔۔۔۔

لیکن ویکن کچھ نہیں کچھ تو لڑکیوں جیسی حرکتیں کیا کرو۔۔۔۔۔

تمہاری عمر کی لڑکیوں کو سجنے سنور نے کا کتنا شوق ہے۔ اور تمہیں۔۔۔

اوہ ہو ممالٹ مجھے کوئی انٹریسٹ نہیں اس فیک بیوٹی۔۔

ای بی بی ن ٹوٹے سجنے سنور نے کا۔

نیچرل بیوٹی جو ہوں۔۔۔

اچھا بس بس زیادہ بحث نہیں اور میں نے تمہارے کپڑے ارن کر دیئے ہیں۔۔۔

اتجھے سے تیار ہو کر انا۔۔۔۔۔

ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔۔۔

زوبی۔۔۔۔ اور ہاں۔۔۔۔

مہمانوں کے سامنے فرمانبرداری سے پیش انا۔۔۔۔ ناکہ وہاں بھی کوئی بچپنہ

دکھاؤ۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور یہ یاد رکھنا کہ نشی کے لیے یہ دن بہت خاص ہے۔

او کے مماجی جیسی اپ کہیں۔۔۔

گڈ گرل۔۔

اور میرے روم میں میک اپ ہے۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔

او کے ماما۔۔۔۔۔

چلو ایان او میرے ساتھ

جی ماما۔۔۔۔۔ اور راین بیگم جیسے ہی گھر سے باہر نکلیں تھی۔

زوبی نے پھر سے ٹی وی ان کر لیا تھا۔۔

کیونکہ اس پر کسی بھی بات کا اثر شاز و نادر ہی ہوتا تھا۔

پچھلے پندرہ منٹ سے وہ اپنے لمبے بالوں کو سلجھانے میں لگی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کانوں میں چھوٹے چھوٹے ایررنگ ڈالے میک سے عاری چہرہ لیے وہ بیت دکش لگ

رہی تھی۔۔۔۔۔

بے بی پنک فرائک میں وہ بکل فیری لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

ہوٹوں پر پنک لپ اسٹک لگائے خود کو اسنے میں دیکھا تھا۔

واہ زوبی اتنی بھی بری نہیں لگ رہی ویسے۔۔۔۔۔

اور وہ خود سے مخاطب ہوئے ہنسی تھی۔۔۔۔۔

پاس پڑی، سیلز کو پیر ماڑے وہ اپنے جاگرز ڈھونڈ رہی تھی۔ کہ اتنی لمبی فراق میں کس نے دیکھنا۔۔۔۔۔ کیونکہ، سیلز پہن کر تو اسے چلنا نہیں آتا تھا۔۔۔۔۔

جو گرز پہن کر وہ اٹھی تھی۔ اور دوپٹہ پکڑے وہ کمرے سے نکلی تھی۔ کیونکہ وہ اپنی بہن کا اتنا بڑا ایونٹ۔ س نہیں کرنا چاہتی تھی۔

وہ بھاگتے ہوئی سیڑھیاں چڑھتی نشی کے روم کی جانب بڑھ رہی تھی۔ کہ سامنے سے چلتے آئے وجود کی بانہوں میں جھولی تھی۔۔۔۔۔

سالار نے زوبی کو تھاما تھا جو گرنے کو تھی۔۔۔۔۔
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 کچھ پل تو سالار اس کو دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

کہ یہ وہی زبار یہ ہے جو ہمیشہ اک الگ ہی گیٹ اپ میں نظر آتی تھی۔۔

اج تو وہ خود اسے دیکھ کر دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔۔۔

اوہ ہیلو مسٹر سالار۔۔۔۔۔

ہٹے یہاں سے۔۔۔۔۔ زوبی نے اس کی آنکھوں کے سامنے چٹکی بجائی تھی۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں جیسے سالار ہوش میں آیا تھا۔

کہ اس کی نظریں زبانیہ کے جو گزر پر پڑی تھیں۔۔۔

تو وہ اپنی ہنسی نہیں روک پایا تھا۔۔۔

اور زوبی کو تو غصہ ہی اگیا تھا۔

لگتا ہے دماغ پر اثر ہو گیا ہے اچھے۔

جو ایویں ہنسی جا رہے ہیں۔۔

نہیں ایویں تو نہیں۔۔۔۔۔ ہنس رہا۔۔۔۔۔

لیکن مجھے یہ بتاؤ کہ تم کسی رئیس میں جا رہی ہو جو اس ڈریس کے ساتھ سوز پہن

لیے۔۔

ہاں تو میری مرضی۔۔۔۔۔ اچھو کیا ہے۔

پور فیشن سینس۔۔۔۔۔ از او سم۔۔۔۔۔ سالاریہ کہتا ہوا پاس سے گزرا تھا۔

سمجھتا کیا ہے خود کو۔۔۔۔۔ وہ پیر پختی نشی کے روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

یہ تمہارا بھائی میرے ہاتھوں ختم ہو گا کسی دن۔۔

ارے ارے زو بی کیا ہوا۔۔۔۔

کیوں اتنا پتی ہوئی ہو۔۔۔۔

نشی پٹی تھی۔۔ اور زو بی کو تیار ہوا دیکھ کر حیران رہ گئی تھی۔

واو جی۔۔ زو بی تو پہچانی ہی نہیں جا رہی اتنی پیاری لگ رہی ہو۔۔

کیا سچی۔۔۔۔ زو بی مسکرائی تھی۔

لیکن تمہارا سٹریل بھائی تو مجھ پر ہنس رہا تھا۔۔

اچھا لیکن وہ کیوں۔۔ اتنی پیاری تو لگ رہی ہو۔۔

وہ یونو مجھے، سیلز نہیں پسند۔۔

ہاں تو۔۔۔

تو یہ دیکھو شو زجی تو پہنے تھے۔۔

افل لڑکی تمہیں کب اے گی عقل۔۔۔۔۔

نشی بھی ہنس دی تھی۔۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsanay | Ghalibay | Dastanay

اچھا تم بھی ہنس لو اب جاو میں نہیں بات کرتی تم سے۔۔۔۔

ارے ارے سوری ناشی نے کان پکڑے تھے۔۔۔

ویسے کہیں اس پری پر میرے بھائی کا دل نا جائے۔۔

اں ہاں اناھی نا جائے۔ زوبی مے منہ بنایا تھا۔۔۔۔

سڑیل ہے وہ۔۔۔

ہائے بہن کہیں یہی سڑیل تمہارا دلدار نا بن جائے۔ جی نوجی ابھی میرے اتنے برے

دن نہیں آئے جو کھڑوس پر دل آئے۔۔۔

نا تو میں اندھی ہوں اور نا میرا دماغ خراب ہے۔۔۔

ھاھا دماغ خراب کا تو نہیں پتا لیکن جوڑی خوب جمے گی۔ اک پاگل اک

سڑیل۔۔۔۔۔

دفعہ ہو جاو نشی کی بچی۔۔۔۔۔

زوبی نے پاس پڑا تکیہ نشی کو ماڑا تھا۔۔۔۔۔

تو میں یہاں کیا کر رہی ہوں۔ مجھے تو ابھی نشی کے پاس ہونا چاہیے۔۔

اف ہو کتنے کم دن بچیں ہے اور ڈھیر ساری شاپنگ اور اتنی پلیننگ بھی کرنی ہے۔۔

مما میں جا رہی ہوں نشی کے ساتھ پلین کرنے اور وہ کتابیں ٹیبل پر رکھتے باہر کی جانب

بھاگی تھی۔۔۔۔

پر زوبی کچھ کھا لو فریش ہو کر چلی جانا۔۔۔۔

نہیں ممما مجھے بھوک نہیں۔۔۔۔ اور یہ جاوہ جا۔۔

اوہ میرے خدا میں کیا کروں اپا اس لڑکی کا۔۔ شادی کی عمر کوھے پر مجال ہے کہ تھوڑی

ذمہ دار ہو۔۔۔۔

اپنی نشی بیٹی بھی تو کتنی سمجھدار ہے۔۔۔۔

لیکن اس لڑکی کو نا جانے کب عقل ایے گی۔۔۔۔

اوہ ہو را میں کیوں فکر کرتی ہو۔ بچی ہے۔۔ اور بہت عقل مند ہے ہماری زوبی۔۔

اپا بس سب کے بے جالا ڈپیار نے بگاڑا پڑا ہے اسے۔۔۔۔

یہ تمہیں لگتا ہے راہین لیکن زباریہ ہماری نظر میں آج بھی چھوٹی سی گڑیا ہے جسے ان ہاتھوں نے پالا ہے۔۔۔۔

میں آپ کی بات مانتی ہوں آپا لیکن بیٹیوں کو صداماں باپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔۔ اک ناک دن انہیں رخصت کرنا ہی ہے۔۔۔

اور اگر یہ اب نہیں سمجھے گی تو کب عقل کرے گی۔

ماں ہوں ہر پل فکر کھائے رہتی ہے۔۔۔۔

جب تمہاری بہن زندہ ہے ناراہین تو زوبی کی طرف سے فکر کرنا چھوڑ دو۔۔۔۔

میری بیٹی ہے وہ۔۔۔۔ میری ذمہ داری۔۔۔۔

آپا۔۔۔۔ راہین کی آنکھیں بھیگ گئی تھیں۔۔

بس اب تم بے فکر ہو جاؤ۔۔۔۔ زباریہ کی طرف سے۔۔

اک بار نشی کی ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاؤ۔۔۔۔

پھر پورے ٹھٹ سے اوں گی۔۔۔

زباریہ کو اپنی بیٹی بنانے کیلئے۔۔۔

اور تم نے سوچا بھی کیسے جب کہ گھر میں رشتے موجود ہیں۔۔۔

اپا۔۔۔

سالار اور ایش تمہارے ہاتھوں میں بڑے ہوئے ہیں راین۔۔۔ تم۔ فکر تو تب کرو

جب گھر میں رشتے موجود ناہوں۔

اب جب کہ گھر میں رشتے موجود ہیں تو تم کسی بھی قسم کی فکر اور کسی بھی خوف کو

اپنے دل میں جگہ نا دو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچو نہیں پتا پا کہ اج اپ نے یہ بات کہہ کر میرے دل سے کتنا بڑا بوجھ اتاڑ دیا ہے۔۔۔

اور راین شاہدہ بیگم کے گلے لگی تھیں۔۔۔۔

تمہاری تو بچپن سے عادت ہے راین ٹینشن پالنے کی۔

اباماں بھی کتنا ڈانٹا کرتے تھے تمہیں۔۔۔۔ اللہ بخشنے انہیں۔۔۔۔

جی ابا۔۔۔۔

اور راین نے تشکر بھری نگاہوں سے شاہدہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

کہ انہوں نے ہمیشہ بڑی بہن کا فرض نبھایا تھا۔۔۔۔۔

راجا کی آئے گی بارات۔۔۔

رنگیلی ہوگی رات۔۔۔

مگر میں ناچوں گی۔۔۔۔۔

اوہ میڈیم تھوڑا تحمل کرو۔

ایوں ڈانس کرتے ہوئے گرگی تو کرین منگوانی پڑے گی۔۔۔ بلڈوزر کو

اٹھانے کیلئے۔۔۔

اور ہاں اگر ڈانس کرتے ہڈی پسلی ٹوٹ گی تو۔۔۔۔۔۔۔

دور فٹے منہ ایش تمہاری شکل پر۔۔۔۔۔۔۔

زوبی نے غصے سے اریش کی جانب دیکھا تھا۔

اگر بندے کی شکل اچھی ناہو تو بندابات ہی ڈھنگ کی کر لے۔

جو موبائل میں مگن تھا۔

لیکن سارا دھیان زوبی کی باتوں پر تھا۔۔۔

بچو اجائیں تایا ابا۔۔۔

پھر بچنا تم میرے وار سے۔۔۔

زوبی نے منہ پر ہاتھ پھیرتے اریش کو وارنگ دی تھی۔۔۔

اب تم دونوں بچوں کی طرح لڑتے ہی رہو گے۔۔۔۔

اوہ اماں جی۔ تمہارا ہی منگنی ہو رہی ہے تو کیا تم سو سال کی اماں بن گی ہو۔۔۔

ہیں کیا سچی زوبی۔۔۔ نشی گھبرائی تھی۔

اوہ یار جسٹ مزاق تھا۔۔۔

پھر ٹھیک ہے۔ نشی نے سکون کا سانس لیا تھا۔۔۔۔

ویسے نشی۔۔۔۔ من میں لڈو پھوٹ رہے ہوں گئے نا۔۔۔۔

ائے ہائے یہ شرمناک میں صدقے میں واری۔۔۔۔

چلو اب یہ دادی اماں بن گئی۔۔۔۔

اریش میں تمہاری زبان جاٹ دینی جواب یہ کھلی تو۔۔۔۔۔

ای سمجھ۔۔۔۔

اوں ہوں میں تو ڈر گیا موٹی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry
تایا سب دیکھیے اریش کو۔

اور اریش زوہبی کی بات سن کر اک دم سیدھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

اور پیچھے مڑ کر دیکھا تھا۔۔۔۔

جہاں سالار کسی سے کال پر بات کر رہے تھے۔۔۔۔

زوہبی کی بچی۔۔۔۔

ہا بہت مزہ آیا۔۔۔۔ کیسے سیدھا ہوا یہ۔۔۔۔

دونوں کھلکھلائی تھیں۔۔۔۔

لیکن سالار کو پاس آتا دیکھ کر تینوں چپ ہو گئے تھے۔۔۔ جیسے سانپ سونگھ گیا

ہو۔۔۔۔۔

اس سے پہلے یہ ہٹلر مجھے کوئی کام کہے مجھے کھسک جانا چاہیے۔۔۔ زوبی نے نشی کے
کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

وہ دو قدم آگے کی جانب بڑھی ہی تھی کہ سالار کی آواز پر رکی تھی۔۔۔۔۔

تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ججی میں۔۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔۔

لگتا ہے دماغ کے ساتھ زبان پر بھی اثر ہو گیا ہے۔۔۔۔

وہ زوبی کو گھوڑتا ریش کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

اور والٹ سے کارڈ نکالے ریش کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔

کل صبح ان چاروں کو ساتھ لے جا کر شاپنگ کروا دینا۔۔۔۔۔

جی بھائی۔۔۔۔۔

جو بھی چاہیے ہو لے لینا۔ اور اگر مائونٹ کم پڑے تو بتا دینا۔۔۔

ہوں۔ جی بھائی۔۔

نشی کی آنکھوں میں پانی آ گیا تھا۔۔۔۔

وہ شفقت سے نشی کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے سیرٹھیوں کی جانب بڑھے تھے۔۔۔

لیکن آنکھوں میں ایسی نمی زوہبی سے چھپانا پائے تھے۔۔

تو کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس سنگدل انسان کے اندر اتنا نرم دل بھی ہے۔۔۔

ارے نشی یہ انسو کیوں پاگل کل ہی رخصتی تھوڑی ہے۔۔

اور وہ نشی کے گلے سے لگ کر خود بھی رو دی تھی۔

بہنوں سے بڑھ کر بچپن کی ساتھی تھیں وہ دونوں۔۔ پورے خاندان میں ان جیسی

سہیلیاں بھی نا تھیں۔۔۔ ہم راز اور اک دوسرے پر جان واڑتی تھیں دونوں۔

اوہ بس بس چپ کر جاو ورنہ سیلابی ریلا آجانا۔ اور موٹو پتلونے بہہ جانا۔

دفع ہو جاواریش دونوں نے بیک وقت کہا تھا۔

اور مسکرا دیں تھیں۔

اریش کے لیے دونوں بہت عزیز تھیں۔۔۔ جو بھی تھا وہ دونوں کو روتا نہیں دیکھ سکتا

تھا۔۔

دیکھو تم دونوں کا تو پتہ نہیں

لیکن کارڈ جس کے ہاتھ میں شاپنگ بھی وہ ہی کرے گا۔۔۔

اریش یہ کارڈ مجھے دو اور وہ اریش کے پیچھے بھاگیں تھیں۔۔۔

اور کتنی شاپنگ باقی ہے تم دونوں کی یار۔

اریش اور ایان کا تو ان کے شاپنگ بیگز سنبھالے برا حال ہو گیا تھا۔۔۔

اک شاپ سے دوسری شاپ اور آہستہ آہستہ پورا مال گھوم لیا تھا۔۔۔

اریش بھائی۔۔۔۔۔

میں بہت تھک گیا ہوں۔۔۔۔۔ اور مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔

ہائے میرے گول گپے بھوک تو مجھے بھی لگی ہے۔۔۔

لیکن یہ چڑیلیں بھی تو تھکیں۔۔۔

ویسے تو اک کام نہیں ہوتا ان سے اور تھک جاتیں ہیں۔۔

لیکن اب سے شام ہونے کو ابھی ہے مجال ہے سانس بھی چڑھا ہو۔۔۔

جو بھی ہو۔۔ بھائی ای ایم ہنگری۔۔۔

ٹھہر ڈفلور پر کیفے ٹیریا ہے۔۔ چلو کچھ کھاتے ہیں۔۔

کرنے دو ان کو شاپنگ۔۔۔۔۔

جب بھوک کے ماڑے اک ادھی بیہوش ہوگی تب اے گی عقل۔

چل میرا بچہ کچھ کھلاتا ہوں تمہیں۔۔۔۔۔ اور وہ ایان کو لیے کیفی ٹیریا میں آیا تھا۔

تم دونوں یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔۔۔

ارے بھائی آپ یہاں۔۔

ہاں کچھ کلا منٹس سے ملنا تھا۔۔

خیر لڑکیاں کدھر ہیں۔

بھائی وہ دیکھیں اگئیں۔۔۔

تم دونوں بتا کر نہیں اسکتے تھے یہاں۔۔۔ زوبی غرائی تھی۔۔

اور وہ کرسی کھینچ کر بیٹھی تھیں۔۔

کچھ ارڈر کرو بہت بھوک لگی ہے یہ ناہو میں اوپر پہنچ جاؤں۔۔۔

اور نشی تم کیوں کھڑی ہو۔۔ بیٹھو۔۔۔۔۔

زونج نے گردن گھمائی تھی۔ ذور نشی کے ساتھ سالار کو کھڑے دیکھ کر چونکی تھی۔

یہ کہاں سے نازل ہو گئے۔۔۔ زوبی بڑبڑائی تھی۔۔۔۔

اریش اپنی ہنسی ناروک پایا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ بخوبی جانتے تھے اک سالار ہی ہیں جن کے سامنے زوبی کی آواز نہیں

نکلتی۔۔۔۔۔

اپ کیوں کھڑے ہیں اپ بھی بیٹھے نا۔۔۔۔۔

اور وہ زوہبی کے سامنے کرسی کھینچ کر بیٹھا تھا۔۔۔۔۔

اسے میرے سامنے ہی بیٹھنا تھا۔۔۔

ام تو اتنی بھوک لگی ہے۔۔ اوپر سے گھوڑ تو ایسے رہے ہیں کہ مجھے کھا جائیں گے۔۔۔

زوہبی سر جھٹکتے برگر سے اور کیچپ سے جنگ لڑ رہی تھی۔۔۔

زباریہ اپنی اپ کے منہ پر کیچپ لگی ہے۔۔ ایان نے بتانا جیسے اپنا فرض سمجھا تھا۔۔۔

سالار نے اک نگاہ سامنے بیٹھی زباریہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اور جیب سے رومال نکال کر اس کی جانب بڑھایا تھا۔

جسے زوہبی نے خاموشی سے پکڑ لیا تھا۔۔۔

ویسے تو دونوں کی بنتی نہیں ہے اور اب دیکھو کیسے چپ سادھی ہے۔۔۔ اور کتنا خیال

ہے بھائی کو زوہبی کا۔۔۔

نشی نے اریش کے کان میں سرگوشی کی تھی۔

یہ طوفان سے پہلے کی سنسناہٹ ہے۔۔

لکھو الو بیٹا۔ اریش نے کہا تھا۔۔

تم تو چپ رہو اریشش۔ نشی نے کہا تھا۔۔

نا سہی۔۔۔۔۔

ارے نشی اک بیگ کم ہے۔۔۔۔۔ اوہ وہ سینڈلز لگتا کاؤنٹر پر بھول گئی میں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Ghazals|Urdu|English|Urdu|English

اور زوبی شاپ کی جانب بڑھی تھی۔۔

چلو اوکے میں اتا ہوں۔۔۔۔۔ اور اریش نے فون بند کیا تھا۔

بھائی وہ دوست کے فادر ہسپتال میں ہیں مجھے اس کی طرف جانا ہے۔۔ اپ انہیں گھر

ڈراپ کر دیں گے۔

ٹھیک ہے تم جاو۔

او کے بھائی بائے۔۔۔۔۔

یہ زو بی کہاں رہ گئی۔۔۔۔۔ نشی نے فکر مندانہ انداز میں کہا تھا۔

ایان یہ کئیڑ لو اور پار کنگ میں کار پارک ہے۔۔۔ تم لوگ چلو میں دیکھتا ہوں

اسے۔۔۔

جی بھائی۔۔۔۔۔ خیال سے جاو۔۔۔۔۔

اور وہ زو بی کو ڈھونڈتا ہوا شاپ کی جانب آیا تھا۔۔۔۔۔

لیکن زو بی کو وہاں ناپا کر باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔

کہ سامنے کسی فیملی کے پاس رکے ان کے بے بی کو گود میں اٹھائے سیلفی لینے میں بزی

تھی۔۔۔۔۔

یہاں میں پریشان ہو رہا ہوں اور یہ اتنی بے فکری میں یہاں بچوں سے کھیل رہی

ہے۔۔۔۔۔

بہت کیوٹ ہے اپکا بے بی ماشاء اللہ۔۔۔۔۔

اور وہ چلتا ہوا زبانیہ کہ پاس آیا تھا۔

تم یہاں ہو اور میں پاگلوں کی طرح تمہیں پورے مال میں ڈھونڈتا آیا ہوں۔ وہ غصہ سے غڑایا تھا۔ کہ زوبی بھی گھبرائی تھی۔۔۔

یہ آپ کے شوہر ہیں کیا۔ کتنی فکر ہے انہیں آپکی۔۔۔۔

اور پاس کھڑی عورت نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

نن نو وہ آپ۔۔۔۔۔ کو غلط۔۔۔۔۔ زوبی ابھی بولنے ہی والی تھی کہ اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔

بہت لونگ اینڈ کئیرنگ ہسبنڈ ہیں آپکے۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

یو آر لکی۔۔۔

السلامتو بھی ایسا ہی بے بی دے یہ کہہ کر وہ عورت آگے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

اور سالار کی تو سمجھ میں ہی نہیں رہا تھا کہ وہ پاس کھڑی زبیریہ کا گلا گھونٹ دے۔

اور زبیریہ تو اس عورت کے الفاظ سن کر ماڑے حیرت اور شرم سے لال ہو گئی تھی۔۔

چلو جلدی۔۔۔۔۔

اور وہ ڈانٹتے ہوئے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

اور زوبی کو چاہتے ہوئے بھی فرنٹ سیٹ پر بیٹھنا پڑا تھا

کہ پیچھے کی سیٹ پر ایان صاحب نشی کی گود میں سر رکھے سو رہے تھے۔۔۔۔۔

پورا رستہ خاموشی چھائی ہوئی تھی۔

ہوں سڑیل کھڑو سا اور لوگ کئیرنگ ہسبنڈ۔ توبہ استغفرُ اللہ

دنیا کا آخری انسان بھی یہ تو بھی ناہسبنڈ بناؤں اس سڑیل کو اپنا۔۔۔۔۔ وہ تلملای

تھی۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس پاگل کو وائف کا درجہ تو دور کی بات میں اپنے سامنے اک پیل بھی برداشت نا

کروں۔۔

زباریہ خان تم دنیا کی آخری لڑکی بھی ہونا تب بھی تم میری ریکوارمنٹس پر پورا نہیں اتر

سکتی۔۔۔۔۔ حدھے جہل لوگوں سے بھری پڑی ہے دنیا۔۔۔۔۔

اور سالار نے گھر کے باہر بریک لگائی تھی۔

سیان اٹھو شو نے گھرا گیا۔۔۔۔۔

اور نشی ایان کو پکڑے گھر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

کیا کشتی لڑ رہی ہو ڈور کے ساتھ۔ دکھائی نہیں دیتا ڈور لاک ہے۔۔۔

اور زوبی جو پہلے ہی تپی بیٹھی تھی۔ اور طیش میں آگئی تھی۔ یہ کیا طریقہ ہے کھولیں

ڈور۔۔۔۔۔

کھل جائے گا ڈور۔ لیکن میری اک بات کان کھول کر سن لو۔ وہ زوبی کی جانب جھکا
تھا۔ کہ وہ بو کھلائی سی پیچھے کی جانب ہٹی تھی۔

اسندہ تم۔ مجھے اس حلیے میں باہر جاتی دکھائی نادو۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ناتو ایسی ڈریسنگ ہوگی اور نابنا چادر کے تم گھر سے باہر قدم رکھوگی۔۔۔۔ اور تم میرے

غصہ سے بخوبی واقف ہو زبانیہ۔۔۔۔۔

یونیورسٹی تک جانا بند کروادوں گا۔۔۔۔۔

اگر یہی حلیہ رکھا تم نے اپنا تو۔۔۔

اور تم اچھے سے جانتی ہو جو میں کہتا ہوں وہ میں کر کے دکھاتا ہوں۔ اسے میری وارننگ

سمجھو۔

اور مجھے بار بار بات دوہرانے کی عادت نہیں ہے۔۔ یہ تم اچھے سے جانتی ہو۔۔۔۔

اب نکلو یہاں سے۔

سالار نے اگے بڑھ کر ڈور کھولا تھا۔۔

بہت برے ہیں اپنی ہیٹ یو سالار۔۔۔

اور وہ آنکھوں میں انسو لیے سالار کو کہتے ہوئے گھر کی جانب بھاگی تھی۔۔

ایسی نومس زبانیہ تمہیں سیدھا کرنا ہے تو زہری لگوں گا تمہیں۔۔ اور ویسے تم بھی اپنی

ان حرکتوں کی وجہ سے مجھے زہر لگتی ہو۔۔۔۔۔

وہ مسکرایا تھا۔۔۔

ارے ارے خالہ جان کیا ہوا۔۔

ہونا کیا ہے پیٹاز باریہ ابھی تک نیچے نہیں ائی ہے۔ پتہ نہیں کتنا تیار ہونا ہے اس لڑکی

نے۔

اور اب تک مہمان حال میں پہنچ بھی گئے ہونے اور یہ لڑکی کی تیاری ختم ہونے کو نہیں

ہے۔۔۔۔

کیا فائدہ کہ گھر والے مہمانوں کے بعد ہال میں پہنچیں پتا بھی ہے کہ کتنی شرمندگی ہوگی۔۔

اوہ ہو راین بیگم اپ بھی نا فکر کرنے کی پرانی عادت ہے سالار بیٹا تمہاری چچی کو۔۔۔

ہا ہا چاچو اپ خالہ اور ایان کو لے کر چلیں میں لے کر اتا ہوں زبار یہ کو۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا ہم لوگ نکلتے ہیں۔ گھر کو بھی لاک کر دینا یہ لو چابیاں۔۔

او کے خالہ یو ڈونٹ وری ابھی تو ایش لوگ بھی راستے میں ہی ہونے۔۔۔۔

چلو ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دیکھنا زرا اس لڑکی کو بھی کہی کوئی الٹی سیدھی حرکت نا کر کے بیٹھی ہو۔ رتی بھر یقین

نہیں ہے اس لڑکی پر کب دماغ گھوم جائے اسکا۔۔

او کے او کے اپ ایزی ہو کر جائیں۔۔۔

راین بیگم چلنا ہے کہ یہی رہنا ہے۔

جی ار ہی ہوں۔۔۔۔

اور سالار زباریہ کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

کیونکہ جب سے اس نے زباریہ کی کلاس لی تھی اس دن کے بعد اس نے زوبی کی شکل نہیں دیکھی تھی۔۔۔۔

اس نے اک بار دروازے کو نوک کیا تھا لیکن کوئی جواب ناملا تھا۔ دوسری بار بھی کوئی ریسپونس ناملا تھا۔

تیسری بار نوک کرتے ہوئے اسے کچھ فکر لاحق ہوئی تھی کہ کہیں پاگل خود کو کچھ کڑوا ہی نابیٹھی ہو۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
اب کی بار وہ کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔

جہاں زباریہ مرر کے سامنے کھڑی اپنی فراق کی ڈوری باندھنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔۔ اور ڈوری سے الجھ رہی تھی۔۔ اور ڈوری بالوں سے مزید الجھ رہی تھی
کیا مصیبت ہے یار۔۔۔۔۔

وہ ناچاہتا ہوا بھی اسکے پاس آیا تھا۔۔۔

اور اک دم ڈوری زوبی کے ہاتھوں سے لے کر بالوں کو گردن سے ہٹاتے ہوئے اسنے

ڈوری کو باندھا تھا۔۔۔۔۔

زوبی نے گبھرا کر مڑنا چاہا تھا۔

لیکن اک بھاری بھر کم وجود اس کے پیچھے کھڑا تھا۔۔ اور ناچاہتے ہوئے بھی وہ پیچھے
کی طرف مڑنا پائی تھی۔

مر میں نظریں اٹھائے اس نے سالار کو اپنے پیچھے پایا تھا۔

تو ماڑے شرم کے وہ پانی پانی ہو گئی تھی۔۔۔۔

ڈوری باندھتے ہی وہ سائیڈ پر ہوا تھا۔۔۔

تو زبیر یہ گبھرائی ہوئی مڑی تھی۔۔۔

اک نظر سالار پر پڑے وہ نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔۔

اور سالار کی نظروں نے سر سے لے کر پاؤں تک زوبی کا تعین کیا تھا۔۔۔

جو بلیک کام دار فراک اور نفیس سی جیولری پہنے کسی اسپر اسے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔

میک اپ کے نام پر اک ریڈ لپسٹک لگی ہوئی تھی۔

لبے بالوں کو سٹریٹ کیے شوٹڈر پر گرایا تھا۔۔

اپ یہاں وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولی تھی۔۔۔

وہ ابھی بھی شاکڈ میں تھی جیسے کسی بھوت کو اپنے سامنے دیکھ لیا ہو۔۔۔۔۔

خالہ نے کہا تھا کہ تم روم سے نکل نہیں رہی اور انہیں لیٹ ہو رہا تھا۔

تمہیں پک کرنے کا بولا تھا۔۔۔

تو میں نے سوچا کہ تمہیں بلا لوں۔

لیکن تمہیں دکھائی تو پہلے ہی نہیں دیتا تھا

لیکن اب یقین ہو گیا کہ سنائی بھی نہیں دیتا۔۔

کب سے ڈور نوک کر رہا ہوں میں۔۔۔۔۔

لیکن مجال ہے کوئی جواب ملا ہو۔۔۔۔۔

میں تو گھبرا کر اندر آیا کہ کہیں آج ڈھنگ سے تیار ہوتی ہوئی تم خود کا بھوتنی والا روپ

دیکھ کر اوپر ہی نا پہنچ گی ہو۔۔۔۔۔

واٹ واٹ ار یو مین بائے دیٹ۔۔۔۔

زوبی گرائی تھی۔۔۔

سچ کڑواھی ہوتا ویسے سالار بڑ بڑایا تھا۔۔

ایسے کیا گھوڑے اب۔۔۔۔ مجھے

وہ میں تو اسی سوچ میں مبتلا ہو گیا ہوں کہ آج بھی جو گرزنا پہنیں ہوں۔۔۔۔

واٹ۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry |

چلو اب جلدی کرو

پہلے ہی بہت دیر ہو گئی ہے۔۔۔

اور وہ یہ کہہ کر باہر نکلا تھا۔۔۔۔

کیا میں سچی بھوتی لگ رہی ہوں زوبی نے جانچتی نظروں سے خود کو شیشے میں دیکھا

تھا۔۔

لیکن گاڑی کے بچتے تیز ہارن پر وہ باہر کی جانب بھاگی تھی۔ کہ کہیں کھڑوس اسے اکیلا

ہمی ناچھوڑ جائے۔۔۔۔

سگنل پر گاڑی رکی ہی تھی۔ کہ اک مانگنے والی خاتون گاڑی کے پاس اپنی تھا۔

صاحب جی الذاکا واسطہ ہے کچھ دے دو۔۔

میرا بیٹا کل سے بھوکہ ہے۔

اپنی بیوی کا صدقہ دے دو۔۔۔ صاحب۔۔۔

اور سالار سمیت زونبی کا یہ کلمات سن کر منہ بن گیا تھا۔۔۔۔

سالار نے والٹ سے چند پیسے نکال کر عورت کو تھمائے تھے۔۔

اللہ اپ دونوں کی جوڑی سلامت رکھے ڈھیروں خوشیاں دے اور وہ عورت خوشی سے

دعائیں دیتی ہوئی چلی گی تھی۔۔۔

لیکن زباریہ کہ لبوں پر امین آیا تھا کہ وہ خود حیران رہ گی تھی۔ کہ یہ کیا بول دیا۔ وہ سر

سیٹ کی نشست سے ٹکرائے آنکھیں موند گی تھی۔

پورا فنکشن وہ ہراک کی توجہ کا مرکز بنی رہی تھی۔۔۔۔۔

خاندان اور دوست احباب بھی اسکی تعریف کیے بنا نارہ پائے تھے۔۔

زباریہ بیٹا۔۔ اریش بیٹا۔۔۔

جی ماما۔۔۔۔

جی خالہ۔۔۔

بیٹا ج کے دن تم دونوں نے کوئی الٹی سیدھی حرکت نہیں کرنی۔۔

کوئی ڈرامہ ناہو۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Urdu
اومائی سویٹ خالہ ریلیکس۔۔

اپ کو تو پتا ہی ہے کہ کتنا فرمانبردار بیٹا ہے اچکا۔۔

جی ماما۔ اور فرمانبردار بیٹی بھی۔۔۔۔

ہاں جی اور تم دونوں کی یہی فرمانبرداری ہمیں بہت مہنگی پڑتی ہے

اسلیے ہی وارن کیا ہے میں نے تم دونوں کو۔

اوکے۔۔۔

ججی مہار یلیکس۔۔

یوڈونٹ وری فائے

جسٹ چیلو فائے ماما۔۔۔۔

اور وہ ایش کو اشارہ کرتے سیٹج کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

ایش نے تو باقائدہ میوزک کا ریج کیا تھا اور ساتھ ہی ساتھ ڈانس پر فار مینس بھی دی تھی۔۔۔۔

لڑکے والوں کے ساتھ مل کر ایش خوب لطف اندوز ہو رہا تھا۔

ارے زوبی تم یہاں کیا کر رہی او بھی۔

لیکن سالار کو پاس اتادیکھ ایش وہاں سے ر فوچکر ہوا تھا۔ کیونکہ وہ بخوبی واقف تھا سالار کی عادت سے کہ اسے یہ ناچ گانا اور یہ ہنگامہ قطعی پسند نہیں ہے۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ سالار کوئی لیکچر جھاڑتا وہ سیٹج کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

زوبی جو ایش کے پیچھے جانے والی تھی سالار نے غصہ سے اک نظر زوبی کی جانب دیکھا تھا۔۔

کہ وہ وہی جم کر رہ گئی تھی۔۔۔ اس کھڑوس کو آنکھیں دکھانے کے علاوہ کچھ نہیں اتا
کیا۔۔۔

زوبی نے سر جھٹکا تھا۔۔۔۔

خود تو انجوائے کرنا نہیں فنگشن اور مجھے آنکھیں دکھا رہا ہے۔۔۔۔

زباریہ جو اتا ولی ہو رہی تھی

کہ کب وہ سٹیج پر جا کر نشی کے ساتھ تصویریں کھنچوائے لیکن یہ کھڑوس سر پر اکر کھڑا
ہو گیا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ناخود انجوائے کرتا اور ناہمی دوسروں کو کرنے دیتا ہے۔۔

ارے سالار بیٹا بات سننا۔

جی بابا بھی ایسا۔۔۔

اور زوبی کو تو جیسے راہ فرار ملی ہو اک پل سے پہلے سٹیج پر تھی۔ اور ہلہ مچا دیا تھا اس نے

اریش کے ساتھ مل کر۔۔

اریش ٹھیک سے پک لو ہماری۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہماری ڈول۔۔۔

اور نشی زوبی کے گلے سے لگی تھی۔۔

اپی بس کیجیے کتنے گول گپے کھائیں گی۔۔۔ ایان نے حیرانگی سے زوبی سے پوچھا تھا۔

کیوں تم نے نظر لگانی ہے موٹے تم بھی کھاو۔۔

اور زباریہ نے تو خود تیا یا ابو سے کہہ کر گول گپوں کا سٹال لگوا یا تھا۔۔۔

تو وہ کیسے ناجی بھر کر کھاتی۔۔

سالار زباریہ کو اندھا دھند گول گپے کھاتا دیکھ اس کے پاس آیا تھا اور اس کے ہاتھ سے

گول گپوں کی پلیٹ پکڑی تھی۔

ار یو میڈ۔۔۔۔

کب سے دیکھ رہا ہوں کہ یہی کھڑی گول گپے کھا رہی ہو۔

تو کیا اب اپ میرے کھانے پر بھی نظر جمائے ہوئے ہیں۔

واٹ حد ہو گی اے۔۔۔

فصول چیزیں کھانے کی بجائے کچھ اور، سہلتھی کھا لو۔۔۔

دیکھیں میرے گول گپوں کے خلاف میں اک لفظ نہیں سن سکتی وہ لڑدینے کو تھی۔۔

گول گپے کھا کھا کر گول گپہ ہی بن گی ہو شوق سے کھا۔۔۔

اور وہ سالار کی بات پر تلملا اٹھی تھی۔۔۔

لیکن دوسری طرف سٹیج پر بیٹھی نشی کو ہنستا ہوا دیکھ کر وہ بہت خوش ہوئی تھی۔



اج وہ فائنل ایئر کلاسٹ پیپر دے کر بہت خوش تھی۔

کہ جان چھوٹی پڑھائی سے۔۔

اج وہ گھر جا کر خوب آرام کرے گی۔۔ خود سے کلام کرتی وہ ڈیپارٹمنٹ سے باہر نکل

رہی تھی۔

ارے زوبی کدھر تھی تم۔ فضا چلتی ہوئی زوبی کے پاس امی تھی۔۔

کہاں ہونا ہے یار میم صنم سے مل کر رہی ہوں۔

اوہ سہمی۔۔۔۔

ہائے گر لڑ۔۔۔۔

اور سامنے سے اتے ایش کو دیکھ کر وہ رکی تھیں۔

ہائے ایش فضا چہمائی تھی۔۔۔

ہیے بیوٹی فل۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books |۔۔۔ بس بس بہن ہے تمہاری۔۔۔

زوبی چہمائی تھی۔۔۔

تم تو جیلس ہی ہوتی رہنا۔۔۔

نہیں مجھے کوئی شوق نہیں جیلس ہونے کا۔

اچھا بات۔ لوگ لڑنا نہیں شروع ہو جانا۔ چلو کینٹین پر چلتے ہیں۔۔۔۔ بہت

بھوک لگی ہے۔۔۔ یار۔

اور وہ تینوں کینیٹین کی طرف بڑھے تھے۔۔۔

وہ جیسے ہی گھر میں داخل ہوئی سامنے سالار اور ایان کوٹی وی دیکھتے ہوئے پا کر سیدھا
کمرے کی جانب بڑھنے ہی والی تھی کہ سالار کی اواز پر رکی تھی۔۔۔

کب سے ویٹ کر رہا ہوں میں۔۔۔

جاو چائے بنا کر لاو۔۔۔ ہمارے لیے۔ کیوں ایان کچھ اور بھی کھاو گے کیا تو اپنی اپنی کو بول

دو۔۔۔۔



زباریہ نے دونوں کو گھوڑا تھا۔۔۔

چلو ساتھ میں چیز سینڈ وچز بھی بنا لینا۔۔۔۔

کب سے ایان سکول سے آیا ہوا ہے۔ اور ہمیں بھوک بھی لگی ہے۔

تو میں کیا کروں ابھی امی ہوں میں یونی سے۔۔۔

تو ہم کیا کریں سالار بولا تھا۔

مما کدھر ہیں ایان۔۔۔

جی وہ تیا ابو کی طرف ہیں نشی اپنی کی ڈیٹ فکس کرنے ارہیے ہیں گیٹ۔۔۔

ہیں ہیں تو میں یہاں کیا کر رہی ہوں۔۔۔

وہ باہر کی جانب بھاگی تھی۔

لیکن سالار اس کے سامنے آیا تھا۔

پہلے جو کہا ہے وہ کرو۔۔۔۔۔

جاو۔۔۔۔۔ پہلے چائے اور سینڈ وچز بنا کر لاو۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہ پیر پٹکھتی کچن کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

دل تو کرتا زہر ملا دوں چائے میں۔۔۔۔۔۔۔

اچھا گراویلیبل ہے تو ملا دو۔

اور گرم چائے اسکے ہاتھ پر چھلکی تھی۔۔۔

انا۔ وہ درد سے چیخی تھی۔۔

سالار گھبرا یا ہو پاس آیا تھا۔۔

ادھر دکھاو۔۔۔۔

چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔۔۔۔

میں نے کہا ادھر دکھاو ہاتھ۔۔۔

اک کام بھی ڈھنگ سے نہیں کرنا تا تمہیں جلا لیا ہاتھ۔۔

اک طرف مرہم لگا رہا ہے اور دوسری طرف اتنا ڈانٹ بھی رہا ہے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews



زباریہ رو دینے کو تھی۔۔۔۔

اور سالار نے زباریہ کی جانب دیکھا تھا۔۔

جاو روم میں جا کر آرام کرو۔۔۔۔

سہی کہیتی ہیں خالہ کب یہ لڑکی کچھ الٹا سیدھا کر لے کچھ نہی۔ کہہ سکتے وہ خود سے

ہمکلام ہوا تھا۔۔

جاوایان بیٹا اپنی کو بلا کر لاو۔۔۔۔۔ کہ کھانا کھالیں۔۔۔۔۔

جی ماما۔۔۔۔۔

یہلو ایوری ون۔

ہیلو بیٹا۔۔۔۔۔

ارے زو بی بیٹا یہ ہاتھ پر کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

ارے ماما کچھ نہیں چائے گرگی تھی ہاتھ پر۔

اوہ ہو بیٹا کہاں ہوتا ہے تمہارا دھیان۔

دکھاو زیادہ تو نہیں گڑی۔۔۔۔۔

نہیں ماما ای ایم فائن۔

راہین بیگم ہماری بیٹی بہت بریو ہے۔۔۔۔۔ لیس بابا۔۔۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اچھا چلو اوکھانا کھا وجی ماما۔۔

اور سلمان صاحب نانمہ سے بات ہوئی اپنی۔۔

وہ تو ایسا پردیس میں جا کر بسی ہے کہ سب رشتے ہی بلائے بیٹھی ہے۔۔۔

ہاں ہوئی تھی اج ہاشم بھائی کی بات۔۔ کہ اگلے مہینے نشاء بیٹی کی شادی ہے تو لازمی انا

ہے۔ وہ مدعو کر رہے تھے تو شاید کہ کچھ دنوں تک وہ انیں کہہ تو رہی تھی کہ اداس

ہوئی پڑی ہے اب تو بچے بھی تعلیم مکمل کر چکے ہیں۔

تو شاید وہ کچھ دنوں میں پاکستان آئیں۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو نشاء تو بھتیجی ہے لازمی آئے گی اس کی شادی پر۔۔

یہ تو بہت خوشی کی بات ہے۔۔

بابا کسکی بات کر رہے ہیں آپ۔۔

زبار یہ بڑے غور سے دونوں کی گفتگو سن رہی تھی۔۔۔

بیٹا اپنی نانمہ پھوپھو رہی ہیں۔۔ نشاء کی شادی پر۔

اور اوپر سے سلمان صاحب اپ کی شہ ملتی رہتی ہے اسے۔۔۔۔۔

ہاں تو کرموں والی۔۔۔ اس میں کیا بڑائی ہے۔۔۔

میں پرانے خیالات اور نظریہ والا باپ نہیں ہوں۔

میری بیٹی میرا غرور ہے۔۔۔۔۔

بہت قابل وکیل بنے گی۔۔۔

اور میری تو ریٹائرمنٹ کی عمر ہوگی۔ میری بیٹی ہی میری کرسی سنبھالے گی۔۔۔



دیکھو زرا نشی۔۔۔

ہاں کتنی امیدیں ہیں انہیں جو خود نہیں سنبھال سکتی وہ سنبھالے گی ان کی

نشست۔۔۔۔۔

گڈ مارنگ ایوری ون۔۔۔

لواگی شہزادی۔۔۔

یہ تمہاری مارنگ ایک بچے ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

ہائے بابا۔۔۔ وہ سلمان صاحب کے گلی لگی تھی۔

اٹھ گیا میرا بچہ۔۔

جی بابا۔۔۔۔۔

اوہ ہائے نشی تم کب ای۔۔۔

تمہیں تو خیال ہے نہیں کہ ماں اکیلی سارا دن کاموں میں جٹی رہتی ہے کہ اٹھ کر ان کا

ہاتھ بٹا دو۔۔۔۔۔

لیں ماما کی بڑی بیٹی ہے نا۔۔۔ کیوں نشی۔۔۔

پھر مجھے فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔۔

جسٹ چل موم۔۔۔۔

بریک فاسٹ ملے گا اب کے نہیں۔۔۔

یہ نشی بیٹا مجھے زرا میرا جوتا پکڑاؤ۔ اج اس کی خیر نہیں ہے۔۔۔۔۔

انگریز بنی پھرتی ہے ہزار بار بولا ہے مار ننگ نہیں سلام کرتے ہیں۔۔

کیا فائدہ اسکی ڈگری کا۔۔ رتی بھر نہیں پتا۔۔

اور حلیہ دیکھو۔۔

چار دن ہونے کو ہیں۔۔

بالوں کی چٹیا نہیں بنی۔

بھوتوں کی طرح کھلا راڈالاھے۔۔۔۔۔

اوہ ماما۔۔۔۔۔



اٹس ٹرینڈی۔۔۔۔۔

اگ لگے تمہارے ٹرینڈ کو۔۔۔۔۔

اور راین بیگم کی بات سنے سلمان صاحب اور نشی مسکرا دیئے تھے۔۔۔

بابا مجھے لگتاھے۔۔۔۔۔

اج ناشتہ نہیں ملنا مجھے تو یہی لگ رہا۔۔۔

زوبی نے سلمان صاحب کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

ہاں بیٹا ج تمہاری ماں کا میسٹر تھوڑا۔۔۔

یہ کیا کھسر پھسر کر رہے ہیں اپ دونوں باپ بیٹی۔۔۔۔

راہین نے گھورا تھا۔۔

یہی کہ آج سے آپ کی اکھی بیٹی ہے نشاء۔۔

میں جارہی ہوں اپنی خالہ امی کے پاس۔۔

میرا سامان پیک کر کے موٹے ایان کے ہاتھ بھیج دیجیئے گا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
اور نشی تم فکر نہیں کرو۔۔

تمہارا سارا سامان میں پہنچا دوں گی پیک کر کے۔۔۔۔

فکر نہیں کرنی۔۔

او کے ماما چلتی ہوں دعاؤں میں ید رکھیے گا۔۔

بابا مجھے زیادہ مس مت کیجیے گا۔۔ اور وہ سلمان صاحب کو اشارہ کرتے باہر کی جانب

بھاگی تھی۔

اوہ میرے خدا اس لڑکی کے ڈرامے نہیں ختم ہونے۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔ راین بیگم مجھ پر جوگی ہے میری بیٹی۔۔۔

جی جی سلمان صاحب اپ ہی کی ڈھیل کا نتیجہ ہے۔۔۔

ریلیکس خالہ اپ پلیزارام کیجیے۔۔۔

میں اپ کے لیے گرما گرم چائے بنا کر لاتی ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا اک کپ میرے لیے بھی بنانا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Jokes

او کے چاچو۔۔۔۔

دیکھا اپ نے کتنی پیاری بچی ہے۔

ماشاء اللہ اللہ انصیب بھی پیارے کرے۔

این سلمان صاحب نے کہا تھا۔۔۔

اوہ موٹی کدھر۔۔۔۔

تم اپنی بتاواندر کہاں جا رہیے۔۔۔

اور یہ اج ہیر و کی طرح گیٹ اپ کیوں بنایا ہے۔

اس نے الٹا ریش سے سوال کیا تھا۔

تو مان گی آخر تم بھی کہ ہیر و لگتا ہوں میں۔۔۔

ڈوب مرو۔۔۔۔۔ کھسے پٹے ہیر و۔۔۔۔۔

ہٹواندر جانے دو۔

لیٹ ہو رہا ہے۔



کیوں تمہارا کونسا جہاز چھوٹ رہا ہے۔۔۔

اوہ یار اج پھپھو لوگ ارہے ہیں تو میں نے اور چاچو نے ایئر پورٹ جانا ہے انہیں

لینے۔۔

اب ہٹو۔ موٹی ٹائم۔ ویسٹ کر رہی تم۔ میرا۔۔۔

اوہ ہوا سی لیے میں بھی سوچوں کہ اج ممانتی تیا ریاں کیوں کر رہی ہیں۔

وہ واہ کیا کیا بنا یا خالہ نے۔

میں نے تو صبح صبح گالیاں کھائی ہیں۔

جاو تم بھی شوق سے کھاو جا کے۔

اور اب ہٹو۔ مجھے جانے دو۔

اور وہ اریش کو دھکیلتی گیٹ سے نکلی تھی۔

اریش سر جھٹکتا ہوا اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

ارے واو کتنی اچھی خوشبو ہے خالہ امی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Be
ارے ارے میری بیٹی امی ہے۔

اسلام علیکم خالہ امی کیا بن رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

الو کے پراٹھے۔۔

واو خالہ امی۔۔۔

بھوک اور بڑھ گئی ہے۔۔۔۔۔۔۔

بیٹھو شہناش کھانا شروع کرو۔۔۔۔۔۔۔

جی خالہ امی اور وہ کرسی دکھیل کر ڈائنگ ٹیبل پر بیٹھی تھی۔۔۔

سالار جو پہلے سے ڈائنگ پر بیٹھا تھا۔۔

زباریہ نے بھرپور انداز سے اسے انکور کیا تھا۔

لو بیٹا کھانا شروع کرو میں تب تک اور بنا کر لاتی ہوں۔۔۔

او کے خالہ امی۔

اور زونج سمیت سالار نے پراٹھا اٹھانے کیلئے ہاتھ اگے بڑھایا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|...
زوبی نے سالار کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

میں پہلے آیا تھا تو پہلے پراٹھا میں لوں گا۔

تم دوسرے پراٹھے کا ویٹ کرو۔۔۔

چلو شاباش۔۔

مجھے خالہ امی نے کھانے کو بولا تو پہلے میں لوں گی۔۔۔

چلیں شاباش ویٹ کریں۔۔۔

تمہیں سمجھ نہیں رہی۔۔

دیکھیں پراٹھا ٹھنڈا ہو رہا اور مجھے گرما گرم ہی کھانا ہے۔

اپ دوسرے پراٹھے کا ویٹ کریں۔۔

تم بعد میں ای تھی تم۔ ویٹ کرو گی ای سمجھ۔

اور سالار نے پراٹھا ٹھا کر اپنی پلیٹ میں رکھا تھا۔

اور پراٹھے کی بائٹ دھی میں ڈپ کر کے اپنے منہ میں ڈالی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Ghalib | Ghazal | Poetry | Drama | Screenplay

زوبی کا تو ماڑے غصہ اور بھوک سے برا حال تھا۔

مجھے تکنا بند کرو۔

کیا نظر لگانے کا پلین ہے۔۔۔

ارے ارے کیا ہو اس سالار کیا کہہ رہے ہو میری بچی سے۔۔

کچھ بھی نہیں ماما۔

میں تو کہہ رہا ہوں کہ میرے ساتھ سنیر کر لے پراٹھا۔۔۔

مل کے کھا لیتے ہیں۔۔

اور زوہبی نے ماڑے حیرت سے سالار کی جانب دیکھا تھا جس کے چہرے پر اک
مسکراہٹ چھائی ہوئی تھی۔۔

اچھا یہ تو اچھی بات ہے۔

زوہبی بیٹا۔۔

بجی خالہ امی۔



کس سوچ میں پڑ گئی۔ کھا و بیٹا۔

میں اور بناتی ہوں۔۔۔

اور شاہدہ بیگم نے کچن کا رخ کیا تھا۔۔۔

تمہارا کوئی پلین نہیں کھانے کا۔

سو یہ بھی میں ہی کھا لیتا ہوں۔

تم تیسرے پر اٹھے کاویٹ کرو۔۔۔۔

اور سالار نے زوبی کی پلیٹ اپنی جانب بڑھائی تھی۔۔۔۔

کھائیں کھائیں تو ند نکل اے اللہ کرے اپنی۔۔

ہاں ناچلو اک فائدہ ہو گا لوگوں کو بھی پتہ چلے گا کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتا

ہوں۔۔

بس تم اپنی فکر کرو۔۔

بھینس۔۔۔۔ سالار نے کہا تھا۔



واٹ واٹ۔۔۔۔

واٹ اریو سے۔۔ وہ چلائی تھی۔۔

جو تم نے سنا۔۔۔۔

اور وہ یہ کہہ کر کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

خود کیا ہے۔۔۔۔

جون داڈون۔۔۔ ہوں ہٹلر۔ کھڑوس۔

اج کا دن ہی خراب ہے میرا۔۔

زوبی ماتھا پیٹ کے رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

نشی بیٹا یہ رہے زوبی کا ڈریس بیٹا سے کہنا ڈھنگ کا حلیہ بنا کر ائے مہمان بھی آنے والے
ہوں گئیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
جی جی خالہ ڈونٹ وری۔۔۔۔۔
میں دیکھتی ہوں اسے اپ ٹینشن نہیں لیں۔۔۔۔۔

او کے بیٹا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور نشی جیسے ہی اپنے روم میں داخل ہوئی تو اس کی اک چیخ نکلی تھی۔۔۔۔۔

زوبی کی بچی اٹھ یہ کیا حال کیا ہوا ہے میرے کمرے کا۔

ہر اک چیز اپنی جگہ سے ہلی ہوئی تھی۔۔۔

اور محترمہ خود گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی۔۔

زوبی۔۔۔۔

نشئی غصے سے غڑائی تھی۔۔

اٹھو۔۔۔۔۔

کیا ہے یار سونے دو۔۔

اٹھو میں نے بولا۔ جلد اٹھو۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

یہ کیا کیا ہے روم کا حال۔۔

زوبی انکھیں ملتی ہوئی اٹھی تھی۔

کیا مصیبت ہے نشئی گھر ممانہ سونے دیتیں ادھر تم تم نے رولا ڈال دیا ہے۔۔۔

ادھر ہی رہتی تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔

تمہارا ڈریس لے کر امی ہوں جا کہ ریڈی ہو۔ اریش اور چاچو پھپھو لوگوں کو لے کر

اتے ہی ہوں گے۔۔

ہاں تو میں ایسے ہی ٹھیک ہوں۔۔۔۔

حد ہو گی اُسے زوہی خود کو اک بار دیکھو رو سہی۔۔۔۔۔

کسی بھیانک چڑیل سے کم۔ نہیں لگ رہی ہو۔۔

خدا کیلئے اگر اتنے لمبے بالوں کی قدر نہیں کر سکتی تو بہن انہیں کٹوادو۔۔۔۔۔

اوائے خبردار جو میرے پیارے بالوں کی شان میں کچھ کہا تو۔ ماڑوں گی۔

ہاں ہاں بہن یہ ہاتھ جوڑتی میں تمہارے اگے۔

کچھ تو عقل کر لے اب تو میں نے بھی رخصت ہو جانا ہے۔ سب کچھ تمہیں ہی دیکھنا

ہے۔

پتا بھی خالہ امی کتنی فکر لیتی ہیں تمہاری۔۔۔

اچھا اب رلائے گی کیا پگلی۔۔۔

ہائے نشی کیسے رہوں گی میں تمہارے بغیر۔۔۔۔۔

اور وہ نشی کے گلے لگی تھی۔۔

رلاوگی کیا اب زوبی۔۔۔

کبھی نہیں زوبی نشی کی آنکھوں میں انسو نہیں دیکھ سکتی۔۔۔

اور نشی زوبی کی آنکھوں میں انسو نہیں دیکھ سکتی۔۔۔

اچھا جی۔

ہاں جی۔

اب یہ پکڑو ڈریس اور ریڈی ہو کے اُو۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry
یار یہ کیا بھیج دیا ممانے۔

تمہاری اطلاع کیلئے عرض ہے کہ یہ ہمارا قومی لباس ہے شلووار قمیض اور

دوپٹہ۔۔۔۔۔

اف یارا نہیں کیری ہوتے مجھ سے ایسے ڈریس۔۔

ویسے عادت ڈال لے کیا پتہ سالار بھائی تجھ پہ لٹو ہو جائیں۔

نشی دفعہ ہو نکل کمرے سے یہ الاپ نا جبا کر میرے سامنے۔

نکلو۔۔۔ بلکل اس سڑیل کی کاپی لگتی ہو۔۔۔۔۔

اچھانا۔۔۔۔

نی نکل۔۔۔۔

اور وہ زوبی کوروم سے نکال کرک۔ رے میں واپس ای تھی۔

اچھا جلدی ریڈی ہو کر گھرا جانا ہم وہیں ہوں گئے۔

ہاں پتہ ہے میرے ہی باپ کا گھر ہے وہ۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Ghazals|Fiction|Drama|Screenplay|E-books|Podcasts|Interviews|Columns|Opinion|Reviews|Features|Specials|Comics|Cartoons|Photography|Illustrations|Podcasts|Interviews|Columns|Opinion|Reviews|Features|Specials|Comics|Cartoons|Photography|Illustrations

ایک ہی بات ہے زوبی۔۔۔

انسانوں کے بھیس میں انا نا کہ۔۔۔

نشی میں تمہارا منہ توڑ دینا۔۔۔

اچھا میں چلی۔۔

جاو۔۔۔۔

اور وہ اک نظر ڈریس پر ڈالتی واشروم میں گھسی تھی۔۔۔۔

آدھے گھنٹے کی انتھک محنت کے بعد اس نے خود کو شیشے میں دیکھا تھا۔

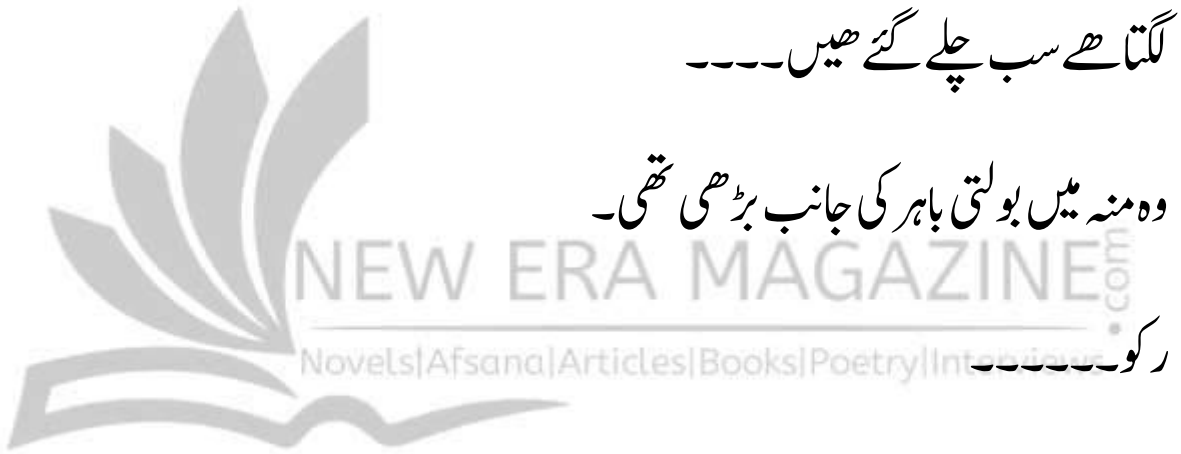
واہ زوبی ویسے اس ڈریس میں بری نہیں۔ لگ رہی۔ وہ خود سے مخاطب ہوئی تھی۔

اور باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

وہ سیڑھیاں اترتے نیچے ای تھی۔۔۔

لگتا ہے سب چلے گئے ہیں۔۔۔

وہ منہ میں بولتی باہر کی جانب بڑھی تھی۔



اور سالار کی اواز پر وہ رکی۔ تھی۔۔۔ پر مڑی نا تھی۔۔۔ تمہیں کہہ رہا ہوں۔

جی فرمائیں۔۔۔۔۔ زوبی منہ بناتی بولی تھی۔۔۔

اب اگر انسانوں جیسے بھیس میں اگی ہو تو اس دوپٹے کو نیچے سے اٹھاؤ۔

پورے فلور کی صفائی کر رہا ہے۔

اوہ۔۔

اس نے دوپٹے کو گول کر کے ہاتھ میں پکڑا تھا۔۔۔

اور اگے کی جانب بڑھی تھی۔

سالار کو زوبی کی بیوقوفی پر غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔

اور چلتا ہوا اسکے سامنے آیا تھا۔

شاید سنائی نہیں دیا تمہیں۔۔۔۔۔ کہ دوپٹے نیچے سے اٹھانے کو بولا تھا۔

ہاتھ میں پکڑنے کو نہی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM

ہاں تو میری مرضی جیسے مرضی اوڑھوں دوپٹے۔۔۔۔۔

اور سالار کا خود کا سر دیوار میں پٹھکنے کو دل کیا تھا۔۔۔۔۔

اور زوبی کے ہاتھوں سے دوپٹے لیے اس کے سر پر اوڑھایا تھا۔۔۔۔۔

کہ اک پل کو دونوں کی نظریں اپس میں ٹکرائی تھیں۔۔۔۔۔

کبھی تو نارمل لڑکیوں کی طرح بیہو کر لیا کرو۔۔۔۔۔

اب میرا منہ کیا دیکھ رہی ہو چلو۔۔۔۔۔

مہمان کب کے اگئے ھین۔۔

اور وہ زوبی پر رعب جماتا بڑھا تھا۔۔۔۔

میں کیوں کچھ نہیں بول پاتی اس کے سامنے زوبی یہی سوچتی رہ گی تھی۔۔۔۔۔

وہ دونوں لاونج میں داخل ہوئے تھے۔۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسلام علیکم۔۔۔۔

سالار کی اواز پر سب چونکے تھے۔۔۔۔

اڑے سالار بیٹا زوبی بیٹا او۔۔

ملو اپنی پھپھو سے۔

اور نامہ نے دونوں کو گلے سے لگایا تھا۔۔

ماشاء اللہ میرے بچے اتنے بڑے ہو گئے۔۔ انکھیں ترس گی تھیں۔ اپنوں کو دیکھنے

کیلے۔۔۔

ماشاء اللہ بلکل رائین بھابھی کا عکس ہو۔۔۔ کتنی پیاری ہے میری بچی۔۔۔ اور انہوں نے
زوبی کے گال پر بوسہ دیا تھا۔۔۔

اور سالار تو بلکل بھی اپنے باپ پر نہیں گیا۔۔۔ اک دم گبر و جوان ہے ماشاء اللہ۔۔۔

اور نائمہ کی بات سن کر سب ہنس دیئے تھے۔۔۔

ارے عائشہ بیٹا ادھر تو او۔۔۔۔۔

اور صوفہ پر بیٹھی اک پرکشش لڑکی چلتی ہوئی پاس ای تھی۔

جو اتنی خوبصورت تو تھی کہ ہر دیکھنے والی انکھ دیکھتی رہ جائے۔۔۔۔۔

بیٹا یہ ہے زبار یہ۔۔۔

اوہ اسلام علیکم ڈیر۔۔۔ اپنی تو پکس دیکھی ہیں اج ریلٹی میں مل۔ رہی ہوں۔

اور وہ زوبی کے گلے لگی تھی۔۔۔ کافی گرم جوشی کا مظاہرہ کیس تھا اسنے جو کافی اچھی اور

خوش اخلاق لگی تھی زوبی کو۔۔۔

اور اپ ہیں سالار۔۔

ہائے ای ایم عائشہ یور کزن۔۔۔

اور عائشہ نے دائیاں ہاتھ اگے کی جانب کیا تھا۔۔۔۔

تو سالار نے بھی جواب میں ہاتھ اگے کیا تھا۔

نائس ٹومیٹ یو۔۔۔۔

یہ منظر دیکھ کر زباریہ کے دل کو اک دھچکا سا لگا تھا۔۔۔

کہ کچھ دیر پہلے جو عائشہ اسے خوش اخلاق لگی تھی۔ اب زہر سی لگی تھی۔۔۔۔

اور سب سے زیادہ غصہ تو اسے سالار کی بے باکی پر اٹا تھا کہ سب گھر والوں کے سامنے

اک لڑکی سے ہاتھ ملاتے ہوئے زرا شرم نہیں ای تھی اسے۔۔۔

زوبی کے تو تن بدن میں اگ لگ گئی تھی۔ ویسے تو بڑا بھاشن دیتا ہے یہ مجھے اب اپنی بار

دیکھو کیسے کھی کھی ہر رہا۔۔۔۔

ارے عالیان بیٹا کہاں رہ گئے تھے۔۔

اور زوبی پھپھو کی اواز سن کر پلٹی تھی۔

جی موم۔ ڈیڈ کی کال تھی پوچھ رہے تھے کہ سیفٹی سے گھر پہنچ گئے۔

چلو اچھا۔۔

ادھر او اپنے دو اور کزنز سے ملو۔۔۔۔۔

سالار۔۔۔۔۔ بڑے بھائی کے بیٹے ہیں۔

اور سالار یہ میرا بڑا بیٹا عالیان تمہارا تو ہم۔ عمر ہے۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Inter۔۔۔۔۔ ہائے ڈوڈ۔

ہائے اور وہ سالار سے ملا تھا۔۔

اور یہ ہے زباریہ۔۔ سلیمان بھائی کی بڑی بیٹی۔۔۔۔۔

اور عالیان چلتا ہوا زباریہ کے پاس آیا تھا۔۔

ہائے۔۔

اور زوبی نے عالیان کی جانب دیکھا تھا کافی ڈیشنگ پر یسنیلٹی تھی۔

اور پھر نظریں عالیان کے بڑھے ہوئے دائیں ہاتھ کی جانب گیا تھا۔۔۔۔

ہائے امی ایم عالیان یوسفی۔۔

اوه۔۔۔

ہائے امی ائم ایڈوکیٹ زباریہ خان۔۔۔

اور زوبی نے عالیان سے ہاتھ ملایا تھا۔ اور اک نظر سالار کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جوانکھوں میں غصہ لیے زباریہ کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

نائس نیم مسٹر عالیان۔۔۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Reviews

تھینکیو۔ بیوٹی فل کزن۔۔۔۔ عالیان نے کہا تھا۔۔۔

اور سالار زوبی کی بات سنتے غصے میں لال ہوتا ہوا باہر کی جانب بڑھا تھا۔

اب ایانا مزہ۔۔۔۔۔

اور زوبی دبی دبی مسکراہٹ لبوں پر سجائے سب کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف

ہو گی تھی۔۔

ہائے میری بیسٹ فرینڈ کی برتھ ڈے ہے میں تو ضرور اوں گی۔۔۔۔

زباریہ چہچہاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

اوکے فضا ماما سے بھی پر میشن لینی ہے مجھے۔۔ پھر بات کرتی ہوں میں تم سے۔۔

ہائے۔۔۔۔۔

وہ فون بند کر کے پلٹی تھی۔۔۔۔

تو اپ یہاں کھڑی ہیں زباریہ۔۔



اپ یہاں وہ عالیان کو سامنے دیکھ کر چونکی تھی۔۔۔۔

کیوں میں یہاں نہیں اسکتا۔۔

نو نو ایسی بات نہیں ہے۔

ویل دس ون فار یو۔۔۔۔۔

عالیان نے اک لال ڈبی زوبی کی طرف بڑھائی تھی۔۔۔۔

یہ کیا ہے۔۔۔ زوبی نے اشتیاق سے پوچھا تھا۔۔۔

خود ہی دیکھ لیں۔۔ اور عالیان نے بوکس زباریہ کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

زباریہ نے وہ باکس عالیان سے لیا تھا۔۔

اور باکس کو کھولا تھا۔۔

واواٹس سو بیوٹی فل۔۔

باکس کے اندر اک ڈائمنڈ کی بریسلیٹ چمک رہی تھی۔۔۔

زوبی نے باکس سے بریسلیٹ نکال کر اپنی کلائی پر رکھا تھا۔

واویہ تو بہت پیاری بریسلیٹ ہے عالیان۔۔۔

کیا یہ میرے لیے ہے۔۔

جی اپ کیلئے ہی ہے۔۔

لاو میں پہنا دیتا ہوں۔۔

اور عالیان نے وہ بریسلیٹ زوبی کی کلائی میں پہنائی تھی۔۔۔

لیکن دوسری طرف کھڑے سالار کو یہ منظر سخت ناگوار لگا تھا۔

کہ وہ اپنے غصے پر قابو پاتا دے قدموں واپس پلٹا تھا۔

تھینک یو عالیان فار دس بیوٹی فل گفٹ۔۔۔

نووے ڈیر۔۔۔

اپکی کلائی پر بہت پیاری لگ رہی ہے۔۔۔

اور زبانیہ مسکرائی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Ghalib | Urdu | English

مما پلینز نا مجھے فضا کی برتھ ڈے پر جانے دیں۔۔۔

زوبی ضد نہیں ہر بار اٹینڈ کرتی ہو برتھ ڈے۔۔ اس بار نہیں کرو گی تو کونسا طوفان اجانا

ہے۔۔

پتا بھی مہمان آئیں ہوئے ہیں۔۔

شادی سر پرھے ڈھیروں کام کرنے والے ہیں۔

ارے راین بیگم گھنٹے دو گھنٹے میں بچی واپس انا جائے گی مت رو کو جانے دو۔۔۔

سلمان صاحب نے ٹوکا تھا۔۔

کب جانا ہے بیٹا۔۔۔

شام میں جانا ہے بابا۔۔

دیس سو گریٹ۔۔

کہاں جانے کا پلین ہو رہا ہے۔

ایوری ون۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Poetry|Ghazals|Fiction|Etc.
عالیان گھر میں داخل ہوا تھا۔۔

فرینڈ کی برتھ ڈے پارٹی پر۔۔

زوبی نے چہچہاتے ہوئے کہا تھا۔۔

وا۔۔۔

کب جانا ہے؟ عالیان نے سوال کیا تھا۔

بس تھوڑی دیر میں۔

جاو بیٹا ریڈی ہو اپ۔

تھینک یو بابا۔ یوار دا بیسٹ۔۔

عالیان زو بی کی ایکسائٹمنٹ دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔

اوے موٹو۔

تم ادھر بیٹھے کارٹون دیکھتے رہو گے جاواریش سے بولو جا کر کہ ایک گھنٹے تک گاڑی لیکر

اجائے اور مجھے فضا کی طرف پک اینڈ ڈراپ سروس دے۔۔

لیکن اپنی ایش بھائی تو عائشہ اپنی اور پھوپھو کو لیے کہیں گئے ہیں۔۔۔

اوہ تو اب میں کیسے جاؤں گی بابا۔۔

اسلیے ہی کہہ رہی ہوں سب مصروف ہے رہنے دو برتھ ڈے پر جانا۔۔ سالار بھی

دفتر میں ہونا۔

اور رات کے پہر ڈرائیور کے ساتھ بھیجنا مناسب نہیں ہے۔

لیکن ماما۔۔۔۔۔،

جاو کپڑے اترن ہیں تمہارے نا کر ریڈی ہو جاو۔۔۔

لو یو واما یو اردی بیسٹ۔۔

اچھا اچھا اب جلدی ریڈی ہو جاو۔۔۔۔

اور راین اچھے سے جانتی تھیں کہ اپنی بیٹی کی ضد کے اگے وہ ہمیشہ ہار جاتی تھیں۔۔۔۔

اور اج بھی ناچاہتے ہوئے بھی اپنی بیٹی کی ہر بات ماننی پڑی تھی انہیں۔۔۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

چلیں ای ای ایم ریڈی۔۔۔۔۔

اور عالیان تو زوبی کو تیار ہوا دیکھ کر پلکیں جھپکنا بھول گیا تھا۔۔۔

عالیان کیا ہوا۔۔

چلیں بھی لیٹ ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

ابھی مجھے فضا کیلیے گفٹ بھی لینا ہے۔۔۔۔۔

عالیان۔

اوہاں۔۔

کہاں کھو گئے آپ۔۔۔

چلیں بھی۔۔

یولک سوپر بیٹی۔۔۔۔

تھینکس۔۔۔



لیٹس گو۔۔۔۔۔

ویسے یہ وہ ہی تمہارا سٹریل کزن ہے کیا۔۔۔

فضانے عالیان کی طرف اشارہ کیا تھا۔ جو فون پر بات کرنے میں مصروف تھا۔۔

نہیں یار یہ میری پھپھو کے بیٹے ہیں عالیان۔۔۔۔۔

اٹوٹ اف کنٹری سے آئیں ہیں۔۔۔۔

کزن کی شادی اٹینڈ کرنے۔۔۔

ویسے بندہ ڈیشنگ بہت ہے۔۔۔

اچھا مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا۔

کیوں تمہاری ہائے ہیلو کرواؤں کیا۔۔۔

ہائے قسم سے۔۔۔ کیا قاتلانہ پریسنیٹی ہے۔

اف ہو یا ر فضا ہوش کرو لڑکی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Urdu|English

کی پاگل ہوگی ہوں۔۔۔

ہائے کیوں تمہیں اتنے ڈیشنگ کزن کو دیکھ کر کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

نہیں مجھے کچھ نہیں ہوتا۔۔۔

کیوں کہ میں تمہارے جیسی پاگل لڑکی نہیں ہوں۔۔۔

تو تم جیسی سڑیل لڑکی کو وہ تمہارا کھڑوس کزن ہی ملنا۔۔۔

تم میرے ہاتھوں مروگی فضا۔۔۔

زبار یہ کافی ٹائم ہو گیا ہے۔

اب ہمیں چلنا چاہیے۔۔۔۔۔

تھینک یو سو مجھ عالیان بھائی آپ بھی زوبی کے ساتھ اے بہت اچھا لگا۔

تھینک یو فضا۔۔ اینڈ ونس اگین، پی پی بر تھ ڈے۔۔۔۔۔

تھینک یو۔۔

میں گاڑی میں ویٹ کر رہا آپ اجاؤ۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews۔۔۔۔۔ جی۔۔۔

ہا ہا ہا ہا۔۔۔۔۔

کیا ہو گیا زوبی پاگلوں جیسے کیوں ہنس رہی ہو۔۔۔۔۔

بہت اچھا لگا عالیان بھائی تو بڑا لگا یا ساتھ۔۔۔۔۔

دفعہ ہو جا زوبی۔۔

ہا ہا دفعہ سہی ہو رہی ہوں۔۔

بائے ڈئیر-----

عالیان---

ڈرائیو میں کروں۔۔ زوبی نے سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

نونیور۔۔۔

بٹ مجھے ڈرائیونگ اتی ہے۔

جی جی سمجھ سکتا ہوں۔۔۔

اسلیے ممانی نے صاف منع کیا اور مجھے سٹریکی وارن کیا کہ اس سر پھری لڑکی باتوں میں

مت انا۔۔۔

اف ہو ممتو ایسے ہی پر سیسو ہو جاتی ہیں۔۔

جی کچھ دنوں میں مجھے اندازہ ہو گیا ہے کہ وہ ٹھیک فکر کرتی ہیں اپنی۔۔۔

زباریہ نے عالیان کی جانب دیکھا تھا۔ جو اپنی کی بات پر مسکرایا تھا۔۔

اسے یہ لا ابالی سی لڑکی پہلی ہی نظر میں بہت بھائی تھی۔۔۔۔

گھر پہنچتے ہوئے زوہبی نیند کے مزے لے رہی تھی۔۔۔

زباریہ زباریہ۔

اوہو کیا ہے۔

اٹھو گھر آ گیا۔۔

اور وہ عالیان کی اواز سن کے ہوش میں آئی تھی۔۔۔۔

میں کہاں ہوں۔۔

گاڑی میں اور اب ہوش میں او پچھلے دس لٹ سے جگا رہا ہوں تمہیں۔۔۔۔

کہ ہم گھر واپس آ گئے ہیں۔۔۔۔

اوہ میں سو گئی تھی۔۔۔

جی آپ سو گئیں تھیں۔

جی۔۔۔ تو گاڑی میں ہی بیٹھے رہنے کا ارادہ ہے کیا۔۔۔۔۔

نہی تو۔۔۔

تھینکس عالیان اپکی وجہ سے میں اپنی فرینڈ کی برتھ ڈے اٹینڈ کر پائی۔۔۔

تھینکس بول کے شر مندہ تو مت کریں زباریہ۔۔۔۔

زباریہ نہیں اپ مجھے زوبی بول سکتے ہیں۔۔۔۔

تو کیا مس زوبی اپ مجھ سے فرینڈ شپ کرو گی۔۔۔

عالیان نے زوبی کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا۔۔

یس وائے نوٹ فرینڈز۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
اور زوبی نے عالیان سے دوستی کا ہاتھ ملا یا تھا۔۔۔۔۔

کبھی شکایت نہیں ہو گی میری جانب سے زوبی اپکو۔۔۔

سیم مسٹر عالیان۔۔۔۔

اور وہ گھر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

لیکن ٹیرس پر کھڑے اک شخص کی آنکھوں سے یہ منظر چھپنا سکا تھا۔۔۔۔

تم ال میچور نہی سب سے بڑی سٹوپڈ لڑکی ہو زباریہ۔۔۔

اور سالار نے ہاتھ میں پکڑا چائے کا مگ غصہ سے زمین پر ماڑا تھا۔
 ناچاہتے ہوئے بھی اسے زباریہ کی ایسی فضول حرکتوں کو دیکھے غصہ اجاتا تھا۔۔
 ہر کسی سے فرینکنس اور ہر کسی سے بے تکلف ہو جانا سالار کو قطعاً ناپسند تھا۔ اور
 زباریہ کی ایسی حرکتوں پر وہ تپ کر رہی رہ جاتا تھا۔۔
 لیکن جب سے وہ عالیان سے بے تکلف ہو رہی تھی۔۔ سالار کے دل کو اک جھٹکا سا لگتا
 تھا۔

وہ اپنی اس کیفیت سے انجان تھا۔۔
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 مجھے کیوں فرق پڑ رہا ہے جو مرضی کرے جس کے ساتھ مرضی گھومے۔۔

ای ڈونٹ کئیر۔۔۔۔

وہ اپنی کیفیت سے انجان سر جھٹکتا کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔

وہ حالہ کہ طرف ای تھی تو اس کی نظر سامنے بیٹھے سالار پر پڑی تھی۔۔

جہاں عائشہ اسے کھانا سرو کر رہی تھی۔

ارے سالار یہ بریانی تو ٹیسٹ کیجیے۔۔۔۔۔

مممانی بتا رہی تھی۔ اپنی فیورٹ ہے تو سوچا اج میں سب کو اپنے ہاتھ کی بریانی

کھلاؤں۔۔۔

ہاں بریانی تو واقعی ہی بہت مہی بنی ہے عائشہ جی۔۔۔

تھینکس ایش۔۔۔

لیکن اب جب تک سالار نہیں کچھ بولیں گے۔۔۔ تو کیسے مان لوں میں اپنی بات

ایش۔ عائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا تھا۔

تو پھر بھول جاو عائشہ سویٹ سویٹ عائشہ۔۔۔

ایش عائشہ کی سویٹنس میں ڈوبا تھا۔۔۔ اے ہایے کاش عائشہ جی اپ روز اپنے

ایش کیلیے ایسے پیار بھرے انداز میں بریانی بناو اور مجھے اپنے ہاتھوں سے کھلاؤ۔۔۔۔۔

ہائے ایش نے ٹھنڈی اہ بھری تھی۔۔۔۔۔

ارے زبانی یہ اپ کب آئی وہاں کیوں کھڑی ہیں۔۔۔۔۔ ایسے نامیں نے بریانی بنائی ہے۔

ہاں یار زو بی صبح سے انتیظار کر رہی ہوں میں تمہارا۔

تم اب ای ہو۔۔۔ نشی بولتی ہوئی زو بی کے پاس ای تھی۔

جو سامنے بیٹھے سالار کو مزے سے بریانی کھاتا ہوا دیکھ رہی تھی۔

عائشہ بریانی رو بہت کمی بنائی ہے۔۔۔ اپنے۔۔

مجھے نہیں پتا تھا کہ اپ کے اندر یہ کو کنگ کرنے کی صلاحیت بھی موجود ہے۔۔۔۔

سالار نے اک نظر زباریہ پر ڈالتے ہوئے طنزیہ کہا تھا۔۔۔

ورنہ یہاں کچھ ایسے لوگ بھی بستے ہیں جنہیں ایسے کاموں سے کوئی سروکار نہیں

ہوتا۔۔۔۔

سالار نے اک اک لفظ دبا دبا کر بولا تھا۔

ویسے بریانی اور ملے گی۔۔

سالار نے کہا تھا۔ جی جی میں ابھی گرما گرم بریانی لے کر اتنی زباریہ اپ بھی اجاؤ۔

نن نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔ زو بی نے دھیمے لہجے میں بولا تھا۔۔۔۔۔

ایسے کیسے بھوک۔ نہیں ہے میں ابھی لاتی ہوں۔۔۔۔

بھائی کو کیا ہو گیا پہلی بار کسی سے اتنی فریبنگلی بات کی ہے انہوں نے۔۔

نشی نے زوبی کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔۔

ہائے یوری ون کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔

عالیان اور ایان گھر میں داخل ہوئے تھے۔۔۔۔۔

زوبی اپنی عالیان بھائی تو اپ سے بھی بیسٹ پلیئر ہیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novel Africa
کیا چھکارا بھائی نے کہ سب کے چھکے چھڑا دیئے۔۔۔۔

واو عالیان بھائی ہمیں تو نہیں پتا تھا کہ بھی کرکٹ کھیلتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی جی بھائی تو اپنے کالج میں بیسٹ پلیئر کے نام سے مشہور ہیں عائشہ نے کہا تھا۔۔۔۔

تو پھر تو مزہ ہی اجائے گا۔ ہماری زوبی بھی محلے کے بچوں کی کیپٹن ہے۔۔۔۔

اور سب ایش کی بات پر مسکرا دیئے تھے۔۔۔۔

تو ہو جائے مقابلہ کیوں زوبی۔

اوٹا ہنو یار سالار بھائی۔۔ ایش اور نشی چنچے تھے۔۔۔

جو کہ زباریہ کی ٹیم میں تھے۔۔۔

زباریہ کو تو اپنی آنکھوں ہر یقین ہی نایا تھا۔۔۔

کہ سالار نے اک بار پھر اس کی بال پر قبضہ کیا تھا۔

واو سالار فیسیو لیس عائشہ چہچہائی تھی۔۔۔ اور زوبی کو اک دھچکا سا لگا تھا۔۔۔۔۔

لیکن جو بھی ہو زوبی بہت اچھی پلئیر ہو نو ڈاؤٹ۔۔۔ عالیان نے بلند آواز میں کہا

تھا۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ویل اج ہم سب ڈنر باہر کریں گے ایشش نے کہا تھا اور سب ریڈی رہیے گا۔۔۔

اپ لوگ انجوائے کرنا مجھے کام ہے۔

پر بھائی نو ایکسیوز نشی نے بولا تھا۔

لیس سالار ڈونٹ قسیر۔ اج سب کزنز ملنکر انجوائے کریں گے عائشہ بولی تھی۔

کام تو ہوتا رہے گا پلیز مان جائیں۔ اوکے۔۔۔ سالار نے ہانی بھری تھی تھینک

یو۔۔۔۔۔ اپ مان گئے عائشہ مسکرائی تھی۔

ایان چلو چلیں گھر۔۔

اوہ ہیلو میڈم کہاں۔

ڈنر تو میں کروادوں گا۔ لیکن آئس کریم تم۔ کھلاو گی سب کو چپ کر کے سندر چلو۔

پر ایش میرا موڈ نہیں ہے۔۔۔

تمہارا موڈ میں ٹھیک کرتا ہواوشا باش چلو اندر اور وہ زوبی کو کھینچتا ہوا اندر لے گیا

تھا۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کتنی کیوٹ ہے زوبی بھائی۔۔۔۔۔ عائشہ چلتی ہوئی عالیان کے پاس ای تھی۔۔

ہاں کیوٹ اور بہٹ سویٹ سی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن کسی اور کہ منہ سے زبانیہ کے بارے میں ایسے الفاظ سنتے سالار تپ سا گیا

تھا۔۔۔۔۔۔۔

ارے نشی دیکھو بھی یہ زوبی کتنا ٹائم لگائے گی تیار ہونے میں۔۔

یہ ناہواں گھر کے دال چاول بھی نصیب ناہوں۔۔۔۔۔ ایش نے تپ کے کہا تھا جو

پچھلے پندرہ منٹ سے ریڈی ہوئے زباریہ کا ویٹ کر رہے تھے۔۔۔

ہیلو گائزائی ایم ریڈی۔۔۔

لیٹس گو۔۔۔

اور وہ سب زباریہ کی اواز پر چونکے تھے۔۔۔

بلیو جینز اور وائٹ فرائیڈ پر بلیو جینز کی جیکٹ ڈالے۔ بالوں کی پونی ٹیل بنائے وہ حد

درجہ کیوٹ لگی تھی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہ پل بھر کو سالار نظریں جھپکنا بھول گیا تھا۔۔۔

واویو لک سو بیوٹی فل زباریہ۔۔۔۔۔

عالیان چلتا ہوا زباریہ کے پاس آیا تھا۔۔۔

تھینک کیو سو مجھ عالیان۔۔۔

واوکزن ہم فینسی ڈریس پارٹی میں نہیں جا رہے ہیں جو دس گھنٹے لگا دیئے۔۔۔ ایش

بس بھی کیجیے دیکھیں تو زوبی کتنی پیاری لگ رہی ہے۔۔۔ عائشہ نے کہا تھا۔۔۔

اور سالار نے اک نظر عائشہ کی جانب دیکھا تھا گرے کلر کی شلووار قمیض پہنے اور بڑی سے چادر کندھوں پر رکھے وہ اسے کافی سلجھی سی لگی تھی۔

لیکن دوسری طرف زباریہ تھی جو ہزار بار سالار کے منع کرنے کے باوجود ویسی ہی ڈریسنگ کرتی تھی جو اسے سخت ناگوار گزرتی تھی۔۔۔۔

ویل چلیں یا یہی رہنا ہے۔۔۔

نشی نے کہا تھا۔۔۔۔۔



لیٹس گو۔۔۔۔۔

چلو ایان۔۔۔ میں تو عالیان بھائی کے ساتھ چلوں گا۔ اوکے ڈوڈ۔۔۔

لیٹس گو۔۔۔۔۔

اور عالیان نے زوبی کیلئے فرنٹ سیٹ کا ڈور کھولا تھا۔

جہاں وہ سالار پر اک نظر ڈالتے ہوئے سیٹ پر بیٹھی تھی۔۔۔

ارے عائشہ کم و دم سالار نے کہا تھا۔

ویل او کے سالار اور وہ چلتی ہوئی سالار کی کار میں ا کے بیٹھی تھی۔۔۔

زوبی نے ترچھی نگاہ سالار پر ڈالی تھی۔۔۔

جو کار کامرر بند کر رہا تھا۔۔۔

کھڑوس سڑیل بارہ ہی بجے رہتے ہیں سال کے تینسو پینسٹھ دن۔۔۔ انکے منہ

پہ۔ زوبی بڑبڑای تھی۔

کچھ کہا پ نے زوبی۔۔

عالیان نے کہا تھا۔۔۔

نہی تو۔۔۔

اوہ سہی۔۔

عالیان بھائی مجھے آپکا موبائل چاہیے گیم کھیانی ہے مجھے ایان نے کہا تھا۔۔

موٹو چپ کر کے بیٹھو۔۔۔

ارے ارے زوبی ریلیکس۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ایان تو فرینڈھے میرا یہ لویا رانجوائے داگیم-----

وہ مسکرایا تھا۔۔

کتنا فرق ہے عالیان اور سالار کی نیچر میں۔۔

اک اتنا پوائنٹ اور دوسرا اتنا ہی سیل فیش----- زوبی نے سر کو جھٹکا تھا

نائمہ تم تو وہیں کی ہو کر رہ گئی کہ اپنے دونوں بھائیوں کی بھی بھول گئی۔۔

ایسی بات نہیں ہے بڑے بھیا۔۔

دراصل بچوں کی پڑھائی ان کے فیوچر اور کریئر کو لیے ہمدانی صاحب اتنے پوزیسیسو

تھے کہ بس ان کی ہی ماننی پڑی۔

اپکو تو پتہ ہی ہے کتنے اصول پرست ہیں وہ۔۔

کی بارانے کو دل کیا ہے لیکن ذمہ داریوں کی وجہ سے امانا پائی۔۔

بھا بھی اپ تو سمجھ سکتی ہے۔

جب بچے بڑے ہو رہے ہوں تو انکھ کان سب کھلے رکھنے پڑتے اور تو اور اک الگ ملک
اک نئی دنیا۔۔۔ جہاں بچوں کی اسلامی لحاظ سے پرورش کرنا کہ ہر پیل اک ہی فکر کا
لاحق رہنا کہ گوروں کے رنگ میں نارنگ جائیں میرے بچے۔۔۔۔

نامہ باجی داد دینی پڑے گی اپ کی کی گی تربیت کی۔

بہت ہی سلجھے اور فرمانبردار بچے ہیں ماشاء اللہ۔

راہین نے کہا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بس بھا بھی میں تو ہمدانی صاحب کو کہہ کرائی ہوں۔۔

کہ اب میں اپنی مرضی سے جاؤں گی تو اپنی مرضی سے بھی واپس آؤں گی۔ بہت عرصہ
رہ لیا اپنے بھائیوں سے دور۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور اب بچے جب بڑے ہو گئے ہیں تو ان کی ذمہ داری بھی میرے کندھوں پر
ہے۔۔۔

اور جب گھروں میں ہی رشتے موجود ہیں تو میں باہر نہیں نکلوں گی۔

نشی بیٹی اور زوبی بیٹی ہمیشہ مجھے عائشہ کی طرح عزیز رہی ہیں۔۔۔۔

سلمان بھائی ہاشم بھائی۔۔۔

ہاں نائمہ بلکل۔۔۔۔۔ بجا کہہ رہی ہو۔۔۔۔۔

تو میں چاہتی ہوں کہ گھر کے بچے گھر میں ہی رہ جائیں۔ اگر

میں کچھ دن بیٹھے اجاتی تو شاہدہ بھابھی میں نشی کیلئے عالیان کا ہاتھ مانگتی لیکن یہ تو قسمت کے فیصلے ہیں۔۔۔۔

بلکل نائمہ جو قسمت میں لکھا ہو وہی ہونا ہوتا۔۔۔

جی بھابھی اسی لیے میں سلمان بھائی اور رامین بھابھی سے اپنی زبانی یہ بیٹی کا ہاتھ اپنے

عالیان کیلئے مانگنا چاہتی ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور رامین نے اک نظر نائمہ پر ڈالی اور دوسری طرف شاہدہ پر ڈالی تھی۔۔۔۔۔

لیکن نائمہ اپا۔۔۔۔۔

کیا ہوا بھابھی اچکو کوئی اعتراض ہے۔ گھر کا بیٹا ہے۔

ارے ارے نائمہ اپا ایسی بات نہیں۔

نہیں نائمہ اعتراض نہیں لیکن میں نے رامین سے سالار کیلئے بات کی ہوئی تھی کہ
زباریہ ہمیشہ میرے دل کا ٹکرا رہی ہے تو اسے ہمیشہ کیلئے مجھے دے دو۔۔۔۔

اوہ تو بھابھی میں کافی لیٹ ہو چکی نائمہ افسردہ ہوئی تھی۔۔۔

نائمہ یہ تو ہم بڑوں کے فیصلے ہیں۔ لیکن بچوں کی رائے بھی بہت معنی رکھتی ہے
ہمارے لیے۔ اگر ان دونوں بہنوں نے اپس میں کوئی فیصلہ کیا بھی ہے۔۔۔ تو

یہاں سے لیے بچوں کی رائے بھی معنی رکھتی ہے۔۔۔
وہ تو ٹھیک بات ہے سلمان میں کل ہی سالار سے بات کروں گی۔۔۔۔۔ اگر وہ

زباریہ کیلئے راضی ہے تو۔۔۔۔

جی بھابھی صبح کہا اپنے۔

میرے لیے سالار اور عالیان دونوں ہی برابر ہے نائمہ۔۔۔۔۔

اور میں چاہتا ہوں کہ ان رشتوں کی وجہ سے گھر کے مکینوں میں کوئی اختلافات نہ آئیں۔

کیسی باتیں کر رہے ہیں بھائی صاحب جیسے بچوں کے فیصلے ہوں گے ان کے فیصلے سر

آنکھوں پر۔۔۔۔۔

اور مجھے میرے بھائی بھابھی بہت پیارے ہیں۔۔۔

نائمہ نے کہا تھا۔۔۔۔۔

چلو اٹھو شتاباش آج ہمیں اپنے ہاتھوں کی چلاؤ جیسے ابا تمہارے ہاتھوں کی ہی

چاہیے پسند کرتے تھے۔۔۔

جی بھائی ابھی بنا کر لاتی ہوں۔۔۔۔۔

اور راین کسی گہری سوچ میں ڈوب گئیں تھیں۔ ماں تھیں اور اک ایسی لڑکی کی جسے

پاگل کہنا بھی غلط نا ہوگا۔

لیکن دوسری طرف شاہدہ بیگم مطمئن تھیں کہ سالاران کاسب سے فرمانبردار بیٹا

ھے۔ اور وہ ان کی بات کسی صورت رد نا کرے گا۔۔۔

وہ ڈنر کر کے سی ویو پر ائے تھے۔۔

آنسکریم کون کون کھائے گا۔۔

اریش نے پوچھا تھا۔

نیکسی اور پوچھ پوچھ۔

چلو بیٹا زوبی نکالو پیسے۔

واٹ اریش تمہیں شرم نہیں آئے گی اک لڑکی سے پیسے لیتے ہوئے۔۔۔۔

نہیں لڑکی کوئی عام لڑکی نہیں میری کزن ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Poetry
کیوں تم کوئی سلمان خان ہو۔۔۔۔

ہاہا سلمان خان سے کم بھی نہیں ہوں کیوں عائشہ جی۔۔۔۔۔

ہاہا ہا زوبیہ میں تمہارے ساتھ ہوں یا۔۔۔۔۔ یہ کھسکے ہوئے ہیں۔

ہاہا صبح کہا عاشی۔۔۔۔

عاشی۔ عائشہ نے زوبی کی جانب دیکھا تھا۔

ہاں نانشاء سے نشی۔۔

زباریہ سے زوبی۔۔۔۔

اور عائشہ سے عاشی۔۔۔

ہاہا پھر ٹھیک ہے یار۔۔۔ وہ مسکرائیں تھیں۔۔۔۔

ہاں۔ اب اگر نک نیم سیٹ کر لیے ہوں تو تم پرس کا بوجھ ہلکا کرو۔

بیچ تم ہاڑی تھی۔

ہاں تمہارے ہی اس کھڑوس بھائی کی وجہ سے ہاڑی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.COM

Novels | Urdu | English | Interviews |

کھڑوس۔۔۔۔ عاشی ہکا بکاسی زوبی کو دیکھ رہی تھی۔

کھڑوس میسنز۔۔۔۔ سالار بھائی نشی نے کہا تھا۔۔۔

ویسے مجھے تو وہ بالکل کھڑوس نہیں لگے عائشہ نے کہا تھا۔۔۔۔

ہاہا ہا ہا تم نی نی ہو۔۔۔

پتا لگ ہی جائے ہاں ناں۔

چلو آسکریم لے کراتے ہیں اریش۔۔۔۔۔

وہ عالیان اور سالار کو باتوں میں مگن دیکھے اریش کے ساتھ چل دی تھی۔۔۔

ویسے موٹی جو بھی ہو عائشہ کتنی پیاری ہے نا۔۔۔۔

کیا ہو گیا اریش ایسی کون سی لڑکی نہیں جو تمہیں اج تک پسند نائی ہو۔۔

پر یار کچھ ہو گیا۔

اللہ خیر اریش کیا ہو گیا۔۔۔۔

اوہ یار دل میں کچھ کچھ ہو گیا۔۔۔۔۔

تمہیں ہوتا ہی رہتانی بات بولو۔ اب کی بار دل بے قابو ہو گیا ہے۔

عائشہ کو دیکھ کر۔۔

بس اب کی بار تمہیں وٹے ماڑنے عائشہ نے۔

دفع یار۔۔۔۔

میں نہیں بول رہا تم سے میری ہر بات مزاق میں لے جاتی ہو جاو میں نہیں بات کر

رہا۔ ارے ارے اریش بات تو سنو وہ آسکر ایم پکڑے اریش کے پیچھے بھاگی تھی۔۔

سالار کو مسکراتا دیکھ اس کے دل کو اک جھٹکا سا لگا تھا۔

عائشہ کی مسکان اس بات ک گواہی دے رہی تھی کہ وہ سالار میں انو لوھے۔۔

زباریہ آنکھوں میں انسو لیے ہوش و حواس سے بیگانہ وار بے سود قدم اٹھائے چل رہی

تھی۔۔۔۔

بہت پیاری خوشبوھے ان پھولوں کی۔۔۔ سالار۔۔

ویسے اپنی نیچر بلکل بھی سڑیل نہیھے۔۔

ہاں لیکن لوگ یہی سمجھتے ہیں وہ مسکرایا تھا۔

اپ مسکراتے رہا کریں بہت اچھے لگتے ہیں۔۔

ہاہا شکریہ۔۔

بھائی آپ نے زوبنی کو دیکھاھے ایش اور ایان بھاگتے ہوئے سالار کے پاس ائے

تھے۔۔

ایش کی بات سنے سالار کے قدموں سے زمین نکلی تھی۔

واٹ اریو مین وہ تمہارے ساتھ تھی۔

نہیں وہ انسکریم پارلر کے پاس تھی پر اب وہ وہاں نہیں ہے۔

واٹ اریو میڈ۔ پتہ نہیں ہے تمہیں کیا اس کا۔

اف اریو وہ غڑایا تھا۔

سالار ریلیکس وہ یہی کہی ہوگی مل جائے گی۔

نہیں یونیورنوا باؤٹ ہر وہ عائشہ کا ہاتھ جھلکتا فکر مندی سے بھاگا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Aarti | Poetry | Gists | Urdu | English

کہ عائشہ سالار کی حالت دیکھے حیران رہ گئی تھی۔

اریو ملی کیا زوبی عالیان اور نشی بھاگتے ہوئے آئے تھے۔ نہیں یار۔

اتنا اندھیرا ہو رہا ہے۔۔۔

نشی فکر مندی سے بولی تھی۔

اریو تم لڑکیوں کو لیکر جاؤ میں دیکھتا ہوں۔

لیکن اپنی کہاں ہوں گی۔ ایان رو دینے کو تھا۔

اپنی یہیں ہوں گی ڈونٹ وری اپ کار میں جا کر بیٹھو میں ابھی ڈھونڈ کے لاتا ہوں اپ کی
اپنی کو۔

اریش تم انہیں لے کے جاو پلینز میں آیا۔۔۔

سالار کو کسی اور کا ہاتھ پکڑے دیکھ وہ بے سود چل رہی تھی۔

ارد گرد سے بیگانہ۔۔۔

زباریہ وہ پاگلوں کی طرح اسے اوزیں دیتا ہوا اسے ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہ ہوش سے بے خبر پاگلوں کی طرح لہروں کی جانب بڑھ رہی تھی۔

زوبی۔۔۔

سالار نے اس کا بازو کھینچا تھا۔

پاگل ہوگی ہو تم جاہل لڑکی۔

اور سالار نے اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔

مرنے کا ارادہ ہے تمہارا۔۔۔

اس نے زوہبی کو دونوں ہاتھوں سے جھنجھوڑا تھا کہ وہ اک دم سے ہوش میں ای تھی۔۔

چھوڑیں مجھے۔۔۔۔۔

اپ یہاں کیا کر رہے ہو۔۔۔

جاو یہاں سے۔

واٹ اریو میڈ۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Urdu.com

پاگل ہوگی ہو تم۔

ہاں ہوں میں پاگل اپکو کیا ہے۔

جائیں انجوائے کریں جائے۔۔۔

اور وہ رو دینے کو تھی۔۔۔

بکو اس بند کرو اپنی۔۔۔

اک تھپڑ لگے گامنہ پر۔۔۔

چپ چاپ چلو۔۔ میرے ساتھ۔۔۔

نہیں جانا پ کے ساتھ نہیں جانا جاوا پ۔۔۔

اور سالار کو اس کی بے جا ضد پر اتنا غصہ آیا کہ ناچاہتے ہوئے بھی اک تھپڑ اس کی گال پر
رسید کیا تھا۔۔۔

اپ نے مجھے ماڑا۔ زباریہ کی آنکھوں میں انسو اگئے تھے۔ پہلی بار کسی نے اس پر ہاتھ
اٹھایا تھا۔۔۔

پچھلے آدھے گھنٹے سے پاگلوں کی طرح تمہیں ڈھونڈ رہا ہوں۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رات کے اس پہر ہر جگہ غنڈے موالی بھڑے پڑے ہیں۔ ہزاروں و سو سے ہزاروں
خیالات دماغ میں ارہے ہیں۔

اور یہ محترمہ کو کسی بھی بات سے کوئی سروکار نہیں ہے۔ اپنی ہی دھن میں چلے جا رہی
ہے۔

تو میں نے بولا پ سے کہ میری فکر کریں اور مجھے ڈھونڈیں۔

اپنی زبان بند کرو۔۔۔۔۔

گھر جا کر پوچھتا ہوں تم چلو یہاں سے۔

چھوڑیں میرا ہاتھ سالار مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔

لیکن وہ زونبی کی سن کہا رہا تھا۔ وہ اسے کھینچتا ہوا ساتھ لے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

بیٹھو گاڑی میں وہ زباریہ کو کار میں دھکیلتا ہوا ڈور لاک کر کے دوسری طرف بڑھا

تھا۔۔۔۔۔

ہیلو بھائی کدھر ہیں اپ زباریہ ملی۔۔۔۔۔

اریش کدھر ہو تم جی میں تو گھر آ گیا عالیان بھائی نے کہا تھا لڑکیوں کو لے کر گھر جاو۔

اچھا عالیان بھائی بھی اپ کے ساتھ ہیں۔۔۔

نہیں میں دیکھتا ہوں عالیان کو۔۔۔۔۔

اور سالار نے عالیان کو کال کی تھی۔

یار کدھر ہے زباریہ وہ ہانپتا ہوا سالار کے پاس آیا تھا۔۔۔

گاڑی میں ہے۔

وہ ٹھیک تو ہے۔۔

ہاں ٹھیک ہے۔ ڈونٹ وری۔۔

چلو یار بیٹھو کار میں گھر والے فکر مند ہو رہے ہیں۔۔۔

اور وہ دونوں کار میں بیٹھے تھے۔۔۔۔

پورا راستہ تینوں نے خاموشی سے گزارا تھا۔۔۔

بھائی اگئے اب لوگ۔

زوبی کہاں چلی گی تھی تمم۔۔۔۔

نشی بھاگتی ہوئی باہرائی تھی۔

لیکر جاوا سے کمرے میں۔۔

اور باقی سب گھر والوں کو کچھ نہیں بتایا نہیں بھائی ایش نے سنبھال لیا تھا۔

ہوں۔۔۔۔

اریو اوکے زوبی عالیان زوبی کے پاس آیا تھا جواب بھی سہمی سی کھڑی تھی۔

میں ٹھیک ہوں گھر جانا مجھے۔۔

نشی میں نے کہا سے روم میں لیکر جاو۔۔

رات ہوگی ہے۔۔

چاچو لوگ بھی سو گئے ہونے۔۔

جی بھائی اور وہ زوبی کو تھا مے اندر کی جانب لیکر گی تھی۔۔ اسے ہوا کیا ہے سالار۔۔

فکر نہیں کرو یہ تھوڑی پاگل ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels ہوں اندازہ ہو رہا ہے۔۔ عالیان خود سے ہم کلام ہوا تھا۔

لیکن دوسری طرف سالار کا غصہ اور بڑھ گیا تھا۔ کم ہونے کی بجائے اسے اتنی بیوقوفی

کی امید نا تھی زوبی سے۔۔

یار کدھر چلی گی تھی تم زوبی۔۔

پتا ہے جان نکل گی تھی ہماری۔

زوبی سنائی دے رہا ہے تمہیں۔

اور وہ نشی کے گلے سے لگ کر رودی تھی۔

زوہبی یاد تم ٹھیک ہو ہوا کیا ہے۔

مجھے بتاؤ بھی فکر ہو رہی ہے مجھے تم تم ٹھیک ہونا۔

زوہبی۔

اسے ہمیشہ مجھ سے پر اہلم رہتی۔۔۔

کسے کس کی بات کر رہی ہو یار کھل کے بتاؤ۔

NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books

وہ سالار سمجھتا کیا ہے خود کو۔

اس نے مجھے تھپہ مارا نشی۔۔

کیا۔۔۔ بھائی نے ہاتھ اٹھایا وہ تو سر پکڑ کر رہ گئی تھی۔

کیوں کیا سالار نے ایسے میرے ساتھ نشی نہیں برداشت ہوا مجھ سے جب انہوں نے

عائشہ کے ہاتھ کو تھاما کیوں نشی کیوں مجھے اتنی تکلیف ہوئی اتنا درد تو تھپہ پڑنے پر بھی

نہیں ہوا۔

اور اج زو بی کو دھاڑیں ماڑتے ہوئے روتا دیکھ کر وہ خود سکتے میں اگی تھی۔

زو بی ادھر دیکھو۔۔۔

تم سالار بھائی سے پیار کرتی ہونا۔۔۔

اور زو بی نے نظریں اٹھائیں تھیں۔۔۔

بولو زو بی۔۔۔۔

کچھ بولنے کو باقی نہیں بچا نشی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | ... سالار کے دل میں میرا مقام اج میں دیکھ چکی۔۔۔

جو گھاو دل پہ لگاھے اسکا ازالہ کوئی نہی کر سکتا۔۔

تم پاگل ہو زو بی۔۔۔ ایسے ہی خود سے سوچ لیا کیا پتہ سالار بھائی کے دل میں بھی تم

ہو۔۔

ہاہا۔۔ وہ پھینکی مسکان ہونٹوں پر سجائے اٹھی تھی۔

یہ تمہاری خوش فہمی ہے۔

میں نے خوش فہمیاں پالنا چھوڑ دیں۔

اور زوبی یہ کہہ کر واشروم میں گھسی تھی۔

تمہارے ہر بہے ہوئے انسو کی قسم زوبی تمہاری دوست تمہیں تمہاری محبت دلا کر رہے
گی۔

اس کیلئے مجھے چاہے کچھ بھی کرنا پڑے۔۔۔

اور نشی نے اک امید کے تحت اپنے انسو پونچھے تھے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ادھی دوپہر تک سوتی رہی تھی۔۔۔

زوبی جب نیند سے بیدار ہوئی تو نشی اسے روم میں نادکھی تھی۔۔۔

فریش ہوتے ہی وہ روم سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔

لیکن سالار کی اواز پر اس کے چلتے قدم رکے تھے۔۔۔

وہ خود کا نام سنے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

چاہیے جو بھی ہے امی اپ نے خالہ سے وعدہ کیا ہو گا میں نے نہیں۔۔۔

اپ پلینز خالہ سے معززت کر لیں۔

یہ کیا بول رہے ہو سالار۔۔

زبا یہ مجھے تم سب سے بڑھ کر پیاری ہے کیا کمی ہے میری بچی میں۔۔۔

پلینز امی۔۔۔۔

اس میں کوئی ایک بھی کوالٹی گنوا دیں مجھے جو میں اسے شادی کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔

اس جیسی ام میچور لڑکی میرے ساتھ فٹ نہیں ہوتی۔۔۔

جسے زندگی گزارنے کا کوئی طریقہ سلیقہ نا ہو ہر

وقت بچپنہ مجھے سوچ کر بھی کوفت محسوس ہوتی ہے۔۔۔

عائشہ کو ہی دیکھ لیں۔ لگتا ہی نہیں ہے کہ فورن کنٹری میں رہتی ہے اک سمجھدار اور

سلجھی ہوئی لڑکی ہے۔

اور مجھے ایسی ہی سمجھدار لڑکی چاہیے ناکہ اپنی بھانجی جیسی نا سمجھ اور بچپنے سے بھرپور
لڑکی۔۔

پلیز امی زندگی میں نے گزارنی ہے ای ہوپ یوانڈر سٹینڈ۔۔

اور زو بی کو تو اپنی آنکھوں کے سامنے درود یوار گھومتے ہوئے لگ رہے تھے۔۔۔

اک پل بھی وہ وہاں کھڑی نارہ پائی تھی۔۔۔

اور بھاگتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔

اسے تو پتہ ہی نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنی ریجیکشن پر روئے یا اپنی ذات پر اچھالے جانے
والے الفاظ پر ماتم کرے۔۔۔

وہ چیخنا چاہتی تھی رونا چاہتی تھی۔۔ لیکن اواز حلق میں ہی دھنس کر رہ گئی تھی۔۔۔

ای ہیٹ یو سالارہائی ہیٹ یو۔

یو ہرٹنگ می سو مجھ۔۔۔

وہ نا جانے کتنی دیر تک اپنی بے بسی پر ماتم کرتی رہی تھی۔۔

ارے زو بی یہاں کیا کر رہی ہو۔۔

اور زو بی جس نے صبح سے خود کو کمرے میں بند کیا ہوا تھا۔۔

نشی کی اواز پر پلٹی تھی۔

یہ کیا حال بنایا ہوا ہے خود کا۔۔۔۔۔

زو بی ادھر دیکھو کیا ہوا ہے۔۔

نشی نے زبانیہ کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔ جہاں گہری اداسی چھائی ہوئی

تھی۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ نہیں مجھے کیا ہونا۔۔۔۔۔

اور انسو کو روکتے روکتے بھی وہ گالوں پر سے بہہ ہی گئے تھے۔

زو بی ہائے میری جان یہ انسو۔۔۔۔۔

نشی کا دل۔ مٹھی میں آیا تھا۔۔

نہیں تو اور زو بی نے آنکھوں میں اے انسو پونچھے تھے۔۔۔۔۔

مجھ سے بھی پردہ زوہبی۔۔

اور وہ نشی کے گلے سے لگی تھی۔۔

ریجکٹڈ گرل کا ٹائٹل ماتھے پہ سجا ہے میرے۔۔۔۔۔ نشی۔

واٹ یہ کیا بول رہی ہو تم کس نے ریجیکٹ کیا ہے یار۔ ادھر دیکھو بتاؤ مجھے۔۔۔۔۔

بولو بھی زوہبی۔۔۔۔۔

سالار خان کو ہر چیز پر فیکٹ پسنداتی ہے ناشی تو مجھ جیسی لڑکی کہاں پسندانی تھی۔ جو
بلکل بھی پر فیکٹ نہیں۔ ان کے معیار کے مطابق نہیں۔۔۔۔۔

شٹ اپ زوہبی۔۔۔۔۔

تم جیسی پڑھی لکھی لڑکی کے منہ سے یہ الفاظ نکل رہے ہیں۔

ہوش میں او۔۔۔۔۔

ہوش میں ہی تو نہیں ہوں نشی۔۔۔

انہیں میں نہیں پسند تو صاف انکار کرتے۔۔۔۔۔

مجھ پر تنقید کیوں کی۔

ہاں ہوں میں ایسی۔۔۔

اور مجھے کسی کیلئے بھی خود کو نہیں بدلنا۔۔۔۔

اور میں چاہتی بھی نہیں ہوں کہ میری بہن خود کو بدلے۔۔۔۔

ہم سب کے حساب کے مطابق نہیں چل سکتے زوہبی۔۔۔۔

اور کسی کے لیے خود کو بدل لینا اور اپنے آپ کو ختم کر دینا

سب سے بڑی بیوقوفی میں شمار ہوتا ہے۔۔۔۔

اور رہی بات بھائی کی تو بہت جلد انہیں احساس ہو گا کہ کس انمول ہیرے کو انہوں نے

ٹھکرایا ہے۔۔۔۔۔

اور ادھر دیکھو اب رونا نہیں ہے۔

یہ انسومیری رخصتی کیلئے بچا کر رکھو۔۔ تب کام آئیں گے۔۔

چلو اٹھو شتاباش جلدی سے تیار ہو ہمیں مارکیٹ جانا ہے۔

نہی یار دل نہیں ہے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔ تمہاری بہن کی شادی ہے۔ بنا جیو لری کے دلہن بنے گی لوگ باتیں
کریں گے سنتی رہنا۔

میرا کیا ہے۔۔ کہوں گی میری بہن کا دل نہیں تھا تو جیو لری نہیں خرید
پائی۔۔۔۔۔ کوئی نہیں خیر ہے۔۔

اوہ ہونشی ایمو شنل مت کرو یارا۔۔

نہی بس میری کسے پڑی ہے۔ وہ نروٹھے انداز میں بولی تھی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اف یار میں بس ہو رہی ریڈی فائیو منٹ میں۔

سچی۔۔۔ نشی مسکرائی تھی۔۔۔

ہاں جی سچی۔۔۔ زوبی مسکرائی تھی۔

لویو۔۔۔ زوبی۔۔۔

لویو ٹو نشی۔۔۔۔

اور وہ نشی کے گلے لگی تھی۔۔۔

لیکن کار میں سالار کو ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے دیکھ اس نے غصے اور بے بسی سے چہرہ موڑا تھا۔

یہی ملا تھا تمہیں ساتھ لے جانے کیلئے۔۔۔

میں نہیں جا رہی اسکے ساتھ۔

ارے ارے زوبی جیولر کے پاس جانا تھا تو ممانے کہا کہ سالار بھائی کے ساتھ جاؤ۔۔۔ ایش کے ساتھ نہیں جانا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اف میں نہیں جا رہی۔۔۔

سالار نے ہارن پر جو ہاتھ ٹکایا تھا وہ اٹھانے کا نام نالیا تھا۔

دیکھو اب جلدی بیٹھو۔ ورنہ بھائی نے خواہ مخواہ غصہ کرنا ہے۔۔۔۔ اور وہ زوبی کا ہاتھ

تھامے گاڑی تک ای تھی۔۔۔ پلیز میری جان میرے لیے بیٹھ جاؤ اب کار میں۔۔۔

اور مجبوراً سے کار میں بیٹھنا پڑا تھا۔۔۔

اور سالار نے اک نظر بیک مرر پر سے زباریہ کی جانب دیکھا تھا۔ جس کا دھیان باہر کی

جی میڈم یہ کنگن کسی نے آرڈر پر بنوائے ہیں اپ کو دو دن تک مل جائیں گے فکر نہی
کیجیے۔۔۔

جی ٹھیک ہے سیڈھ صاحب اپ ان کے ہاتھ کا سائز لے لیں اور ایسے ہی کنگن مجھے
پر سوں تک چاہیے جی سالار صاحب پر سوں تک اپ کو یہ کنگن مل جائیں گے۔
بس اب خوش۔۔۔

کچھ اور بھی پسند ہے تو لے لو۔۔۔۔

جی بھائی۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اس نے پاس بیٹھی زباریہ کی جانب دیکھا تھا جو نا جانے کن سوچوں میں کھوی بیٹھی
تھی۔۔۔

اور زباریہ کو بھی اگر کچھ پسند آیا ہے تو وہ بھی لے لے۔

اور زباریہ سالار کی بات پر مسکرای تھی۔۔۔

نشانی ان سے کہہ دو۔۔

جو قیمتی ہیرا پسند آیا تھا وہ بھی بے رنگ پتھر نکلا۔۔۔۔

تو مجھے ان کھوکھلے نایاب ہیروں سے کوئی سروکار نہیں۔۔۔

اور وہ بمشکل سالار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بول پائی تھی۔

کہ سالار حیرانگی سے زوہبی کو تک رہا تھا۔۔۔ لیکن نشی کی آنکھیں اپنی جان سے عزیز

بہن کی بات سن کر ضرور بھرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پتھر کا دل موم ہو گا اور وہ ہیرے کی قدر بھی کرے گا۔ زباریہ میری دعا ہے تمہارے

ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور نشی نے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔۔

چلیں نشی۔۔۔۔۔

اوہاں۔۔۔

اگر ہوگی شاپنگ تو۔۔۔

جی ہوگی۔۔۔۔۔

چلیں بھائی ہوں چلو۔۔۔

جو نا جانے کون سی سوچ میں ڈوب گیا تھا زباریہ کی بات پر۔۔۔

کیا کھاو گی دونوں وہ گاڑی میں اکر بیٹھ تھیں کہ سالار نے پوچھا تھا۔

کہ شاید زباریہ کا موڈ کچھ بہتر ہو جائے۔۔۔

جو پتہ نہی اتنا موڈ پھلائے کیوں بیٹھی ہے۔۔۔

بولو زوبی۔۔۔ کیا کھاو گی۔

مجھے بھوک نہیں ہے گھر جانا ہے مجھے۔۔ اور سالار نے اک نظر مڑ کر زباریہ کی جانب
دیکھا تھا۔۔۔

لیکن مجھے بھوک لگی ہے۔۔ سالار نے غصے سے کہا تھا۔۔

تو آپ کھالیں۔۔۔ میں نے روکا ہے۔۔۔

زوبی تک کر بولی تھی۔۔۔

اف پلیز کوئی بحث نہیں کرے مجھے بھی بھوک لگی ہے زوبی تو تم نہیں چاہتی ہو گی کہ

تمہاری بہن بے ہوش ہو جائے۔

اوہ نشی پلیز۔۔

تو پھر ٹھیک ہے ہم پیزا کھائیں گی بھائی۔۔

اوکے۔۔۔۔

اور ہر بار بار اس کھڑوس کی بات مانی جائے کیا۔۔

زوبی نے نشی کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔

بس یار اب اگر ان کے ساتھ آئیں ہیں تو ماننی ہی پڑے گی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afzool | Urdu | Poetry | Gists | Essays |

ہوں۔۔ زوبی نے اک نظر سالار کو گھورا تھا۔۔۔

تم دونوں بیٹھو میں اک کال کر کے اتا ہوں۔۔ اور وہ دونوں ارڈر کاویٹ کرنے لگ گئی

تھیں۔۔۔۔

یار زوبی موڈ تو ٹھیک کرونا اب بھائی کی وجہ سے مجھے کیوں انکھیں دکھا رہی ہو۔ جیسے

ابھی کھا جاؤ گی۔

میں کوئی چڑیل ہوں نشی جو تمہیں کھاؤ گی۔۔

ہا ہا چڑیل کا تو نہی پتا مگر بھوتنی ضرور بنی ہوئی ہو۔۔۔۔۔

اف نشی کی بچی گلہ دبا دوں گی میں۔۔۔۔

ہا ہا بیٹس لائک انا مائے زو بی۔۔۔۔

ارے نشی وہ بے بی تو دیکھو چھوٹو سا کتنا کیوٹ ہے۔۔

اور زو بی نے ساتھ والے ٹیبل پر بیٹھے اک کپل کی طرف دیکھا تھا۔ جہاں عورت کے

ہاتھ میں اک چھوٹا سا بے بی پکڑا ہوا تھا۔۔

اور نشی اچھے سے جنتی تھی کہ اب زو بی بچے کو گود میں اٹھائے بنا چین نہیں لے گی۔

تم۔ رکو میں ابھی اس بے بی کے ساتھ سیلفی لے کر آئی۔

ارے زو بی پر بھائی۔۔

لیکن نشی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔

کیونکہ زو بی اب بے بی کو گود میں اٹھائے سیلفی بنانے میں مصروف تھی۔۔۔۔

ارے نشی دیکھو کتنا کیوٹ بے بی ہے۔۔۔۔۔

وہ اس خیال سے پیچھے پلٹی تھی کہ شاید نشی اس کے پیچھے ای ہی ہے مگر سالار کو اپنے پیچھے
کھڑے دیکھے اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔۔۔

ماشاء اللہ بہت کیوٹ بے بی۔۔

گولو مولو تمہارے جیسا۔۔

اور سالار نے وہ بے بی زباریہ کے ہاتھ سے لیا تھا۔۔

اور بچے کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے اسے اس کی فیملی کے حوالے کر کے زوبی کے پاس
ایا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اگر جی بھر کے کھیل لیا ہو تو کچھ کھا لیا جائے۔۔۔۔۔

کیونکہ سالار کو اندازہ تھا کہ بچوں سے بہت حد تک لگاؤ ہے زوبی کو۔۔۔

اور زوبی بنا کچھ کہے ٹیبل تک ای ہی تھی۔۔

وہ تینوں گھر میں داخل ہوئے تھے۔۔

اگئے تم لوگ۔۔۔

کم زوبی اور عالیان نے زوبی کا ہاتھ پکڑے اسے گھمایا تھا۔

لواریش اگی میری پار ٹنر۔۔۔

اوہ امی مین ڈانس پار ٹنر۔ عالیان نے خوش ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

لیکن سالار کو عالیان کی ایسی حرکت پر غصہ آیا تھا۔

نن نہیں مجھے ڈامس نہی اتا زوبی نے بولنے کی ناکام کوشش کی تھی۔۔۔

یہ سب دیکھنا سالار کیلئے ناقابل برداشت ہو رہا تھا۔۔۔

تو وہ کمرے کی جانب بڑھا تھا۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books

مما عالیان بھیو اور زوبی دونوں ساتھ میں کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔

انا بیوٹی فل کپل جیسے اک دوسرے کے لیے بنے ہوں دونوں۔۔۔

عائشہ نے نائمہ بیگم سے کہا تھا۔۔۔

ہاں بیٹا مجھے بھی زوبی بہت پیاری لگی ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ سلمان بھائی مجھے

فراموش نہیں کریں گے۔ کہ زوبی ہمیشہ کیلئے مجھے دے دیں۔۔۔

سالار کے کانوں تک پھوپھو اور عائشہ کے الفاظ پہنچے تھے تو اک نظر مڑ کر اس نے زوبی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو عالیان کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی۔۔۔۔

سالار نے کمرے کا رخ کیا تھا۔۔۔

ہر کسی کہ ساتھ کھی کھی کرنا شروع کر دیتی ہے یہ لڑکی۔

سالار نے اپنا کوٹ بیڈ پر پٹکھا تھا۔



NEW ERA MAGAZINE.COM
زباریہ۔۔۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی۔۔۔۔

وہ عالیان کے ساتھ گھر واپس آئی تھی۔۔

اپکو پتا ہے۔۔۔ زوبی

کیا۔۔۔۔ زباریہ نے اشتیاق سے عالیان کی جانب دیکھا تھا۔۔

یہی کہ اپ ہنستے مسکراتے ہوئے بہت پیاری لگتی ہو بلکل ڈول جیسے۔۔

مجھے کچھ کہنا ہے افسے۔۔

جی کہیں۔۔۔

برائو نہیں مانیں گی۔۔

اگر برامنے والی بات ہو تو ضرور مانوں گی۔۔

تو بھی میں کہوں گا۔۔

ایسا کیا کہنا چاہتے ہیں عالیان کہ اپ اجازت مانگ رہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Beech|Drama|Poetry
شادی کرنا چاہتا ہوں آپ سے۔۔

کیا بنیں گی آپ میری دلہن۔۔۔

واٹ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔

زوبی عالیان کے اس اچانک انکشاف پر بوکھلا کر رہ گئی تھی۔۔۔

ریلیکس زوبی۔۔

میرے دل میں جو تھا میں نے وہ کہہ دیا۔

اب فیصلہ اپ کرو گی۔۔ جو اپ کے دل کو اچھا لگے گا۔۔۔۔۔

میں تو بس آپکے جواب کا منتظر رہوں گا۔۔

اور وہ زو بی کو گہری سوچ میں مبتلا کیے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔

دل میں تو بس اک شخص بسا ہے۔۔۔۔۔ اور شاید وہ لاکھ کوشش کے باوجود بھی نہیں

نکل پائے گا۔۔

زو بی نے اک نگاہ آسمان پر ڈالی تھی۔



یار یہ لائننگ ٹھیک سے لگاؤ۔ اور سالار کافی دیر سے گھر کی سجاوٹ میں لگا ہوا تھا۔

کہ بار بار اسے سلمان صاحب کے ٹیرس پر کوئی سایہ ساد کھائی دے رہا تھا۔۔۔۔

اریش یہ سب لوگ تو شاپنگ پر گئے ہیں تو چاچو کی طرف کوئی ہے کیا۔۔

جی بھائی زبار یہ ہے شاید وہ نہیں گی آج۔۔

اچھا تم یہ کام دیکھو میں اتنا ہوں۔۔

جی بھائی۔۔۔

اور سالار گھر کی جانب بڑھا تھا۔ ویسے تو اس لڑکی پر شاپنگ کا بھوت سوار رہتا ہے لیکن
اج محترمہ اکیلی گھر میں ٹہل رہی ہے۔۔۔

ضرور کوئی نئی خرافات چل رہی ہونی اس کے ذہن میں۔۔۔ ضرور کچھ الٹا سیدھا
کارنامہ کرے گی۔۔۔

اور سالار سیڑھیاں چڑھتا ہوا زباریہ کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جہاں زباریہ رنگوں کو بکھیرے پینٹنگ بنانے میں مصروف تھی۔۔

شاپنگ کرنے نہیں گی تم۔۔۔

اور وہ سالار کی اواز پر چونکی تھی۔

یہ کیا حال بنایا ہوا ہے۔ چارٹ پر پینٹنگ کرنے کی بجائے خود کو ہی رنگین کارٹون بنایا

ہوا ہے۔۔۔

اور زوبی سالار کی بات سن کر اور تپ گی تھی۔۔۔۔

اور ہاتھ میں پکڑے برش سے غصہ میں اڑھی تر چھی لکیریں کھینچ رہی تھی۔۔۔

واو کتنی پیاری مینٹیک بنائی ہے۔

بلکل کسی پر فیشنلسٹ پیٹرن کی طرح۔۔۔

اپ مجھ پر طنز کر رہے ہیں۔۔۔

نی نی ایسی گستاخی کر سکتا ہوں میں بھلا اور وہ بھی شہزادی زباریہ کی شان میں۔۔۔

اور سالار خود ہی اپنی بات پر مسکرایا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books

زباریہ نے گھورا تھا سالار کو۔۔۔

ویسے یہ ناک کیوں پھلار ہی ہو۔۔۔ اور سالار نے کالا رنگ اٹھا کر زباریہ کی ناک پر لگایا

تھا۔

اور اپنا موبائل نکالے اک تصویر لی تھی اسکی۔۔۔

سالار۔۔۔

زوبی چلائی تھی۔۔۔۔

رکیں۔۔۔ میری تصویر ڈلیٹ کریں۔

نہیں کروں گا۔۔ اور وہ ہنستا ہوا کمرے سے نکلا تھا۔۔

ای ہیٹ یو سالار اور زوبی نے سارے رنگوں کو ہاتھ سے بکھیرا تھا۔۔۔

ارے زوبی یہاں کیا کر رہی ہو۔۔

اور زوبی جس نے صبح سے خود کو کمرے میں بند کیا ہوا تھا۔۔۔

نشی کی اواز پر پلٹی تھی۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books

یہ کیا حال بنایا ہوا ہے خود کا۔۔۔۔۔

زوبی ادھر دیکھو کیا ہوا ہے۔۔۔

نشی نے زباریہ کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔ جہاں گہری اداسی چھائی ہوئی

تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں مجھے کیا ہونا۔۔۔۔۔

اور انسو کو روکتے روکتے بھی وہ گالوں پر سے بہہ ہی گئے تھے۔

زوبی ہائے میری جان یہ انسو۔۔۔۔

نشی کا دل۔ مٹھی میں آیا تھا۔۔

نہیں تو اور زوبی نے آنکھوں میں اے انسو پونچھے تھے۔۔۔۔

مجھ سے بھی پردہ زوبی۔۔

اور وہ نشی کے گلے سے لگی تھی۔۔

ریجیکٹڈ گرل کا ٹائٹل ماتھے پہ سجاھے میرے۔۔۔۔ نشی۔

واٹ یہ کیا بول رہی ہو تم کس نے ریجیکٹ کیاھے یار۔ ادھر دیکھو بتاؤ مجھے۔۔۔۔

بولو بھی زوبی۔۔۔۔۔

سالار خان کو ہر چیز پر فیکٹ پسنداتیھے ناشی تو مجھ جیسی لڑکی کہاں پسندانی تھی۔ جو

بلکل بھی پر فیکٹ نہیں۔ ان کے معیار کے مطابق نہیں۔۔۔۔۔

شٹ اپ زوبی۔۔۔۔

تم جیسی پڑھی لکھی لڑکی کے منہ سے یہ الفاظ نکل رہے ہیں۔

ہوش میں او۔۔۔۔

ہوش میں ہی تو نہیں ہوں نشی۔۔۔

انہیں میں نہیں پسند تو صاف انکار کرتے۔۔۔۔

مجھ پر تنقید کیوں کی۔

ہاں ہوں میں ایسی۔۔۔۔

اور مجھے کسی کیلئے بھی خود کو نہیں بدلنا۔۔۔۔۔

اور میں چاہتی بھی نہیں ہوں کے میری بہن خود کو بدلے۔۔۔۔۔

ہم سب کے حساب کے مطابق نہیں چل سکتے زوہبی۔۔۔۔

اور کسی کے لیے خود کو بدل لینا اور اپنے آپ کو ختم کر دینا

سب سے بڑی بیوقوفی میں شمار ہوتا ہے۔۔۔

اور رہی بات بھائی کی تو بہت جلد انہیں احساس ہو گا کہ کس انمول ہیرے کو انہوں نے

ٹھکرایا ہے۔۔۔۔۔

اور ادھر دیکھو اب رونا نہیں ہے۔

یہ انسومیری رخصتی کیلئے بچا کر رکھو۔ تب کام آئیں گے۔۔

چلو اٹھو شاہباش جلدی سے تیار ہو ہمیں مارکیٹ جانا ہے۔

نہی یار دل نہیں ہے۔۔۔

ٹھیک ہے۔۔ تمہاری بہن کی شادی ہے۔ بنا جیولری کے دلہن بنے گی لوگ باتیں

کریں گے سنتی رہنا۔

میرا کیا ہے۔۔ کہوں گی میری بہن کا دل نہیں تھا تو جیولری نہیں خرید

پائی۔۔۔۔۔ کوئی نہیں خیر ہے۔۔

اوہ ہونشی ایمو شنل مت کرو یا را۔

نہی بس میری کسے پڑی ہے۔ وہ نروٹھے انداز میں بولی تھی۔۔۔

اف یار میں بس ہو رہی ریڈی فائونٹ میں۔

سچی۔۔۔ نشی مسکرائی تھی۔۔۔

ہاں جی سچی۔۔۔۔ زوبی مسکرائی تھی۔

لویو۔۔۔۔۔ زوبی۔۔۔۔

لویو ٹو نشی۔۔۔۔۔

اور وہ نشی کے گلے لگی تھی۔۔۔

لیکن کار میں سالار کو ڈرائیونگ سیٹ سنبھالے دیکھ اس نے غصے اور بے بسی سے چہرہ
موڑا تھا۔

یہی ملا تھا تمہیں ساتھ لے جانے کیلئے۔۔۔۔۔

میں نہیں جا رہی اسکے ساتھ۔

ارے ارے زوبی جیولر کے پاس جانا تھا تو ممانے کہا کہ سالار بھائی کے ساتھ

جاو۔۔۔۔۔ ایش کے ساتھ نہیں جانا۔۔۔۔

اف میں نہیں جا رہی۔۔۔

سالار نے ہارن پر جو ہاتھ ٹکایا تھا وہ اٹھانے کا نام نالیا تھا۔

دیکھو اب جلدی بیٹھو۔ ورنہ بھائی نے خواہ مخواہ غصہ کرنا ہے۔۔۔۔ اور وہ زوبی کا ہاتھ
تھامے گاڑی تک ای تھی۔۔۔۔ پلیز میری جان میرے لیئے بیٹھ جاؤ اب کار میں۔۔۔
اور مجبوراً سے کار میں بیٹھنا پڑا تھا۔۔۔

اور سالار نے اک نظر بیک مرر پر سے زباریہ کی جانب دیکھا تھا۔ جس کا دھیان باہر کی
جانب تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے ہاتھ نہیں اٹھانا چاہیے تھا۔ سالار نے خود سے ملامت کی تھی۔۔۔۔

بھائی چلیں۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
ہوں۔۔۔

اور سالار نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔

پورا راستہ وہ زباریہ کو بیک مرر سے دیکھتا رہا تھا۔۔۔

جس نے چپی سادھی ہوئی تھی۔۔۔

وہ کبھی اک پل بھی خاموشی سے نہیں بیٹھتی تھی۔

اج اسکی چپی سالار کو بہت کھٹک رہی تھی۔۔۔

پورا راستہ وہ خاموش بیٹھی رہی تھی۔

کہ اک ہلکی سی نگاہ بھی سالار پر ڈالنا گوارہ ناکی تھی اسنے۔

بھائی مجھے یہی کنگن چاہیے بس۔۔۔ نشی رو دینے کو تھی۔۔

جی میڈم یہ کنگن کسی نے آرڈر پر بنوائے ہیں اپ کو دو دن تک مل جائیں گے فکر نہی

کیجیے۔۔۔

جی ٹھیک ہے سیٹھ صاحب اپ ان کے ہاتھ کا سائز لے لیں اور ایسے ہی کنگن مجھے

پر سوں تک چاہیے جی سالار صاحب پر سوں تک اپ کو یہ کنگن مل جائیں گے۔

بس اب خوش۔۔۔

کچھ اور بھی پسند ہے تو لے لو۔۔۔۔

جی بھائی۔۔۔

اور اس نے پاس بیٹھی زباریہ کی جانب دیکھا تھا جو نا جانے کن سوچوں میں کھوی بیٹھی

تھی۔۔۔

اور زباریہ کو بھی اگر کچھ پسند آیا ہے تو وہ بھی لے لے۔

اور زباریہ سالار کی بات پر مسکرائی تھی۔۔۔

نشی ان سے کہہ دو۔۔

جو قیمتی ہیرا پسند آیا تھا وہ بھی بے رنگ پتھر نکلا۔۔۔۔

تو مجھے ان کھوکھلے نایاب ہیروں سے کوئی سروکار نہیں۔۔۔

اور وہ بمشکل سالار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بول پائی تھی۔

کہ سالار حیرانگی سے زوبی کو تک رہا تھا۔۔۔ لیکن نشی کی آنکھیں اپنی جان سے عزیز

بہن کی بات سن کر ضرور بھرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پتھر کا دل موم ہو گا اور وہ ہیرے کی قدر بھی کرے گا۔ زباریہ میری دعا ہے تمہارے

ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور نشی نے آنکھیں میچ لی تھیں۔۔

چلیں نشی۔۔۔۔

اوہاں۔۔۔

اگر ہوگی سٹانگ تو۔۔

جی ہوگی۔۔۔

چلیں بھائی ہوں چلو۔۔

جو نا جانے کون سی سوچ میں ڈوب گیا تھا زبانیہ کی بات پر۔۔۔

کیا کھاوگی دونوں وہ گاڑی میں اکر بیٹھ تھیں کہ سالار نے پوچھا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Article
کہ شاید زبانیہ کا موڈ کچھ بہتر ہو جائے۔۔۔

جو پتہ نہی اتنا موڈ پھلائے کیوں بیٹھی ہے۔۔۔

بولو زبانیہ۔۔۔ کیا کھاوگی۔

مجھے بھوک نہیں ہے گھر جانا ہے مجھے۔۔ اور سالار نے اک نظر مڑ کر زبانیہ کی جانب

دیکھا تھا۔۔

لیکن مجھے بھوک لگی ہے۔۔ سالار نے غصے سے کہا تھا۔۔

تو آپ کھالیں۔۔۔۔ میں نے روکا ہے۔۔۔۔

زوبی تک کر بولی تھی۔۔۔

اف پلیز کوئی بحث نہیں کرے مجھے بھی بھوک لگی ہے زوبی تو تم نہیں چاہتی ہو گی کہ

تمہاری بہن بے ہوش ہو جائے۔

اوہ نشی پلیز۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے ہم پیزا کھائیں گی بھائی۔۔۔



اور ہر بار بار اس کھڑوس کی بات مانی جائے کیا۔۔۔

زوبی نے نشی کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

بس یار اب اگر ان کے ساتھ آئیں ہیں تو ماننی ہی پڑے گی۔۔۔

ہوں۔۔ زوبی نے اک نظر سالار کو گھورا تھا۔۔۔

تم دونوں بیٹھو میں اک کال کر کے اتا ہوں۔۔۔ اور وہ دونوں ارڈر کاویٹ کرنے لگ گئی

تھیں۔۔۔۔

یار زوبی موڈ تو ٹھیک کرونا اب بھائی کی وجہ سے مجھے کیوں انکھیں دکھا رہی ہو۔ جیسے
ابھی کھا جاؤ گی۔

میں کوئی چڑیل ہوں نشی جو تمہیں کھاؤ گی۔۔

ہا ہا چڑیل کا تو نہی پتا مگر بھوتی ضرور بنی ہوئی ہو۔۔۔۔۔

اف نشی کی بچی گلہ دباؤں گی میں۔۔۔۔

ہا ہا بیٹس لائک انا مائے زوبی۔۔۔۔

ارے نشی وہ بے بی تو دیکھو چھوٹو سا کتنا کیوٹ ہے۔۔

اور زوبی نے ساتھ والے ٹیبل پر بیٹھے اک کیل کی طرف دیکھا تھا۔ جہاں عورت کے
ہاتھ میں اک چھوٹا سا بے بی پکڑا ہوا تھا۔۔

اور نشی اچھے سے جنتی تھی کہ اب زوبی بچے کو گود میں اٹھائے بنا چین نہیں لے گی۔

تم۔ رکو میں ابھی اس بے بی کے ساتھ سیلفی لے کرائی۔

ارے زوہبی پر بھائی۔۔

لیکن نشی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔

کیونکہ زوہبی اب بے بی کو گود میں اٹھائے سیلفی بنانے میں مصروف تھی۔۔۔۔

ارے نشی دیکھو کتنا کیوٹ بے بی ہے۔۔۔۔

وہ اس خیال سے پیچھے پلٹی تھی کہ شاید نشی اس کے پیچھے ائی ہے مگر سالار کو اپنے پیچھے

کھڑے دیکھے اس کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔۔

ماشاء اللہ بہت کیوٹ بے بی۔۔۔

گولو مولو تمہارے جیسا۔۔

اور سالار نے وہ بے بی زباریہ کے ہاتھ سے لیا تھا۔۔

اور بچے کے گال پر بوسہ دیتے ہوئے اسے اس کی فیملی کے حوالے کر کے زوہبی کے پاس

ایا تھا۔۔

اگر جی بھر کے کھیل لیا ہو تو کچھ کھا لیا جائے۔۔۔۔

کیونکہ سالار کو اندازہ تھا کہ بچوں سے بہت حد تک لگاؤ ہے زوبی کو۔۔۔

اور زوبی بنا کچھ کہے ٹیبل تک ای تھی۔۔

وہ تینوں گھر میں داخل ہوئے تھے۔۔۔

اگئے تم لوگ۔۔۔

کم زوبی اور عالیان نے زوبی کا ہاتھ پکڑے اسے گھمایا تھا۔

لواریش اگی میری پار ٹنر۔۔۔

اوہ ای مین ڈانس پار ٹنر۔ عالیان نے خوش ہوتے ہوئے کہا تھا۔۔

لیکن سالار کو عالیان کی ایسی حرکت پر غصہ آیا تھا۔

نن نہیں مجھے ڈامس نہی اتا زوبی نے بولنے کی ناکام کوشش کی تھی۔۔

یہ سب دیکھنا سالار کیلئے ناقابل برداشت ہو رہا تھا۔۔۔

تو وہ کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

مما عالیان بھیو اور زوبی دونوں ساتھ میں کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔

انا بیوٹی فل کپل جیسے اک دوسرے کے لیے بنے ہوں دونوں۔۔

عائشہ نے نائمہ بیگم سے کہا تھا۔۔

ہاں بیٹا مجھے بھی زوہی بہت پیاری لگی ہے۔ اور مجھے امید ہے کہ سلمان بھائی مجھے

فراموش نہیں کریں گے۔ کہ زوہی ہمیشہ کیلئے مجھے دے دیں۔۔

سالار کے کانوں تک پھوپھو اور عائشہ کے الفاظ پہنچے تھے تو اک نظر مڑ کر اس نے زوہی

کی جانب دیکھا تھا۔۔

جو عالیان کے ساتھ باتوں میں مصروف تھی۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سالار نے کمرے کا رخ کیا تھا۔۔۔

ہر کسی کہ ساتھ کھی کھی کرنا شروع کر دیتی ہے یہ لڑکی۔

سالار نے اپنا کوٹ بیڈ پر پٹکھا تھا۔

زباریہ۔۔۔۔

جی۔۔۔۔

وہ عالیان کے ساتھ گھر واپس آئی تھی۔۔

اپکو پتا ہے۔۔۔ زوبی

کیا۔۔۔۔۔ زباریہ نے اشتیاق سے عالیان کی جانب دیکھا تھا۔۔

یہی کہ اپ ہنستے مسکراتے ہوئے بہت پیاری لگتی ہو بلکل ڈول جیسے۔۔

مجھے کچھ کہنا ہے افسے۔۔

جی کہیں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Gossips
بر اتو نہیں مانیں گی۔۔

اگر بر امانے والی بات ہو تو ضرور مانوں گی۔۔

تو بھی میں کہوں گا۔۔

ایسا کیا کہنا چاہتے ہیں عالیان کہ اپ اجازت مانگ رہے۔۔

شادی کرنا چاہتا ہوں اپ سے۔

کیا بنیں گی اپ میری دلہن۔۔۔

واٹ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔

زوبی عالیان کے اس اچانک انکشاف پر بوکھلا کر رہ گئی تھی۔۔۔

ریلیکس زوبی۔۔

میرے دل میں جو تھا میں نے وہ کہہ دیا۔

اب فیصلہ آپ کرو گی۔۔ جو آپ کے دل کو اچھا لگے گا۔۔۔۔۔

میں تو بس آپ کے جواب کا منتظر رہوں گا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM

اور وہ زوبی کو گہری سوچ میں مبتلا کیے وہاں سے چلا گیا تھا۔۔۔

دل میں تو بس اک شخص بسا ہے۔۔۔۔۔ اور شاید وہ لاکھ کوشش کے باوجود بھی نہیں

نکل پائے گا۔۔۔

زوبی نے اک نگاہ آسمان پر ڈالی تھی۔

یار یہ لائننگ ٹھیک سے لگاؤ۔ اور سالار کافی دیر سے گھر کی سجاوٹ میں لگا ہوا تھا۔
 کہ بار بار اسے سلمان صاحب کے ٹیرس پر کوئی سایہ ساد کھائی دے رہا تھا۔۔۔۔
 ایش یہ سب لوگ تو شاپنگ پر گئے ہیں تو چاچو کی طرف کوئی ہے کیا۔۔۔
 جی بھائی زبار یہ ہے شاید وہ نہیں گی آج۔۔

اچھا تم یہ کام دیکھو میں اتنا ہوں۔۔

جی بھائی۔۔۔۔

اور سالار گھر کی جانب بڑھا تھا۔ ویسے تو اس لڑکی پر شاپنگ کا بھوت سوار رہتا ہے لیکن
 آج محترمہ اکیلی گھر میں ٹہل رہی ہے۔۔۔

ضرور کوئی نئی خرافات چل رہی ہونی اس کے ذہن میں۔۔۔ ضرور کچھ الٹا سیدھا
 کارنامہ کرے گی۔۔۔

اور سالار سیڑھیاں چڑھتا ہوا زبار یہ کے کمرے کی جانب بڑھا تھا۔

جہاں زبار یہ رنگوں کو بکھیرے پینٹنگ بنانے میں مصروف تھی۔۔

شاہنگ کرنے نہیں گی تم۔۔۔

اور وہ سالار کی اواز پر چونکی تھی۔

یہ کیا حال بنایا ہوا ہے۔ چارٹ پر پینٹنگ کرنے کی بجائے خود کو ہی رنگین کارٹون بنایا

ہوا ہے۔۔۔

اور زوبی سالار کی بات سن کر اور تپ گی تھی۔۔۔۔

اور ہاتھ میں پکڑے برش سے غصہ میں اڑھی ترچھی لکیریں کھینچ رہی تھی۔۔۔

واو کتنی پیاری پینٹنگ بنائی ہے۔

بلکل کسی پر فیشنلسٹ پینٹر کی طرح۔۔۔

اپ مجھ پر طنز کر رہے ہیں۔۔

نی نی ایسی گستاخی کر سکتا ہوں میں بھلا اور وہ بھی شہزادی زباریہ کی شان میں۔۔

اور سالار خود ہی اپنی بات پر مسکرایا تھا۔۔

زباریہ نے گھورا تھا سالار کو۔۔

ویسے یہ ناک کیوں پھلا رہی ہو۔۔ اور سالار نے کالا رنگ اٹھا کر زبانیہ کی ناک پر لگایا تھا۔

اور اپنا موبائل نکالے اک تصویر لی تھی اسکی۔۔

سالار۔۔

زوبی چلائی تھی۔۔۔

رکیں۔۔۔ میری تصویر ڈلیٹ کریں۔

نہیں کروں گا۔۔۔ اور وہ ہنستا ہوا کمرے سے نکلا تھا۔۔۔

ای ہیٹ یو سالار اور زوبی نے سارے رنگوں کو ہاتھ سے بکھیرا تھا۔۔۔

فائل ٹچ کے بعد زبانیہ نے خود کو اینے میں دیکھا تھا۔۔

گولڈن لہنگے اور میروں کام دار کرتی میں اپنے لمبے بالوں کی چٹیا بنائے وہ کسی اسپر سے

کم نالگ رہی تھی۔۔۔۔

کس چیز کی کمی تھی مجھ میں سالار۔۔۔۔۔

اس نے خود کو جا بختی نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔۔

اور آنکھوں میں اے انسوؤں کو بے دردی سے پونچھا تھا۔۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہو زوبی۔

اور زوبی نے شیشے میں سالار کو مسکراتا ہوا دیکھا تھا۔۔ جو ہاتھوں سے اشارہ کر رہا تھا۔

کہ زوبی اک پل کو مڑی تھی۔

پر وہاں کوئی نا تھا۔۔۔۔ سالار۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | In Urdu | English



دل کو سمجھا لو زباریہ خان کے وہ تمہارا تھا ہی نہیں تمہارے سامنے تمہاری پوری زندگی

پڑی ہے اگے بڑھو۔۔۔۔ کسی کے کیلئے بھی خود کو بدلنا نہیں ہے۔ اگے بڑھنا

ہے۔۔۔۔ بس۔۔۔۔

کمزور نہیں پرنا بلکل بھی نہیں۔

بہت ہمت کرنی ہے کیونکہ زباریہ کمزور نہیں ہے بہت مضبوط ہے۔ وہ خود کو دلا سے

دیتی کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔۔

اور وہ جیسے ہی مہندی کے فنکشن کو اٹینڈ کرنے کیلئے لان میں پہنچی تھی۔۔

تو اک دم سے اس کے اوپر گلاب کی پنکھڑیوں کی بارش ہوئی تھی۔

کہ وہ ہلکی بکی سے دونوں ہاتھوں کو پھیلانے لگی تھی۔۔۔

کہ سالارا کو نظر کو ٹھہرا تھا۔۔۔

بھائی یہ اپنی زوبی ہی ہے نا۔۔۔

اریش بھی چلتا ہوا سالارا کے پاس آیا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | ...
بھائی۔۔۔ ایش نے سالارا کو جھنجھوڑا تھا۔

ہاں کیا ہے۔۔۔۔

بھائی اریو او کے۔۔۔ کہاں کھو گئے۔۔

اپنی زبانی ہی ہے حوصلہ رکھیے۔۔۔

زیادہ مت بولا کرو۔۔۔

اور سالارا ایش کو لہانکھیں نکالتے زوبی کی طرف بڑھا تھا۔

لیکن عالیان جو زوبی کے پاس اتے دیکھ اس کے قدم رکے تھے۔۔۔

ہاں جی تو کیسا لگا میرا سر پر انزو ویکم فارما می بیوٹی فل ڈول۔۔۔

زوبی نے اک نگاہ سالار کی طرف دیکھا تھا۔ جو سفید قمیض شلوار پہنے بہت خوبصورت

لگ رہا تھا۔۔۔ کہ دل سے میں زوبی ماشاء اللہ کیسے بنا نارہ پائی تھی۔۔۔

کہاں کھو گی۔۔۔

اوہ تھینکس سالار۔۔۔

سالار۔۔۔ عالیان نے پیچھے مڑ کر دیکھا تھا جہاں سالار کھڑا تھا۔۔۔

ویل اگر وکیل صاحبہ ہوش میں انہیں تو میں عالیان ہوں۔۔۔

اور یہ محترم سالار ہیں۔۔۔

کافی ڈفرنس ہے دونوں میں کے ہم شکل بھی نہیں لگتے۔۔۔

اوہ زوبی جیسے اک دم ہوش میں ایی ہو۔۔۔

ویل عالیان یو اے سوڈیشننگ پریسنیلٹی۔۔۔

اینڈ ٹوڈے یولک چار منگ ان وائٹ شلووار قمیض۔۔۔

زوبی سالار کلو انور کرتے ہوئی بولی تھی۔۔

اور نیلی تھیکس۔۔

اور سالار کو زوبی کی بات سن کر تپ چڑھ گی تھی۔

ویل دس فلاور فار یو۔۔۔

واوائٹس پنک فلاور ای لووان اٹ۔۔۔۔

تھینکس عالیان اپکو کیسے پتا کہ پنک از مائی فیورٹ۔۔۔

بس دیکھ لو لگ ہی گیا پتہ۔۔

یو سچ ایز امیزنگ پرسن۔۔

اور وہ فلاور لیتی آگے بڑھی تھی۔۔۔

اور بمشکل سالار کو انور کر پائی تھی۔۔۔۔

بہت کیوٹ ہے زوبی جسے بھی ملے گی وہ دنیا کا خوش قسمت انسان ہو گا کیوں سالار

ہوں شاید۔۔۔۔۔

اور دعا کرو دوست کہ زو بی میری ہو جائے۔۔۔۔۔

چلو شہناش اب امین تو کہہ دو سالار۔۔

لیکن سالار کا مائنڈ ماؤف ہو رہا تھا کہ الفاظ اس کی زبان سے نکلنا پارہے تھے۔

یار میں ابھی ایا اک ار جنٹ کال کرنی ہے کلائنٹ کو اور وہ بمشکل راہ فرار تلاش کر پایا

تھا۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لیکن عالیان زو بی کی تلاش میں آگے بڑھا تھا۔۔۔۔۔

کناسو ہناتینوں رب نے بنایا۔۔۔

جی کرے ویکھ دارواں۔۔۔۔

اوہ او۔۔۔۔۔

اور اریش عائشہ کے آگے پیچھے گانا گنگنا تا پھر رہا تھا۔۔۔

بس کر دو کیوں اس بیچاری کے کان کے پردے پھاڑنے لیے ہیں تم نے۔۔

زوبی جب میں عائشہ کو امپریس کرنے کی کوشش کرتا ہوں تم کوئی نا کوئی کام بگاڑ ہی دیتی

ہو۔۔

صدقے جاؤں۔۔۔

ہاں جاو جاو۔۔۔ اریش نے کہا تھا۔

دفع میں کیوں جاو۔۔

پھر ہٹو مجھے میری دل ربا کو امپریس کرنے دو۔۔۔

امپریس کرنے کے چکر میں بیچاری کو کہیں ڈپریس نا کر دینا۔۔

فٹے منہ موٹی ہٹو یہاں سے۔۔۔۔

تم میری دشمن ہی بنی رہنا۔۔۔۔

اور زوبی اریش کی بات پر کھلکھلا کر ہنس دی تھی۔۔

لیکن دوسری طرف کسی کے دل نے اک بیٹ مس کی تھی۔



NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کہ زوبی لو ہنستاد یکھ سالار بھی مسکرایا تھا۔۔
 لیکن دوسرے ہی پل وہ خود ہی حیران ہوا تھا کہ ہوا کیا سے۔۔۔
 کل تک جو اسے اک انکھ بھی نابھائی تھی اج اتنی دلکش کیسے لگ رہی تھی۔۔
 وہ سر جھٹکتا اندر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

ارے زوبی بند کرو یہ فون بعد میں لیتی رہنا یہ سیلفی۔۔

جاو پکن میں صابرہ ہوگی اک کام کہا تھا ابھی تک باہر نہیں آئی جاو بلا کر لاو اسے۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Ghazals|Jokes|Puzzles|Cartoons|Comics|Etc.
 اتنے کام ہیں۔۔ مجھے

اوہ ہو مہمار یلیکس۔

جاو پہلے اسے بلاو۔

ماشاء اللہ میری بٹی کتنی پیاری لگ رہی ہے تھینکس خالہ امی زوبی شاہدہ بیگم کے گلے لگی
 تھی۔۔۔

تم گی نہیں ابھی۔۔۔

ججی جی ماما جا رہی ہوں۔۔۔

میں ابھی ای خالہ امی صابرہ کو بلا کر۔۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔

کتنی پیاری بچی ہے میری لیکن سالار کی نانے سب برباد کر دیا۔۔۔۔۔ وہ اداس سی ہوئی
تھیں۔۔

ارے بھابھی اپ ادھر ہیں اور لڑکے والے مہندی لے کر آگئے ہیں۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
جلدی چلیے۔۔

ہاں نائتمہ چلو۔۔۔۔

اور زباریہ نے جیسے ہی لاونج میں قدم رکھا تھا۔

سامنے کے منظر کو دیکھے وہ لڑکھڑائی تھی۔۔

سالار نے عائشہ کو دونوں ہاتھوں سے تھاما ہوا تھا۔۔

کہ زباریہ اک پل بھی وہاں نارک پائی تھی اور سیڑھیوں کی طرف بھاگی تھی۔۔

ارے باجی اپ ٹھیک ہیں۔۔ وہ صابرہ سے ٹکرائی تھی۔۔

ہاں ہوں۔۔۔

زوبی نے خود کو سنبھالا تھا۔

تمہیں ممانچے بلار ہی ہیں۔

اور میرا پوتھے تو کہہ دینا میری طبیعت خراب ہے۔

جی باجی۔۔

اور زوبی نشی کے کمرے کی جانب بھاگی تھی۔۔

اور اوندھے منہ بیڈ پر گری تھی۔۔۔

بندھی ہوئی سسکی ٹوٹی تھی۔۔۔

اور اپنی محبت کو کسی اور کے نزدیک دیکھ کر وہ تڑپ اٹھی تھی۔۔۔

عائشہ اپ ٹھیک ہو۔۔ جی سالار امی ایم او کے پراگراپ نہیں پکڑتے تو بہت برے

طریقے سے گرتی میں۔

کیونکہ ڈریس بہت ہیوی ہے۔ تو کیری کرنا تھوڑا مشکل۔

نوائس اوکے۔۔۔

چلیں باہر لگتا ہے گیٹ اگتے ہیں۔

عائشہ نے کہا تھا۔

جی چلیں۔۔۔۔

اف یہ لڑکی پتا نہی کہاں رہ گی ہے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Article | Poetry | Fiction | Drama | Screenplay | Book Review | Interview | Photo | Cartoon | Advertisement

رہا میں فکر مندانہ انداز میں بولیں تھیں۔۔۔

صابرہ جلاو دیکھو یہ زوبی کہاں رہ گی ہے۔۔۔ فننگشن ختم ہونے کو ہے اور یہ نوابزادی کا

کچھ اتا پتا نہیں۔

جی وہ بی بی جی وہ زبار یہ باجی نشی باجی کے کمرے میں ہیں کہہ رہی تھیں کہ ان کی

طبیعت نہیں ٹھیک وہ آرام کریں گی۔

اوہ میرے خدا اب اس لڑکی کو کیا ہو گیا بیٹھے بیٹھائے۔۔۔

جی اپا سہی کہہ رہیں ہیں آپ۔

زوبی۔۔۔۔۔ زوبی۔۔۔۔۔

اٹھو بھی۔۔۔۔۔

نشی نے کمرے کی لائٹس ان کی تھیں۔

اوہ میرے خدایہ کیا حال بنایا ہوا ہے خود کا زوبی۔۔۔

اور وہ مہندی کی تھال میز پر رکھے زوبی کی طرف بڑھی تھی۔ جس نے رو کر خود کی
 حالت بگاڑ لی تھی۔۔۔

زوبی یہ کیا حالت کی ہے خود کی۔

نشی وہ بہت برا ہے نشی۔

کیا کچھ کہا ہے بھائی نے۔۔۔

نن نہیں انج تو کچھ کہنے کی بھی نوبت نہیں۔ ای۔۔۔

زوبی پلیز سنبھالو خود کو۔ اور ہوا کیا ہے ٹھیک سے بتاؤ۔

اور زوبی نے سارا منظر نشی کے آغوش اتارا تھا۔ اور پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی۔ کہ
سالار کے ساتھ وہ کسی کو بھی برداشت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔۔

اچھا چپ اک دم چپ۔۔ رونا نہیں ہے۔۔ ورنہ میں بھی رودوں گی۔ کہ میری بیسٹ
فرینڈ میری جان سے عزیز بہن نے مجھے مہندی بھی لگائی۔
دیکھو دلہن خود اپنی مہندی کی تھال اٹھا کر لائی ہے۔۔

مہندی نہیں لگاؤ گی ان ہاتھوں پہ۔۔ اوت نشی نے دونوں ہاتھ زوبی کی جانب بڑھائے
تھے۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
اور زوبی نے آنسو پونچھتے نشی کے ہاتھوں کو پکڑا تھا۔۔

ضرور لگاؤں گی۔۔ اپنی بہن کے ہاتھوں پر مہندی۔۔۔۔

اور زوبی نے نشی کے ہاتھوں پر مہندی لگائی تھی۔

کتنی پیاری لگائی ہے مہندی۔۔۔۔ زوبی

ٹیلیمنڈیجی۔۔۔۔

اور زوبی نشی کی بات پر مسکرائی تھی۔۔۔۔

یہ مسکراہٹ دیکھنے کو ترس گی تھی میں زباریہ خان۔۔۔۔

اوہ شٹ یار۔۔۔۔

کیا ہوا۔۔۔

نشی کے ایسے رنیکشن پر زباریہ چونکی تھی..

یار میرا ایک کام کر دو گی۔۔۔

کونسا کام۔

یاراج بھی بھائی نے بولا تھا کہ ان کی الماری کے دراز سے وہ کنگن لے لینا اور پہن کے

دیکھ لینا کے سائز ٹھیک بھی ہے کہ نہیں پر میں بھول گی یار۔۔۔۔ میں اتنا بزی تھی

کہ زہن سے ہی نکل گیا۔۔

اور کل مجھے وہ کنگن پہننے ہیں۔۔۔ پلیز یار تم میرا ایک کام کرو گی بھائی کے کمرے سے

وہ کنگن والا باکس اٹھالو گی پلیز۔۔۔

واٹ تم پاگل ہو گی ہو۔۔۔۔

ادھی رات کو میں اس سڑیل کے روم میں جاؤں گی نونیور۔۔

اوہ ہو یار پلیز چلی جا مجھے وہ کنگن چیک کرنے ہیں
 تو صبح کر لینا میں اس وقت اس کے کمرے میں نہیں جانے والی۔۔
 تم میرے لیے اتنا نہیں کر سکتی۔۔

زوبی میں تمہارے لیے جان بھی دے سکتی ہوں۔۔

اور تم میرے لیے بھائی کے روم سے وہ کنگن والا باکس نہیں لاسکتی۔۔

میرے ہاتھوں پر اگر مہندی نا لگی ہوتی تو میں خود چلی جاتی۔۔۔

تمہیں نہیں کہتی۔۔۔

اچھا اب ایمو شنل تو مت کرو۔۔۔

لیکن یار میں اس کے روم میں اس وقت نہیں جاؤں گی۔۔

میں نہیں جا رہی۔۔ پکا نہیں جاؤں گی۔۔

ارے یار بھائی نیچے کاموں میں بڑی ہیں وہ روم میں نہیں ہیں۔

بے فکر رہو۔۔۔۔

بس تمہیں ان کے کمرے میں جانا ہے الماری کھولنی ہے اور دراز سے ریڈ باکس اٹھا کر
لانا ہے دیٹس اٹ سمپل۔۔۔۔

پر وہ سڑیل۔۔۔۔

اف ہو بھائی اس ٹائم کمرے میں نہیں ہوں گئے کیونکہ وہ کل کے ارینجمنٹس میں بزی
ہیں پلیز چلی جاو پلیز۔۔۔۔

اور ناچاہتے ہوئے بھی زوبی کو نشی کے اسرار پر ہامی بھڑنی پڑی تھی۔

او کے لاتی ہوں۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اوہ تھینکس زوبی امی لو یو۔۔۔

اچھا زیادہ فری مت ہو میرے ساتھ۔

جار ہی ہوں۔۔۔

یس۔۔۔۔ نشی مسکرائی تھی۔۔۔۔

زباریہ نے ڈرتے ہوئے سالار کے کمرے کا دروازہ کھولا تھا۔

اور دروازے کو ادھ کھلا چھوڑ کر وہ کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔

کمرے کی لائٹس اف تھی تو اس نے بھی توفیق ناکی تھی کہ وہ لائٹس کو ان
کرتی۔۔۔۔

وہ سیدھی الماری کی جانب بڑھی تھی۔

وہ دراز کھولنے ہی والی تھی کہ اسے اپنے پیچھے سے کچھ روشنی محسوس ہوئی۔ تو وہ اک
دم سے پیچھے کی جانب مڑی تھی۔

اس کی زوردار چیخ نکلی تھی۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپنے سامنے سالار کو ہاتھ کلو تھ پہنے ہوئے دیکھ کر۔۔۔

سالار نے جلدی سے زبانیہ کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

تم یہاں اس وقت میرے کمرے میں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔

مجھے تو یقین ہے کہ اس وقت تم میرے کمرے میں کچھ چوڑی کرنے آئی ہو گی۔۔۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی اس وقت میرے کمرے میں آنے کی۔

اور اس طرح بنا پوچھے چور قدموں سے تم کس غرض سے داخل ہوئی ہو بولو۔۔۔۔۔

اور سالار نے مستقل زوبی کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔

کہ اس کی آنکھوں سے انسوروا ہوئے تھے۔۔۔۔۔

رات کے اس پہر زباریہ کو اپنے سامنے دیکھ وہ غصے میں اپنے سے باہر ہوا تھا اور جو منہ

میں آیا تھا وہ بولے جارہا تھا زباریہ کی سنے وہ اسے بولنے کا موقع بھی نہیں دے رہا تھا

کہ اک دم باہر سے دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ چونکا تھا۔۔۔۔۔

کمرے کی لائٹس ان ہوئی تھیں تو سالار نے اپنا ہاتھ جلدی سے پیچھے کیا تھا جو زوبی کے

منہ پر اس نے اس غرض سے رکھا ہوا تھا کہ وہ پھر سے چلانا دے۔۔۔۔۔

گھر والوں کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ دونوں گھبرائے تھے۔۔

کہ زباریہ کی آنکھوں میں سے زار و قطار انسوروا تھے۔۔

عالیان پھٹی پھٹی نگاہوں سے دونوں کو اس حال میں کھڑا دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

تم لوگ اس وقت یہاں کیا کر رہے ہو راین بیگم بولیں تھیں۔

لیکن سب گھر والے انہیں شک کی نگاہ سے دیکھ رہے تھے۔

اور زوبی کا تورور و کر برا حال تھا۔۔

نشی۔۔۔۔۔ جو کمرے کے باہر کھڑی تھی بابا کی اواز پر اندرائی تھی۔۔ جی بابا۔

زوبی کو اپنے کمرے میں لیکر جاو۔۔۔۔۔

سالار ہمیں تم سے یہ امید نا تھی۔۔۔۔۔ اج تم نے ہمارا مان توڑا ہے۔۔۔۔۔

لیکن بابا میری بات تو سنیں۔۔

کچھ سننے کے قابل نہیں چھوڑا ہمیں اج۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|A...
اور عالیان غصہ میں کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔

سلمان صاحب بھی یہ منظر دیکھ کر اپنا توازن برقرار نار کھ پائے تھے۔۔۔۔۔

چاچو سالارا گے کی جانب بڑھا تھا لیکن شاہدہ بیگم نے اگے آنے سے روک دیا تھا۔

اور ہاشم انہیں سہارا دیتے کمرے سے باہر لے گئے تھے۔

اگر یہی سب کرنا تھا تو میری بات کیوں نہیں مانی سالار میری تربیت میں کیا کمی رہ گئی

تھی۔۔۔۔۔

سالار کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔ جہاں گھر کے سب بڑے افراد سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔

اپنے بلا یا بابا مجھے۔۔۔

ہاں میں نے ہی بلا یا تھا۔

بیٹھو کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہم سب نے مل کر یہ فیصلہ کیا ہے کہ کل تمہارا اور زباریہ کا نکاح ہے۔ اور ہمیں پتہ ہے کہ تم ہمیں مایوس نہیں کرو۔۔۔

سالار اپنے بابا کی بات سن کر چونکا تھا اسے اپنی سماعتوں پر یقین نایا تھا۔۔۔

اور وہ اک دم کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔۔

جیسا اب لوگ سمجھ رہے ہیں ویسا کبھی بھی نہیں ہے۔ اب لوگ میری بات سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ اب کو اک غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔ اب ایسے کیسے اتناں بڑا فیصلہ کر سکتے

ہیں۔

اپ ایک مرتبہ زباریہ سے تو پوچھیے۔۔۔ اپ سب لوگوں کی غلط فہمی دور ہو جائے
گی۔۔۔

بس سالار۔۔

ہاشم صاحب غصہ سے غرائے تھے۔۔۔۔

زباریہ کے انسو کیا ظاہر کر رہے تھے۔۔۔۔

رباریہ کی خاموشی کیا ظاہر کر رہی تھی۔۔۔۔

تم نے ہمیں یہ شدید قدم اٹھانے پر مجبور کیا ہے۔۔۔

اب میں تمہاری ایک بھی بات نہیں سنوں گا یہ میرا حتمی فیصلہ ہے۔۔۔۔

تو اپ لوگ بھی میری ایک بات سن لیجیے۔۔

سالار چلا یا تھا۔۔

کہ چاہیے جو بھی ہو جائے میں زباریہ سے شادی نہیں کروں گا۔۔ چاہیے جو بھی

ہو جائے۔۔۔

اور یہ میرا حتمی فیصلہ ہے۔۔

اپ لوگ میرے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے۔۔۔

اور سالار کی بات سن کے وہاں پر بیٹھے ہر فرد کا رنگ فق ہوا تھا۔۔۔ راہین بیگم تو جیسے

سکتے میں اگی تھیں۔۔

میں کروں گا زباریہ سے شادی۔۔

اور عالیان کی آواز سن کر سب گھر والے چونکے تھے۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہو عالیان بیٹا۔۔

وہی جو اپ نے سنا ماما۔۔

میں کروں گا زباریہ سے شادی۔۔

ویسے ایک کام اچھا ہوا سالار کے تم خود پیچھے ہٹ گئے۔ اور اس رشتے سے انکار کر دیا۔۔

Because, Zubaria never deserve you....

تھی۔۔۔۔۔

سالار غصہ میں گھر سے باہر نکلا تھا۔ اور رات بھر سڑکوں کی دھول چھانتا رہا

تھا۔۔۔۔۔

مما یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔۔

وہی جو تم نے سنا ہے زوبی۔۔

اج شام نشی کے نکاح کے بعد تمہاری منگنی ہے عالیان کے ساتھ۔۔

واٹ مماپلیز سٹاپ اٹ۔۔۔

پلیز۔۔۔

میں کیسے عالیان سے منگنی کر سکتی ہوں۔۔ میں یہ منگنی نہیں کروں گی۔۔

کیا کیا کہا۔۔۔ پھر سے کہنا زوبی۔۔۔

وہی جو اپ نے سنا۔۔

بس اپنی ماں کو جیتے جی مار دینا چاہتی ہو۔۔ احساس بھی ہے کہ خاندان والے کن
اکھیوں سے دیکھ رہے تھے مجھے۔۔

کیا آپ کو مجھ پر اعتبار نہیں ماما۔ یاں اپنی کی گی تربیت پر یقین نہیں ہے۔۔

بولیے ماما۔۔

مجھے میری بیٹی پر اندھا یقین ہے بیٹا۔۔

اور وہ سلمان صاحب کی اواز پر مڑی تھی۔۔

بابا۔

زوبی باپ کے گلے لگے رو دی تھی۔۔۔

بس بیٹا بس۔۔۔

بابا دیکھیں ماما کیا بول رہی ہیں۔۔۔ کہ میری منگنی عالیان ساتھ۔

لیکن بابا میری غلطی کیا ہے۔۔۔

اور زوہبی رودی تھی۔۔۔

کوئی غلطی نہیں ہے میری بیٹی کی۔ مجھے میری تربیت پر یقین ہے۔

تو سلمان صاحب میں بھی ماں ہوں اسکی مجھے بھی میری بیٹی پر اتنا ہی یقین ہے جتنا آپ کو ہے۔۔

لیکن ہمیشہ از لڑکی کی نادانی ہمیں لے ڈوبتی ہے۔۔۔

اور ارج تو سالار نے بھی ہمارا لحاظ نہ کیا۔۔

رامین بیگم زبردستی رشتے نہیں جوڑے جاتے۔۔۔۔ اور مجھے بچوں کی خوشیاں زیادہ عزیز ہیں۔

تو کیا مجھے نہیں عزیز میری بچی کی خوشی۔

کس چیز کی کمی ہے عالیان میں۔۔۔

مت بھولیں سلمان صاحب جب سالار نے ہمارے فیصلے کو رخ کیا تو ہماری ڈوبتی ہوئی عزت کی لاج عالیان نے رکھی۔

اور پاب جو بھی ہو جائے میں نائمہ اپا کو زبان دے چکی ہوں۔۔۔

اجھی عالیان اور زباریہ کی منگنی ہوگی پورے خاندان کے سامنے۔۔۔

اور اگلے ہفتے ہمدانی بھائی ارہیے ہیں۔۔۔ تو ان کی آمد پر ہی اپنی بیٹی کا نکاح
پڑھوانگی۔۔۔

اور ہاں سلمان صاحب اک بات اپ اور زوبی اچھے سے کان کھول کر سن لیں۔۔

اگر اب کی بار اپ دونوں باپ بیٹی کی ضد میرے فیصلے کے آڑے ای تو میرے
جنازے کو کندھا دینے بھی مت ایئے گا۔۔۔

دکھی کر کے رکھ دیاھے مجھے دونوں نے اور راین روتی ہوئی ک۔۔۔ رے سے نکلی
تھیں۔۔۔

جو بھی تھا خاندان والے ان کی بیٹی کو شک کے دائرے میں رکھنے سے پیچھے ناہٹے تھے
کہ تھی تو عورت ذات آدمی رات کو پرانے مرد کے کمرے میں کیا کرنے گی۔۔۔۔۔ ہر
سوال تو زباریہ کی ذات پر ہوا تھا۔۔۔ اور ایسے حالات میں بھی عالیان اگے بڑھا تھا۔۔۔ تو
وہ کسی صورت بھی اپنی بیٹی کی زندگی برباد ناہونے دیتیں۔۔۔۔۔ اسلیے انہوں نے
عالیان کا پرپوزل قبول کیا تھا۔۔۔

کہ جو بھی ہو لوگوں کی زبانیں تو وہ کسی صورت بھی بندنا کروا پاتیں۔ اس لیے انہیں اپنی
بٹی کیلئے عالیان قبول تھا۔۔۔۔

نہیں انا۔ اور زوبی نے پورے کمرے کو تہپس نہیں کر دیا تھا۔

کیوں سالار کیوں کیا ایسے میرے ساتھ۔۔۔

کیوں نہیں اپنا یا مجھے۔۔۔ کیا قصور تھا میرا۔۔۔ کہ پیار کیا تھا میں نے۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے خود کسی اور کے حوالے کر ڈالا۔۔

اور وہ چلا اٹھی تھی۔۔۔ لیکن اب اسکی پکار سننے کو کوئی نا تھا۔۔

سوائے اوپر بیٹھی ذات کے۔۔۔۔

بہت پیاری لگ رہی ہے میری گڑیا۔۔۔ رامین نے زوبی کو گلے سے لگایا تھا۔۔

جو سی گرین کام دار فراک پہنے بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

لیکن ہوش سے بیگانہ واروہ ارد گرد سے غافل اک جگہ نظر جمائے بیٹھی تھی۔ کہ اک اندھیری تاریکی رات نے اس کی زندگی میں بھی گہرا کالا سایہ اجاگر کر دیا تھا۔۔۔۔۔

چلو زبانیہ سب انتظار کر رہے ہیں۔۔۔ اور وہ زوبی کو سہارا دیے باہر لائی تھیں۔۔۔

جہاں نشی دلہن بنے بیٹھی تھی۔ اور زوبی کی حالت دیکھے اسکا دل مٹھی میں آیا تھا۔۔۔

کہ اک دم وہ نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔ کہ کہیں نا کہیں اسے خود سے ملامت ہوئی

تھی۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زوبی بیٹھا تھا اگے بڑھاو۔۔۔ نائمہ نے بہت پیار بھڑے انداز میں کہا تھا۔۔۔۔۔ تو

ناچاہتے ہوئے بھی اسنے ہاتھ عالیان کی طرف بڑھایا تھا۔۔۔۔۔۔۔

زوبی یہ رنگ پہناو عالیان کو رامین نے کہا تھا۔۔۔

لیکن متلاشی نگاہیں تواج بھی اس دغا باز کو ڈھونڈ رہی تھیں۔۔۔

اور وہ قاتل جان سامنے سے چلتا ہوا آیا تھا۔۔۔

زوبی بیٹا رنگ پہناو۔۔۔

تر چھی گاڑی چلار ہا ہو۔۔۔۔۔

جس سے مرضی منگنی کرے مجھے فرق نہیں پڑتا۔۔ میری بلا سے۔۔ لیکن اس کے
دل کو قرار نہیں مل رہا تھا۔۔ وہ خود سے ہی جنگ لڑ رہا تھا۔۔۔۔۔ خود سے ہی
سوال کر رہا تھا۔۔

Zubaria never deserve you.

عالیان کے یہی الفاظ سالار کے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے معاف کر دو راین۔ اور شاہدہ بیگم سر جھکائے راین کے سامنے بیٹھی تھیں۔

اپا کیسی باتیں کر رہی ہیں۔

مجھے شرمندہ مت کریں۔۔۔ اپا شرمندہ تو میں ہوں راین۔۔۔ میرے فرمانبردار

بیٹے نے میری نافرمانی کی ہے۔۔۔

پہلی بار مجھے مایوس کیا ہے۔۔

اور وہ رو دی تھیں۔۔ غمگین تو راین بھی تھیں۔۔۔۔

کہ انہیں بھی سالار کی ایسی بے تکی ضد سمجھ میں ناامی تھی۔۔

ناجانے میری تربیت میں کونسی کمی رہ گئی۔۔ جوان میری اولاد میرے کہنے کار میں نا
رہی۔۔۔۔۔

اپا قسمت کے فیصلوں کے اگے ہم سب مجبور ہیں۔

ورنہ سالار ہمیشہ میری اولین پسند رہا۔۔ لیکن حالات اور سالار کے رد عمل نے مجھے حد
درجہ مایوس کیا۔۔۔۔۔

اس میں عالیان اور نائمہ اپا کا بڑا پن کہ انہوں نے میری بیٹی کو تسلیم کیا۔۔۔

اور لوگوں کی اٹھتی نگاہیں اور سوالیہ لہجے ناجانے میری بیٹی کی راہ میں کتنی مشکلات پیدا
کرتے۔۔

ہمیں ہماری اولاد پر یقین ہے ابا۔۔۔ لیکن اک اک انسان کو پکڑ کر ہم انہیں سچ پر مائل
نہیں کر سکتے۔۔۔۔۔

ٹھیک کہہ رہی ہو رامین۔۔۔۔۔

الدا گواہ ہے مجھے میری اولاد سے بڑھ کر ہے زباریہ اور اس کی ذات پر اک حرف تک

برداشت نہیں کر سکتی میں۔

پر تم مجھے معاف کر دو۔ تمہاری بہن بہت شرمندہ ہے۔۔۔

اپایہ کیا بول رہیں اپ اور راین شاہدہ بیگم کے گلے لگی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہ ان سب میں انکی بہن کا تو کوئی قصور نہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ کہ کہی ن کہی یہی سچ تھا کہ

قسمت کا لکھا کب بدلتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جو لکھا ہو وہی ہو کر رہتا ہے۔۔۔۔۔

اپانسی کی کوئی خبر۔۔۔۔۔

شادی کے بعد ابھی تک چکر نہیں لگایا اس نے۔۔۔۔۔

بس امی تھی کال کہ گھومنے کیلئے نار ان گئی ہے۔۔۔۔۔

اچانک پروگرام بنا تو کہتی واپس آکر رہنے کیلئے آئے گی۔۔۔

چلیں اپا کوئی بات نہیں ہے۔ بچوں کے یہی دن ہے گھومنے پھرنے کے۔۔۔۔۔ بس

خوش رہیں۔۔۔۔۔ امین۔۔۔

بابا پ نے بلایا۔۔ اور سالار روم میں داخل ہوا تھا۔۔

گھر میں تو انہوں نے پچھلے دو دن سے سالار کی شکل بھی دیکھنا پسندنا کی تھی۔۔ لیکن
افس میں مجبوری تھی تو سالار کا سامنہ کرنا پڑا تھا۔۔

یہ ٹکٹس ہیں۔

کیسی ٹکٹس۔۔۔ بابا۔

سڈنی والا پروجیکٹ تم دیکھو گے۔۔

بہت خود مختار ہو گئے ہونا اپنی زندگی کے ہر اچھے برے فیصلے تم خود کر سکتے ہو۔

تو جاو قابل بنو پھر۔۔ ہمیشہ باپ کے سر پر عیش نہیں کر سکتے تم۔۔۔

یہ پروجیکٹ تم دیکھو گے۔۔

پرسوں کلائنٹس کے ساتھ میٹنگ ہے۔۔ بیچ اپوری تھنگ۔

شام کی فلائٹ ہے تمہاری۔۔

اب ان بوڑھے کندھوں میں اور سکت نہیں ہے کہ یہ افس سنبھال سکوں میں۔۔ مجھے

اس پروجیکٹ کو کسی صورت نہیں گنونا اور تم سے مجھے امید بھی نہیں رہی لیکن پھر
بھی۔۔۔۔

اٹھاویہ ٹکٹس اور پیکنگ کرو جا کر پانچ بجے کی فلائٹ ہے۔۔۔
جی بابا۔۔۔

اور ہاں اک بات اور اگر میٹنگ successful رہی اور ڈیل فائنل ہوئی تو صہی
واپس انا اور نہ وہی رہنا۔۔۔

اور سالار ہاشم صاحب کے رویہ سے دلبرداشتہ ہو کر افس سے نکلا تھا۔۔۔

راہین بیگم نم آنکھیں لیں زباریہ کے کمرے سے باہر نکلی تھیں۔۔۔

کہ ان دو تین دنوں میں ان کی بیٹی بچھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

وہ زباریہ رہی صہی نہیں تھی جو بات بات پر ضد کرتی تھی لڑتی تھی ہنستی مسکراتی
تھی۔۔۔

رہیں ہیں کہ اگر جھٹ منگنی کی ہے تو جھٹ پٹ شادی کی تیاریاں بھی شروع
کرو۔۔۔

اور ایسے بھائی کے گھر رہنا بھی نامناسب بات ہے۔۔۔۔

اپنا گھر موجود ہے تو وہاں جا کر تیاریاں شروع کرو۔۔ میرے اتے سارے انتظامات
مکمل ہونے چاہیے۔

بھائی آپ کو تو پتہ ہی کہ ہمدانی صاحب کتنے اصول پرست ہیں۔۔۔ اور اب تو عالیان
نے انکا کام سنبھال لیا ہے تو تھوڑا ریلکس ہو گئیں ہیں۔۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
بس بھابھی اک امانت آپ کے پاس چھوڑ چلیں ہیں۔۔۔

بہت جلد واپس آئیں گے پوری دھوم دھام سے اپنی بیٹی کو لینے۔۔۔۔

کیون نہیں بلکل بیٹی تو اپنے گھر رہتے بھی پرانی ہی ہوتی ہے۔۔۔

دستور دنیا ہے اک ناک دن تو بیٹی کو رخصت کرنا ہی پوتا ہے جی بھابھی ایسے ہی
ہے۔

لیکن یہ زبا یہ نہیں دکھ رہی۔۔۔

جی وہ اپنے کمرے میں ہے۔ میں ابھی بلاتی ہوں۔۔

ممائی جان اپ رکبیں میں بلا کر لاتا ہوں۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔

اور عالیان کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

اور وہ نا جانے کب سے کھڑکی کے پاس کھڑی سالار کے کمرے کی بند کھڑکی کو تک رہی

تھی۔۔۔۔

دروازہ نوک کرنے کی آواز پر وہ ٹھٹھکی تھی۔۔

لیکن کوئی جواب نا پر ملنے پر عالیان کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔

زباریہ۔۔۔۔۔

عالیان کی آواز پر وہ پلٹی تھی۔۔۔

اپ ٹھیک تو ہیں میں کب سے ڈور نوک کر رہا تھا۔

لیکن زوبی نے کوئی جواب نا دیا تھا۔۔

زباریہ عالیان کی بات پر چونکی تھی۔۔۔

اپ میرے لیے بہت معتبر ہو زباریہ اور اس بنتے ہوئے اک نئے رشتے کی کسوٹی
میں! میں سب کو کبھی فراموش نہیں کروں گا۔۔

اور عالیان کا اتنا پاکیزہ اعتراف زباریہ کو عجیب کشمکش میں مبتلا کر گیا تھا۔۔

نیچے سب اپ کا انتظار کر رہے ہیں۔۔

اجائیے۔۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہ کہہ کر دروازے کی جانب مڑا تھا۔۔۔۔۔

لیکن اک دم کو پلٹا تھا۔۔

محبت میں اعتبار نا ہو تو محبت کا کوئی مول نہیں ہوتا۔

وہ بے مول ہو جاتی ہے اور اپنا وجود کھودیتی ہے۔۔

اور مجھے میری کی ہوئی محبت پر اتنا اعتبار تو ہے کہ وہ مجھے کبھی رسوا نہیں کرے گی۔

یہ کہہ کر عالیان کمرے سے نکلا تھا۔۔

اور زبانیہ کو اک دھچکا سا لگا تھا۔۔۔۔

کہ اک طرف اسنے بھی تو محبت ہی کی تھی سالار سے کیا اسکی محبت مجس کوئی کمی رہ گئی
تھی کہ سالار نے اسے اپنانے سے انکار کر دیا تھا۔۔۔

اور دوسری طرف وہ شخص تھا جس کی محبت اس کے الفاظ اور سب سے بڑھ کر اسکی
آنکھوں سے جھلک رہی تھی۔ لیکن پھر بھی اسے عالیان کی سچائی نا جانے کیوں نہیں
دکھ رہی تھی۔۔۔۔

اور وہ ہزاروں سوالوں کے بھنور میں گھر چکی تھی۔۔۔۔

عائشہ مت جاو میں کیسے رہوں گا۔۔۔۔ ایش عائشہ کے پاس کھڑا اس سے پیار
بھرے انداز میں کہہ رہا تھا۔۔

برخوردار فکر مت کرو واپس یہیں انا ہے میری بچی نے۔۔۔

شاہدہ بیگم نے اگیے بڑھے عائشہ کو گلے سے لگایا تھا۔

تو ایش بھی آنکھیں جھکائے شرمادیا تھا۔۔۔

بس اگر اب یہ کھوتا کل سے افس جو ائن کرتا ہے تو ہم اس کے بارے میں بھی حتمی

فیصلہ کریں۔۔۔

جی جی بابا صبح ٹائم سے پہلے میں افس میں ہوں گا۔

اور ایش کے اس جواب پر سب مسکرا دیئے تھے۔۔۔۔

بہت شرارتی ہے میرا بچہ نائمہ نے لکارا تھا۔

ارے سالار بھائی آپ کدھر جا رہے ہیں یہ بیک پیک کئیے۔۔۔۔

اور ایش کی آواز پر سالار رکا تھا۔۔۔۔

رکوار ایش جانے دو سالار کو اسکی فلائٹ کا ٹائم ہو رہا۔ بزنس ٹور پر جا رہا ہے جانے دو۔

جی بابا۔

لیکن میں ڈراپ کر دیتا ہوں بھائی کو ایئر پورٹ تک۔

کوئی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ خودھی چلا جائے گا۔

جاؤ تم اپنا کام کرو۔

جی بابا۔۔۔۔۔

اور سب لوگوں نے اسے دیکھ کر اندیکھا کیا تھا۔۔۔۔

لیکن دوسری طرف عالیان اور زوبی کو گھر میں اتا دیکھے وہ پل بھر کیلئے رکا تھا۔۔۔

سالار کو سامنے کھڑا ہوا دیکھ کر۔ وہ اک پل کو ٹھہری تھی

پل بھر کو سوالیہ نظروں نے سالار کی نظروں کا تعین کیا تھا۔۔ کہ اک الگ سا خالی پن

زباریہ کی نظروں سے جھلکتا ہوا دکھاتا تھا۔۔۔

ارے زباریہ میری بچی ادھر اوہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔

اور وہ اک پل کو جیسے حال میں واپس آئی تھی۔

جی پھپھو اور وہ انکے گلے لگی تھی۔۔۔

جیتی رہو میری بچی۔۔۔

بہت جلد اوں گی دھوم دھام کے ساتھ اپنی بیٹی کو لینے۔۔

سالار کو اک عجب سی گھٹن محسوس ہوئی تھی کہ وہ جلدی سے باہر کی جانب بڑھا

تھا۔۔۔

اسلام علیکم -----

زباریہ سلیقہ سے سر پر دوپٹہ اوڑھے سلام کرتی ہوئی ہمدانی صاحب کے پاس انی
تھی۔ اور سر کو جھکا یا تھا۔

ماشاء اللہ تو یہ ہے ہمارے صاحبزادے کی پسند ماشاء اللہ۔۔۔۔۔

انہوں نے زباریہ کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔۔۔۔۔

بہت ہی پیاری بچی ہے۔۔۔

ڈیڈ انٹرال چوائس کس کی ہے پھر۔۔۔ عالیان نے پیار بھری نظروں سے زوبی کی
جانب دیکھا تھا۔۔۔

بس بس بر خور دار باپ کو بتلائے بغیر ہی منگنی کر لی۔۔۔

میں نا اتا تو شادی کا بھی پتہ نا چلتا۔۔۔

ہا ہا بس بھائی صاحب ہم معذرت خواہ ہیں۔ سب اتنا اچانک ہوا کہ۔۔۔۔۔

بس بس سلمان اب میں اور کوئی بات نہیں سنوں گا۔

جلد از جلد ہماری امانت ہمیں سوئپ دو۔

تاکہ یہ نواب صاحب واپس جا کر اپنا کاروبار سنبھالیں۔

مجھ اکیلے پر سب لاد کر فرار ہو کر یہاں بیٹھا ہے تو میں نے سوچا کہ کیوں نامیں خود ہی

انہیں جا کر لے اوں۔

یہ تو یہی پکے ہو کر رہ گئیں ہیں۔

بس اس جمعہ کو ہم بارات لے کر انا چاہتے ہیں۔ میں اور کچھ نہیں سنوں گا۔

پر بھائی صاحب اتنی جلدی۔۔ سلمان صاحب کے الفاظ ابھی منہ میں ہی رہ گئے تھے

کہ راین بولی تھیں

جی جی بھائی صاحب جیسے آپ کو مناسب لگے۔۔۔

زباریہ نے بھرائی آنکھوں سے راین کی جانب دیکھا تھا۔

اور شکوہ کنناہ نظروں سے سلمان صاحب کی جانب دیکھتی کمرے کی جانب بڑھی

تھی۔۔۔۔۔

شرماگی میری بچی۔۔ نائمہ مسکرائیں تھیں۔

یہی بات تو ہماری مشرقی لڑکیوں کی پہچان ہے۔۔

ماشاء اللہ بر خوردار ارج تم نے اپنے باپ کا دل خوش کر دیا۔۔

ہا ہا جی بابا بس دیکھ لیں اور عالیان وہاں ڈے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔۔

میں ابھی ایابابا۔۔۔۔۔۔۔

اوکے بوائے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Story | Poetry | Ghalz

تو ہمدانی بھائی مجھے بھی اج آپ سے کچھ چاہیے۔۔

شاہدہ بیگم نے کہا تھا۔۔

جی جی اپا بتائیے۔ آپ کو تو میں نے ہمیشہ بڑی بہن سمجھا ہے۔ تو پھر مجھے اپنی عائشہ کا ہاتھ

اریش کیلئے دے دیں۔۔۔۔

عائشہ مجھے بہت عزیز ہے اور سب سے بڑھ کر بچوں کی اپسی پسند ہے۔ امید کرتی ہوں

نائمہ اور ہمدانی بھائی آپ مجھے مایوس نہیں کریں گے۔۔

ارے بھابھی بھلا ہمیں کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔۔۔

جب بچے راضی ہیں تو ہمیں کیا اعتراض ہونا۔۔۔

کیوں ہمدانی صاحب۔۔۔ کس سوچ میں پڑ گئے۔۔۔ نائمہ نے ہمدانی صاحب کی

جانب دیکھا تھا۔۔۔

لیکن عائشہ تو ابھی پڑھ رہی ہے۔۔۔

تو کیا ہوا بھائی صاحب ہم کو نسا ابھی شادی کیلئے اسرار کر رہے ہیں۔۔۔

ابھی ایش بھی سیٹل ہو جائے۔۔۔ اور عائشہ بھی اپنی تعلیم مکمل کر لے۔

بس اک چھوٹی سے منگنی کی رسم ادا کر لیتے ہیں۔۔۔

کیا خیال ہے اپ سب کا۔۔

بھابھی منگنی تو کر ہی سکتے ہیں ہمیں کیا اعتراض ہونا ہے۔۔۔۔۔

کیوں ہمدانی صاحب۔۔۔

جی جب بچے خوش ہیں تو مجھے بھلا کیا اعتراض ہونا۔۔۔

تو پھر ٹھیک ہے اپا عالیان اور زباریہ کے نکاح کے ساتھ ہی

اریش اور عائشہ کی منگنی کی رسم کی ادائیگی کر لی جائے۔۔

بہت بہت مبارک ہو بھائی صاحب

ارے ارے راہین منہ تو میٹھا کرو او۔۔۔۔ مٹھائی لاؤ بھئی۔۔۔۔

جی جی ابھی لائی۔۔۔

اور وہ زباریہ کو ڈھونڈتا ہوا ٹیرس پر آیا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry
چاند تو زمین پر ہے۔

اور اپ اسمان پر کیا دیکھ رہی ہیں۔۔۔

جی۔۔۔۔۔ میں کچھ سمجھی نہیں۔۔۔

زباریہ نے عالیان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

میرا چاند تو اپ ہو زباریہ۔

اور زوبی نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔۔

ہوں۔۔

ایک بات کہوں۔۔۔

جی۔۔

زوبی مجھے ایسا کیوں لگتا ہے کہ اپ اس رشتے سے خوش نہیں ہو۔۔۔

نن نہی تو۔۔؟ زوبی ہچکچائی تھی۔۔۔

وکیل جھوٹ بھی بولتے ہیں کیا۔۔۔۔



تو پھر پہلا کیس آپ ہی لڑنا میرا اپنی عدالت میں۔۔۔

کونسا کیس۔۔

یہی کہ اک محبت میں ہارا ہوا شخص دل کی بازی ہار گیا۔۔

انتقال کر گیا۔۔

اللہنا کرے عالیاں یہ کیا فضول بول رہے ہیں اپ۔۔ زوبی اک دم فکر مند نہ انداز

میں بولی تھی۔۔۔۔

ہائے اتنی پرواہ ہماری۔۔۔۔

زوبی نے عالیان کی جانب دیکھا تھا۔۔

جہاں والہانہ محبت کے تاثرات تھے۔۔

کہ وہ نظریں جھکا گی تھی۔۔۔۔

یہ اپکا شرمنا۔۔۔۔ بھی ناواقعی کسی دن میری جان لے لے گا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books
عالیان۔۔۔۔ وہ غصہ میں ای تھی۔۔

اس تیکھی ناک پر غصہ تو بہت پیارا لگتا ہے۔۔۔۔

شادی کے بعد کرناجہ بھر کے غصہ۔۔۔

اور وہ مسکراتا ہوا نیچے کی کانپ بڑھا تھا۔۔۔۔

اور زبانیہ نے اک پل کو انکھیں موندیں تھیں۔۔۔۔ اور اک گہری سانس بھری

تھی۔۔۔۔

اور اس نے نیچے کی جانب دیکھا تھا جہاں ایش اور عائشہ نا جانے کس بات پر ہنس دیے تھے۔۔۔۔ کہ زباریہ کی آنکھوں میں پانی آیا تھا۔ نشاء کم بیک میں بہت اکیلی ہوگی ہوں بہت اکیلی۔۔۔۔ وہ رو دی تھی۔۔۔۔۔

اٹھو زوبی جلدی سے شاباش عالیان نیچے تمہارا ویٹ کر رہا ہے شادی کی شاپنگ کیلئے لینے آیا ہے تمہیں۔۔۔۔

مجھے نہیں جانا کہی بھی۔۔۔۔

کیوں نہیں جانا ہے۔۔۔۔
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 کب زبردستی کے رشتے مسلط کر سکتی ہیں آپ مجھ پر تو شاپنگ بھی آپ اپنی مرضی سے
 ہی کیجیے۔۔۔۔

اور راین جو زباریہ کے روم کی بکھری ہوئی چیزیں سمیٹ رہی تھیں۔۔۔۔

زوبی کی بات پر ان کے چلتے ہاتھ ر کے تھے۔۔۔

کوس لو اپنی ماں کو اپنی ماں کے کیے ہوئے فیصلوں کو جیسے تمہاری ماں نہیں کوئی دشمن ہوں میں۔۔۔۔

ساری زندگی ماں باپ خاموشی سے اپنی اولاد کی خواہشات پوری کرتے کرتے گزار دیتے ہیں۔۔

اور اج اک ماں نے اپنی بیٹی کیلئے اک فیصلہ کر لیا تو اولاد کی نہر میں دشمن ٹھہرا دی گی۔
تمہارا باپ بھی منہ موڑے ہوئے ہے تم بھی کوس لو مجھے۔۔۔۔۔

کردو تم انکار میرا کیا ہے دو چار سال اور جی لوں گی۔۔۔۔

الہنا کرے ماما۔۔ زباریہ کا دل مٹھی میں آیا تھا۔۔۔

کیوں تمہیں کیوں پرواہ ہوئی اپنی ماں کی۔۔۔ جو دل میں آئے وہ کرو بیٹا۔۔۔

جس دن خود اک بیٹی کی ماں بنو گی ناز باریہ اس دن پوچھوں گی تم سے۔۔۔ کہ کیا بیٹی
ہے دل پہ جب اولاد شکوہ کرتی ہے اپنے والدین سے۔۔۔۔۔

اور راین آنکھیں پونچھتی ہوئی کمرے سے نکلی تھیں۔

اٹا۔۔ زباریہ تکیہ میں منہ چھپائے رو دی تھی۔۔۔۔

اور وہ دن بھی ان پہچا تھا جب زباریہ کے ہاتھوں پر کسی اور کے نام کی مہندی رچی
تھی۔۔۔

دروازہ کھولے نشی کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔

زوبی میری جان۔۔۔۔۔

اگی نشی۔۔۔۔۔

اک تمہاری مہندی کی رات تھی جب مجھ پر قیامت ٹوٹی۔۔۔

اور اج میری خود کی مہندی کی رات ہے۔۔۔۔۔ ہا ہا قیامت ہی قیامت چھائی ہوئی ہے

ہر سو۔۔۔۔۔

مجھے معاف کر دو زوبی اور وہ زوبی کی حالت دیکھے رودی تھی۔۔

تم کیوں معافی مانگ رہی ہو پاگل۔۔۔۔۔

میری غلطی کی وجہ سے تمہیں اتنا بڑا خمیازہ بھگتنا پڑا زوبی۔۔۔۔۔

بھائی کمرے میں تھے یہ جانتے بوجھتے بھی میں نے تمہیں ضد کر کے کمرے میں

بھیجا۔ اور ڈور لوک کر دیا۔۔۔ اور سب گھر والے بھی کمرے میں پہنچ گئے۔

میں تمہیں اور بھائی کو اک ساتھ دیکھنا چاہتی تھی۔ لیکن میری غلطی کی وجہ سے سب
بر باد ہو گیا۔۔۔۔

جانتی ہوں نشی کہ ڈور تم نے لاک کیا تھا۔

ہاں۔

لیکن یونو جو تقدیر میں لکھا ہو وہ ہو کر رہتا ٹلتا کہاں ہے۔

میں۔ تمہیں تمہاری محبت نہیں دلا پائی مجھے معاف کر دو۔

سب کچھ الٹ ہو گیا۔

ایسا نہیں سوچا تھا میں نے۔۔۔

جانتی ہوں نشی تمہیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

حالات ہی کچھ ایسے ہو گئے تھے کہ میں اتنا گھبراگی تھی کہ میں کسی کو کچھ بھی سچ نہیں

بتا پائی۔۔۔

میں تمہاری مجرم ہوں زوبنی میں تمہاری خوشیوں کی مجرم ہوں۔۔۔۔

ایسے نہی کہو نشی۔۔۔۔۔

مجھے تم سے کوئی شکوہ نہیں۔۔۔

لیکن میں بھائی کو سب بتا دوں گی ان کی ساری غلط فہمی دور کر دوں گی۔

نہیں نشی ان سب باتوں کا اب کوئی فائدہ نہیں۔۔۔

کیوں فائدہ نہیں ہے۔۔۔

تم اک ایسے شخص کے ساتھ زندگی کیسے گزارو گی نشی جس سے تمہیں محبت نہی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوں۔۔۔ زوبی مسکرا دی تھی۔۔۔۔

میں محبت نہیں کرتی لیکن وہ تو کرتا ہے نا۔۔۔

اور محبت میں ٹھکرا نا کیا ہوتا ہے مجھ سے بڑھ کر اس تکلیف کا کوئی ازالہ نہیں

کر سکتا۔۔۔۔

اور میں عالیان کی محبت کو ٹھکرا کر ان کے خلوص محبت کو مجروح نہی کر سکتی۔

توان سب میں زباریہ کی خوشی زباریہ کی محبت۔۔۔۔۔

بولو زوبی۔۔۔۔۔۔۔

دل کے اک کونے میں وہ خوشی اور محبت تو میں کب کی دفن کر چکی ہوں نشی۔۔۔۔۔

اور نشی نے زباریہ کی جانب دیکھا تھا جو بت کی مانند کھڑی تھی۔۔

چند ہی دنوں میں وہ مرجھا گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اور نشی نے زوبی کو گلے لگایا تھا۔۔

دیکھا عائنہ میں نہیں کہہ رہا تھا دونوں بہنیں کہیں بیٹھی ٹسوے بہا رہی ہوں

گی۔۔۔۔۔

اور رخصتی اج نہیں ہے۔۔۔۔۔

جو یہاں گنگا جمنابہہ رہی ہے۔۔۔۔۔

اریش بولتا ہوا ان کے پاس آیا تھا۔۔۔۔۔

رولیا بہا لیے انسو۔۔۔

پاگل ہو تم زو بی۔۔۔۔

ادھر دیکھو تم جانتی ہونا زو بی کہ میں تمہاری آنکھوں میں انسو نہیں دیکھ سکتا۔۔۔ بلکل
بھی نہیں۔۔۔

اریش نے زو بی کے انسو پونچھے تھے۔۔۔۔۔

عالیان بھائی بہت اچھے ہیں اور میری اس چڑیل کو تو بہت ہی خوش رکھیں گے۔۔۔۔
ہوں۔۔۔۔



چلو شاباش نیچے میرے ساتھ آؤ سکریم پگھل رہی ہے۔۔۔۔۔

تمہیں بہت پسند ہے نا چلو مل کے کھاتے ہیں۔۔۔

لیکن ایش۔۔۔

لیکن ویکن۔۔۔ کچھ نہیں۔۔۔

اور وہ کھینچتا ہوا زو بی کو لے کر گیا تھا۔۔۔۔۔

نشی اپ بھی اجائیں۔۔

تم۔ چلو عائشہ میں اتی ہوں۔۔۔

مجھے بھائی کو سب بتانا ہو گا ان کی ساری غلط فہمی دور کرنی ہو گی پہلے ہی میں بہت دیر کر
چکی ہوں۔۔۔

زوبی کی یہ حالت نہیں جا رہی مجھ سے یا اللہ کیا کروں میں۔۔۔۔۔

یہ بھائی بھی واپس آنے کا نام نہیں لے رہیے۔۔

یا اللہ رحم فرما۔۔۔۔۔ میری مدد کر دے مولا۔۔۔۔۔

مجھے کوئی راہ دکھا۔۔۔ کہ میں اپنی دوست کیلئے کچھ کر پاؤں۔۔۔۔۔

سالار۔۔۔۔۔ سڑیل کھڑوس۔۔۔۔۔

جا رہی ہوں میں بہت دوراپسے چھوڑ رہی ہوں اپنی جان۔۔۔

اکڑو۔۔۔۔۔

زوبی۔۔۔۔۔ رکو۔۔۔ اگے سمندر ہے۔۔۔ زوبی۔۔۔۔۔ پانی ہے۔۔۔

ڈوب جاوگی۔۔۔۔۔ اور زوہبی اپنی ہی رت میں چل رہی تھی۔

سالارا اسکے پیچھے بھاگا تھا۔۔۔

سالارا۔۔۔۔۔ بچاؤ۔۔۔۔۔ زوہبی چیخی تھی۔۔۔۔۔

زوہبی۔۔۔۔۔

وہ پسینے میں شرابور گہری نیند سے اٹھا تھا۔۔۔۔۔

یہ کیسا بھیانک خواب تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Humor
اے میرے خدا۔۔۔۔۔

کیوں ایسا مجھے ایسا بھیانک خواب۔۔۔۔۔

کہیں زوہبی تو کسی مشکل میں نہی۔۔۔

نن نہی۔۔۔۔۔

پھر ایسا خوفناک خواب۔۔۔۔۔

کہیں زوہبی کسی پریشانی میں تو نہیں یا اللہ! مجھے اتنی گھبراہٹ کیوں ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

وہ اکھی سانس میں پورا پانی کا گلاس ختم کر گیا تھا۔۔۔

پینے کے تپکے اس ماتھے سے گر رہے تھے۔

وہ گھڑی بھی اگی تھی۔۔ جب زبانیہ عروسی جوڑا پہننے دلہن بنی اک کانچ کی گڑیا کی مانند

لگ رہی تھی۔۔۔۔

ماشاء اللہ اللہ بڑی نظروں سے بچائے میری بچی کو۔۔۔

رہین تو صدقے واری جارہیں تھیں۔

مجھے تو بے صبری سے اس گھڑی کا انتظار تھا جب میری بچی دلہن بنے۔۔۔ اور آج وہ

دن بھی ان پہنچا زوبی۔۔۔

اور زوبی ڈوبتی ہوئی آنکھوں سے رہین کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

جانتی ہوں آج تمہیں میرا کیا ہوا یہ فیصلہ غلط لگ رہا ہے۔۔۔

لیکن میں ماں ہوں تمہاری کوی دشمن نہیں ہوں بیٹا۔۔۔

جو بھی فیصلہ کروں گی تمہاری بھلائی کیلئے ہی کروں گی۔

لیکن زوبی نے بے اجتنابی سے رخ موڑا تھا۔۔

ر امین اپنی بیٹی کی بے رخی دیکھ اداس ہوئی تھیں۔۔۔

اپ نے کچھ سوچ سمجھ کر ہی فیصلہ کیا ہو گا ماما۔۔۔

پوری زندگی ماں باپ ہماری ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔۔۔

اج اگر اپ نے میری زندگی کا اتنا اہم فیصلہ کر لیا تو مجھے بھلا کیا شکایت۔۔۔

تم بہت خوش رہو گی عالیان کے ساتھ بیٹا۔

خوش تو تب ہوں گی جب میں خوش رہنا چاہتی ہوں گی ماما۔۔۔

وہ چلتی ہوئی ر امین کے پاس ای تھی۔۔۔

اپ خوش ہیں نا ماما۔

تو اپکی خوشی میں اپکی بیٹی بھی خوش ہے۔۔۔۔

ر امین کو زباریہ کی چات سن کر اک دھچکا سا لگا تھا۔

کہ ان بیٹی کچھ ہی پل میں اتنی سمجھدار کیسے ہو گی اے۔۔۔

زوبی۔۔۔ یہ کیسی باتیں کر رہی ہو بیٹا۔۔

کیا ہوا ماما۔

اپ ہی تو کہتی تھیں۔۔۔۔

کب سمجھدار ہوگی زوبی کب بڑھی ہوگی۔۔

عقل کب اے گی اس لڑکی کو۔۔

تو آج دیکھ لیں اپنی بیٹی وقت سے پہلے سمجھدار ہو گئی ہے۔۔۔

ارے ماما اپ ہی تو چاہتی تھیں کہ بچپنا کب ختم ہو گا زوبی تم میں۔۔

تو آج دیکھیں ناگھونٹ دیا گلا اپنی خوشیوں کا۔۔۔۔

ختم کر دیا اپنا بچپنا۔۔۔

ماڑ دیا خود کو۔۔۔۔۔

زوبی۔۔۔ راہین زوبی کی بات سنیں کانپ اٹھی تھیں۔۔

فکر مت کیجیے گا ماما اپ کی کی گئی تربیت پر کبھی حرف نہیں انے دوں گی۔۔ یہ اک بیٹی کا

وعدہ ہے اپنی ماں سے۔۔۔

کبھی آپ تک میری شکایت نہیں پہنچے گی۔۔۔۔

اور زباریہ کی باتیں رامین کو اک کرب میں مبتلا کر گئیں تھیں۔۔۔۔

اپنی بیٹی کو دلہنوں کی طرح سجائیں گی نہیں کیا اپنے دل کے ارمان پورے نہیں کریں گی

مما پ۔۔۔۔

لیجیے نا۔۔۔ اور زباریہ نے رامین کا ہاتھ پکڑے جیولری کا بکس انہیں تھمایا تھا جو بت بنے

اپنی بیٹی کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔۔۔

کہ کہی انہوں نے جذباتی ہو کر اپنی بیٹی کے لیے کوئی غلط فیصلہ تو نہیں کر لیا تھا۔ کیونکہ

زوبی کی بے رخی انکا کلیجہ چھلنی کر گئی تھی۔۔

زوبی کے لہجے سے واضح اجنبیت جھلک رہی تھی۔۔۔۔ جو انہیں اندھری اندھری اندھری کھا

رہی تھی۔۔۔۔۔

میں تمہاری مجرم ہوں۔۔۔۔

اک بہن اپنی بہن کی خوشیوں میں رکاوٹ بن گئی۔۔

بس اک دم چپ۔۔۔۔

نشی بس چپ۔۔۔

کوئی وہم کوئی وسوسہ کوئی ایسا ویسا خیال مت لانا اپنے دل میں۔۔۔

جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry
شاید خدا کی یہی رضا تھی۔۔۔

خیر۔۔۔ جو نصیب میں لکھا ہو وہ صلی مل کر رہتا۔۔۔

اور نشی نے شوہنی کے چہرے کی جانب دیکھا تھا۔۔

جہاں اداسی تھی کوئی خوشی نہ تھی۔۔۔

ارے نشی تم بھی یہی رہ گئی تمہیں زوہنی کو لینے بھیجا تھا۔

اور شاہدہ بیگم نے زوہنی کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔

ماشاء اللہ پری لگ رہی ہے میری بچی۔۔۔۔ اللہ نصیب سے بڑھ کر خوشیاں دے
میری بچی کو۔۔۔

امین نشی نے کہا تھا۔۔۔

کاش سالار کاش تم بصدنا ہوتے کاش۔۔۔ تو ان میں اپنی بچی کو اپنے ساتھ لے کے
جاتی۔۔۔۔ شاہدہ بیگم کی آنکھوں میں انسو گئے تھے۔۔۔۔



بہت بہت مبارک ہو۔۔۔۔ بھابھی۔۔۔۔

اپکو بھی اپا۔۔۔

اور رامین نے مٹھائی کھلای تھی نائمہ کو۔۔۔

تب ہی سالار ہال میں داخل ہوا تھا۔۔۔

زباریہ کو دلہن بنے سٹیج پر بیٹھے اسکا دل دھڑکا تھا۔۔۔

وہ کسی اپسرا سے کم نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

وہ چلتا ہوا سیٹج کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

ارے سالار تم۔۔

یار وہاں کیوں کھڑے ہو مبارک باد نہیں دو گے ہمیں ہماری شادی کی۔۔۔

عالیان کی بات سننے زباریہ نے سراٹھایا تھا اور سامنے کھڑے شخص کی جانب دیکھا
تھا۔۔۔

کہ نظروں سے نظروں کا تعین ہوا تھا۔۔۔

دل کو ال دھچکا سا لگا تھا۔۔۔

سڑیل کھڑوس چھوڑ رہی ہوں اپنی جان۔۔۔ بہت دور جاری ہوں افسے۔۔۔

سالار کی آنکھوں کے سامنے رات کا بھیانک خواب گھوما تھا۔

لیکن زباریہ کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا تھا۔۔۔

کہ اس کی شکوہ کناں آنکھوں سے پانی بہہ اٹھا تھا۔۔۔۔۔

کہ سالار کو اپنا دل ڈولتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

اور وہ مرے مرے قدم اٹھاتا عالیان کے پاس آیا تھا۔۔

Congratulations.....

تھیکنس یار۔۔۔۔۔ عالیان سالار کے گلے لگا تھا۔۔

کہ زباریہ پر تو اک سکتہ سا طاری ہوا تھا۔۔۔۔۔

سالار کو اپنی سانس رکتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔۔

کہ وہ اک نظر زوبی پہ ڈالتا ہوا ہال سے باہر نکلا تھا۔۔۔۔۔



زباریہ کو کسی اور کے ساتھ دیکھے انجاس کی کیفیت مجنوں سی ہوئی تھی۔۔

پہلی بار اس کے دل میں اک عجیب سی افیت تھی۔۔۔

وہ ہوش وہ خبر سے بیگانہ سمندر کی لہروں میں اترتا جا رہا تھا۔۔۔۔۔

سالار کو محسوس ہوا تھا جیسے اسکے وجود کا اک ٹکڑا اس سے جدا ہوا ہے۔۔۔

لوک نہی کرتی اور ناسب گھر والوں کو متوجہ کرتی تو آج یہ سب ناہوا ہوتا۔۔۔۔۔

آج زوبی کی مجبور اشدای ناہوی ہوتی۔۔۔۔۔

اور سالار تو نشی کی بات سنے اپنا توازن برقرار نہی رکھ پایا تھا۔ کہ پاس پڑے صوفہ کی

جانب لپکا تھا۔۔۔

میں نے تو بس اپنی بہن کی خوشی چاہی تھی۔ کہ آپ سے اپنا نام دینے پر مجبور ہو جائیں

گے۔۔۔ مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ میں اپنی بہن کو اسکی محبت کیسے دلاؤں۔۔۔

محبت۔۔۔ سالار نے نشی کی جانب حیرت سے دیکھا تھا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

جی محبت تو میری جان سے عزیز بہن نے آپسے کی تھی لیکن آپ نے بھری محفل میں

اسے ٹھکرایا تھا۔۔۔۔۔

آپکی جھوٹی آنا اور ضد کی بنا پر زوبی کو یہ قربانی دینی پڑی۔۔

کیا ہو جاتا بھائی اگر آپ زوبی کو اپنا لیتے۔۔۔۔۔

وہ بیچاری تو آپسے محبت کرتی تھی۔۔

اور کہی نا کہی وہ خود بدل بھی لیتی۔۔۔۔۔

لیکن۔۔

سچ کہا تھا زوبی نے۔۔۔۔۔

کہ اسے جو قیمتی ہیرا پسند آیا۔۔

وہ واقعی بے رنگ پتھر نکلا۔۔۔۔۔

صحیح کہا تھا اسنے۔۔۔۔۔ بلکل صحیح کہا تھا۔۔

اپ واقعی اک پتھر نکلے۔۔۔۔۔

کہ اک ہیرے کی قدر نہیں کر پائے اور واقعی نایاب ہیرا گنوا بیٹھے۔۔۔۔۔

اپ سے بد نصیب کوئی نہیں ہے بھائی کہ جس نے اپ سے دل سے محبت کی اپ نے

اسے ٹھکرایا۔۔

زوبی کی آنکھوں سے روا اک اک انسو اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اس نے محبت سچی

کی تھی۔۔

لیکن اپ حقدار نا تھے اسکی محبت کے اسکی معصومیت کے۔۔۔

اور نشی اپنے انسوپو نچھتی وہاں سے چلی گی تھی۔۔۔

سالار کی آنکھوں سے انسو گرے تھے۔۔ کہ نشی کا اک اک حرف اس کی سماعتوں سے
ٹکرایا تھا۔۔۔۔۔

کہ اس کی دماغ کی نسیں پھٹ جائیں گی۔۔۔۔۔

اج اسے خود سے نفرت ہوئی تھی۔۔ کہ وہ چلانا چاہتا تھا لیکن چلانا پایا
تھا۔۔۔۔۔

کہ اج اس کی بے تکی انا اور ضد کے اڑے اس نے زوبی کو کھویا تھا۔۔۔۔۔
جس کا خمیازہ اسے شاید زندگی بھر بھگتنا تھا۔۔۔۔۔

,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,,

پورے کمرے کو لال گلابوں سے سجایا گیا تھا۔۔

عائشہ اسے کمرے میں چھوڑ کر گی تھی۔۔۔

لیکن زباریہ کا کیا ہوا ضبط ٹوٹا تھا۔۔ اور وہ بن اواز روی تھی۔۔۔۔۔

ہوش و خبر سے بیگانہ وہ ٹوٹ کر روئی تھی۔۔

زبانیہ۔۔۔۔

اور عالیان زوبی کی کیفیت دیکھے سہا تھا۔۔

جو زمین پر بیٹھے سسکیاں بھر رہی تھی۔۔۔

زوبی۔۔۔۔۔ اور عالیان نے زوبی کو دونوں ہاتھوں سے تھاما تھا۔

پورا بدن آگ کے شعلوں جیسے تپ رہا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Urdu
زوبی۔۔۔ عالیان نے اسے بیڈ پر لٹایا تھا۔۔

اور اس کے ماتھے پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔۔ جس میں حرارت تھی۔

مائی گاڈا سے تو بہت تیز بخار ہے۔۔ عالیان کو اک فکر سی لاحق ہوئی تھی۔۔

زوبی نیم بیہوشی سی کی حالت میں بیڈ پر ڈھے گی تھی۔۔

زوبی زوبی۔۔۔۔۔ ہوش کرو میری جان۔۔۔۔

عالیان۔ باہر کی جانب لپکا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر زبار یہ ٹھیک تو ہے نا۔۔۔

جی شی ازویل۔۔۔

ٹمپر پیچر بہت زیادہ ہے اور مینٹلی ڈپریشن ہونے کی وجہ سے یہ بیہوش ہوگی، تھیں۔

ڈونٹ وری میں نے انجیکشن دیا ہے۔۔۔

جلد ٹھیک ہو جائیں گی۔۔۔

کچھ میڈیسن لکھ دی ہیں۔۔۔ وہ منگو ایچے۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|۔۔۔ تھینکیو ڈاکٹر۔۔۔

اور وہ واپس روم میں آیا تھا۔۔۔۔

زوبی کو ٹھیک سے کمبل اوڑتے اس کے پاس آکر بیٹھا تھا۔۔

جو نیند کی وادیوں میں گم تھی۔

عالیان نے زوبی کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔۔۔ جس میں ابھی بھی تپش محسوس ہو رہی

تھی۔۔۔

جلدی ٹھیک ہو جائیں زوہبی۔۔۔

اور عالیان نے زوہبی کا ہاتھ پکڑا تھا۔

اور پوری رات اس کے سرٹھانے بیٹھے اس بے چینی میں گزار دی تھی کہ کب اس کا

بخار کم ہوگا۔۔۔۔۔

دوسری طرف سالار تھا جو پوری رات اپنے کمرے میں کھڑا زبانیہ کے کمرے کی بند

کھڑکی کو تکتا رہا تھا۔

اور اپنی بے بسی پر ماتم کرتا رہا تھا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

لال انکھیں لیے وہ سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا۔۔۔

ریت کی مانند وقت پھسلتا جا رہا تھا۔۔۔

اگلی صبح زبانیہ نیند سے بیدار ہوئی تھی۔ تو بھاری ہوتے سر کو تھام کر رہ گئی تھی۔۔۔

بمشکل وہ سر تھامے اٹھ پائی تھی۔۔۔

لیکن دماغ کو اک جھونکا سا لگا تھا کہ رات وہ سہاگ کے جوڑے میں ملبوس تھی اور اب

یہ سادہ جوڑا وہ کیسے پہنے ہوئی تھی۔۔۔

وہ گھبرا کر اٹھی تھی۔

لیکن بیڈ کے پاس صوفہ پر سوئے ہوئے چہرے کو دیکھ کر وہ چونکی تھی۔۔۔

عالیان جو صوفہ کی پشت سے سر ٹکائے سو رہے تھے۔۔۔

زباریہ ٹکٹکی باندھے عالیان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

بہت ہمت جٹاتی وہ بیڈ سے نیچے اتری تھی کہ کوئی آواز ناہو۔

پر چکراتے ہوئے سر کو پکڑے اک آواز سی منہ سے نکلی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books
کہ عالیان ہر براتا ہوا اٹھا تھا۔۔

زباریہ۔۔۔

وہ دوسرے قدم زوبی کے پاس تھا۔

آپ ٹھیک تو ہو۔۔۔

اپ بیڈ سے نیچے کیوں اتری مجھے اٹھالیا ہوتا۔۔

اور زوبی نے سامنے کھڑے شخص کی جانب دیکھا تھا جو اک ہی سانس میں اتنے الفاظ

کہہ گیا تھا۔۔

فکر اس کے چہرے پر سے صاف عیاں تھی۔۔

مم میں ٹھیک ہوں۔۔ مجھے کیا ہونا۔۔

کہاں ٹھیک ہوا پتا بھی ہے پوری رات بخار میں تپتی رہی ہوا پ۔۔۔۔

اور اس نے زوبی کا بازو تھاما تھا کہ باڈی کا ٹمپر بچر چیک کر پائے۔۔۔

زوبی تھوڑا بوکھلائی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Urdu | English

فیور تو ابھی بھی۔۔۔

وہ مجھے پوچھنا تھا کہ میرا رات ڈریس۔۔ وہ بمشکل عالیان کی بات کاٹے لفظوں کو توڑ

جوڑ رہی تھی۔۔۔۔

عالیان نے زوبی کی جانب دیکھا تھا جو نظریں جھکائے نا جانے کن سوچوں میں ڈوبی بیٹھی

تھی۔۔۔

لیکن وہ زباریہ کی کیفیت بھانپ گیا تھا۔

رات اپکو کچھ ہوش نہی تھا بخار میں تپ رہی تھیں اپ ایسے میں عائشہ ای تھی روم
میں۔۔۔ سو یو ڈونٹ وری اباوٹ۔۔۔

پلیز ریسٹ کرو اپ۔ میں ابھی عائشہ کو بھیج رہا ہوں۔ پلیز فیل کمفر ٹیبیل۔۔۔۔۔
عالیان نے زباریہ کا گال تھپتھپایا تھا۔۔

اور پاکٹ سے اک بکس نکال کر زباریہ کی جانب بڑھایا تھا۔
رات یہ گفٹ نہیں دے پایا تھا۔

لیکن اب اس گفٹ کے صحیح حقدار کو دینے کا وقت آ گیا ہے۔

اور عالیان نے اک مٹھی ڈبی زباریہ کی جانب بڑھائی تھی۔
زوبی نے نظر تک اٹھا کر نادیکھا تھا۔۔

زوبی اس انگوٹھی میں جڑے ہیرے کی قدر میری نظر میں اک پتھر کی مانند ہے۔۔

لیکن میرے نام سے جڑے اس ہیرے کی قدر میرے علاوہ کوئی جان نہیں سکتا۔۔

اور وہ انمول ہیرا میری زندگی میں تم ہو۔۔۔۔

جس کی روشنی میں کبھی پھبکی نہیں پڑنے دوں گا یہ وعدہ ہے عالیان کا اپنی زباریہ سے۔۔۔

اور عالیان نے وہ رنگ زوہبی کی انگلی میں پہنائی تھی۔۔۔

تمہارے پہننے سے اس بے رنگ پتھر میں رنگ آیا ہے زباریہ۔

بے پناہ محبت ہے مجھے تم سے اور یہ محبت روز بروز شدت سے بڑھتی رہے گی۔۔۔

عالیان نے زوہبی کے ہاتھوں کو پیار بھرے انداز میں لبوں سے چوما تھا۔۔۔

کہ اتنی ہی تیز روانی سے زباریہ نے عالیان کی گرفت سے ہاتھوں کو چھڑایا تھا۔

کہ عالیان بھی اک پیل کو چونکا تھا۔۔۔۔

مم مجھے فریش ہونا ہے۔۔

اور زباریہ واشر روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

اور اپنے ضبط کیے انسو کو بہنے دیا تھا۔۔۔

بلیک فرائک پہنے وہ اپنے بالوں کو کیچر میں قید کیے ہوئی تھی۔۔۔۔۔

عالیان چلتا ہوا زوبی کے پاس آیا تھا۔۔

اور اسکے بالوں کو کیچر کی زد سے آزاد کیا تھا۔

کھلے بالوں میں بہت پیاری لگتی ہو۔۔۔۔۔

عالیان کی آنکھوں میں خود کیلئے والہانہ محبت دیکھے وہ ٹھٹھکی تھی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Article | Poetry | Ghalz | Drama | Interview | Column | Photo | Cartoon | Advertisement

زوبی وہاں سے کھسکنے کی زد میں تھی۔۔۔

کہ عالیان اس کی نیت بھانپتا ہوا۔۔۔۔۔ اس کے پاس آیا تھا۔۔۔۔۔

اور اسے بانہوں میں تھامتا تھا۔۔۔ یہ ہر وقت مجھ سے بھاگنے کی کوشش میں کیوں رہتی

ہو۔۔۔۔۔

جیسے میں کوئی بھوت ہوں۔۔۔ اور عالیان زوبی کی کیفیت دیکھ کر مسکرایا تھا۔۔۔ جو

مسلسل اسکی گرفت سے نکلنے کی کوشش میں تھی۔۔۔۔۔

اپنی بیوی کو جی بھر کر دیکھنے کا حق تو ہے یا وہ بھی اب ہمیں درکار نہیں۔۔۔۔۔

اور اب وہ اسکی زلفوں سے کھیل رہا تھا۔۔

لیکن بوکھلائی ہوئی زوبی رو دینے کو تھی۔۔۔۔۔

دراوزہ نوک ہو اوہ گبھرائی ہوئی بولی تھی۔

کہ عالیان نے اس کی روتی ہوئی صورت دیکھ کر اپنی گرفت ڈھیلی کی تھی اور دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

یہ اتنا ڈرتی کیوں ہے مجھ سے اچھا خاصہ تو ہوں۔۔۔ عالیان نے خود کو شیشے میں دیکھا تھا۔۔

ارے بھابھی واویو لک سو بیوٹی فل۔۔۔۔

عائشہ بھی زباریہ کی تعریف کیے بنا نارہ پائی تھی۔۔۔

جو بلیک جام دار فراق میں ڈائمنڈ کے جھمکے پہنے لائٹ میک اپ کیے بہت دلکش لگ رہی تھی۔۔۔۔

بھائی بھابھی جلدی آئیں ماما بابا پکا انتظار کر رہے ہیں۔۔۔۔

ماموں کی طرف جانا ہے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

بھائی آپ ہوتے رہیے گا تیار میں اپنی بھابھی کو لے کر چلی۔۔

اوہ ہیلو کدھر۔۔۔

چھوڑو زوبی کا ہاتھ ارہیں ہیں ہم دونوں۔۔

تم چلو جاو شاہباش۔۔۔۔۔ نیچے۔۔۔۔۔

ارے ارے بھائی بھابھی کیا ایسے پارٹی بدل لی دیٹس نوٹ فٹیر۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry

عائشہ نے منہ پھیلا یا تھا۔۔۔۔۔

میں بدل سکتا ہوں پارٹی مائی لٹل اینجل اور انہوں نے عائشہ کے سر پر تھپتھی دی

تھی۔۔۔۔۔

بس تمہاری رونی صورت نہیں دیکھی جاتی اگلے بندے کو بھی ڈرا دیتی ہو۔ تو مت بنایا

کر یہ ٹہرے مہرے منہ۔۔

بھائی اور وہ عالیان کے پیچھے بھاگی تھی جو عائشہ کو تنگ کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑتا

تھا۔۔۔۔۔

زوبی دونوں کی محبت دیکھے مسکرائی تھی۔۔۔۔

اور انکے پیچھے چل دی تھی۔۔۔۔۔۔

ماشاء اللہ میری بچی کتنی پیاری لگ رہی ہے رامین نے کالا تیکازوبی کے کان کے پیچھے لگایا

تھا۔۔۔۔۔

بس دیکھ لیس ڈیڈ موم نے مجھے بالکل فراموش کر دیا۔۔

عالیان کہاں پیچھے رہنے والا تھا۔۔۔

برخوردار تمہاری مام بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں ہماری بیٹی ہے ہی اتنی پیاری۔۔

ڈیڈ اپ بھی۔۔۔۔

لیس مائی سن۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نوڈ اؤٹ۔۔۔۔۔

پر تم جیسے نکمے کی چوائس کو داد دینی بنتی ہے۔۔۔۔

ہا ہا ڈیڈ۔۔۔۔

چلو چلو اب بس کرو سب بھائی صاحب کی دو بار کال اچکی ہے نشاء لوگ بھی پہنچ چکے

ہیں۔۔۔۔

چلیں اب۔۔۔۔

بابا میں ڈرائیونگ کروں گی۔۔۔ عانتہ چچھائی تھی۔۔

کبھی نہیں۔۔۔

اینڈ اسٹس وارنگ۔۔۔ اوہ بھائی میں بچی نہیں ہوں۔۔۔

لیکن میں اجازت نہی دوں گا۔۔

پراسکا باپ اجازت دے گا۔۔۔ اور انج بیٹی کے ساتھ فرنٹ سیٹ پر بیٹھے گا۔۔

ریٹلی ڈیڈ۔۔

یس مائے ڈول۔۔

تم چلو زبانیہ بیٹی کو لے کر ہم لوگ بھی پہنچ رہے ہیں۔۔

ویل بھائی ای چیلنج یو۔۔۔ دیکھتے ہیں کون پہلے پہنچتا ہے۔۔۔۔۔

نو۔۔۔ کوئی چیلنج نہیں۔۔۔۔

کیوں ڈر گئے۔۔۔۔ بھائی۔۔۔۔

ڈر پوک۔۔۔۔ عائشہ مسکرائی تھی۔۔۔۔

بس کہانا نہیں تو نہی۔۔۔۔

اوہ ہو یہ کیا بحث میں پر گئے ہو۔۔۔ چلو چپ کر کے رائین بچوں کے دفاع میں بولی
تھیں۔۔۔۔

مما بھائی ہر بار ہی ایسا کرتے ہیں۔ ڈر پوک۔۔۔۔

کیا سوچ رہی ہوں گی بھا بھئی بھی کہ عالیان بھائی میں دم نہی۔۔۔۔

کیوں بھا بھئی۔۔۔۔۔ عائشہ زبانیہ کے پاس امی تھی۔۔۔۔۔

ویل عالیان کا تو پتہ نہیں لیکن امی ایکسیپٹ یور چینج۔۔۔۔۔

اور عائشہ سمیت سب نے حیرت سے زوبی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

جس کے دماغ میں کیا چل رہا تھا یہ کوئی نا جان سکتا تھا۔۔۔۔

ویل ڈن بھا بھئی اب اے گا مزہ۔

گرل و سز گرل۔۔۔۔

اور عائشہ نے زوبی سے ہاتھ ملایا تھا۔۔۔۔

نووے زوبی۔۔۔۔ تم کارڈ رائیو نہیں کرو گی۔۔۔۔

کیوں میں کیوں نہی کر سکتی۔۔۔

بس میں نے بول دیا نہیں کرو گی۔۔۔

دیکھیں چپ چاپ گاڑی میں بیٹھیں۔۔ اور زباریہ ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکی

NEW ERA MAGAZINE
تھی۔۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب اپ بیٹھیں گے یا میں گاڑی سٹارٹ کروں۔۔۔

اور وہ زباریہ کے تاثرات دیکھ کر گاڑی میں بیٹھا تھا۔۔۔

یہ کیا ضد بھی زوبی۔۔۔۔

کیوں ڈر لگ رہا ہے مسٹر عالیان۔۔۔

تو ابھی بھی وقت ہے اتر جائیں گاڑی سے۔۔۔۔

کیوں کے میں اگر کوئی چیلنج ایکسپٹ کروں تو ہارتی نہیں ہوں۔۔

اور یہ کہنے کی دیر تھی کہ زباریہ نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔

ویل اگر اپ اترا نہیں چاہتے۔۔۔ تو سیٹ بیلٹ باندھ لیں۔۔

اور یہ کہنے کی دیر تھی کہ زباریہ نے گاڑی روڈ پر بھگائی تھی۔۔۔۔

زباریہ یہ کہا بچپنا ہے۔۔۔۔

اپ گھبرا کیوں رہے ہیں۔۔۔۔

مجھے تمہاری فکر ہو رہی ہے۔ وہ کسی صورت بھی اپنی ممانی کے کلمات نہیں بھولا تھا

جب اس نے اپنی دوست کی برتھ ڈے پر خود ڈرائیو کرنے کی ضد کی

تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

کہ یہ لڑکی کب اپنے لیے مشکلات کھڑی کر لے کوئی کچھ بھی نہیں کہہ

سکتا۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے فکر ہو رہی ہے۔۔۔ سٹاپ داکار۔۔

نوںوے کبھی نہیں اب یہ کار گھر کے باہر ہی جا کر رے گی۔۔۔۔۔۔۔۔

بے تکی ضدھے زوبی۔۔۔۔۔

جو مرضی سمجھیں آپ۔۔۔ اگر یہ ضدھے تو ضدی صحیح۔۔۔

اور عالیان ماتھا تھامے رہ گیا تھا۔۔۔

کہ اس لڑکی کو سمجھنا ممکن ہے۔۔۔

دھیان سے چلاویا۔۔۔ وہ چکا دینے کو تھا۔۔۔ جب زوبی نے اک دم کار کی بریک لگائی
تھی۔۔۔

پہنچ گئے۔۔۔ سب سے پہلے۔۔۔

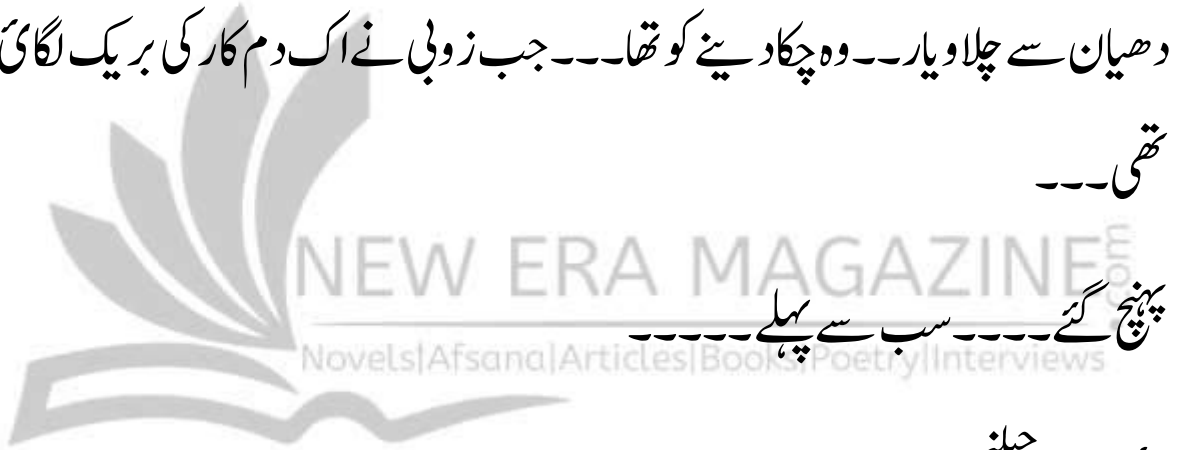
ای و ن دا چیلنج۔۔۔

اور عالیان نے زوبی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جو مسکرا رہی تھی۔۔۔

یہ چیلنج تھا یا ضد۔۔۔۔۔ زوبی

آپ جو بھی سمجھ لیں۔۔۔ ضدھے تو ضدھی صحیح۔۔۔



پھر جان بھی جائے چیلنج کبھی ہاڑتی نہیں ہے زباریہ۔۔۔

شٹ اپ زوبی۔۔۔۔۔ جو کبھی ایسے ورڈز دوبارہ منہ سے نکالے۔۔۔۔۔

عجیب حرکت تھی یہ۔۔۔۔۔ اج تو تمہاری یہ بے تکی ضد مان لیکن دوبارہ تم ڈرائیونگ

نہیں کرو گی اینڈ اس مائی آر ڈر۔۔۔

اور ہاں اگر تم ضدی ہو تو میری ضد ابھی تم نے دیکھی نہیں ہے۔۔۔

سونیکسٹ بی کیئر فل۔۔۔ اور عالیان زوبی کو وارن کرتا ہوا گاڑی سے نکلا تھا۔۔۔

اور گھوم کر زباریہ کی سیٹ کا ڈور اوپن کیا تھا۔

اتر۔۔۔۔۔ نیچے۔۔۔

اور وہ عالیان کو اس روپ میں پہلی بار دیکھ کر ششدر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

اج وہ سب خالہ امی کی جانب اکٹھے ہوئے تھے۔۔۔۔۔

ارے رامین بیگم ہماری بیٹی ہمارا غرور ہے۔۔۔ اور سلمان صاحب نے زوہبی کو گلے سے لگایا تھا۔۔۔

بس سلمان بھائی لیکن اب اپکا غرور ہمارا فخر ہے۔۔۔ بہت ہی سلجھی اور سمجھدار بچی ہے ہماری۔۔۔۔۔

اور بھابھی بے فکر رہیں عالیان تھا زبیر یہ کہ ساتھ۔۔۔۔۔

بچی بہت سمجھدار ہے۔۔۔

جی بھابھی ہماری خوش نصیبی ہے۔۔۔ اور آپ کی تربیت کا منہ بولتا پیکر۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

رامین نے اک نظر زوہبی کی جانب دیکھا تھا۔ اور اپنی آنکھوں میں اے انسو کو پونچھا تھا۔

کہ انہیں اپنی تربیت پر اتنا یقین تو تھا ہی کہ وہ اپنی ماں کا سر کبھی جھکنے نہیں دے

گی۔۔۔۔

لیکن زوہبی کی بے رخی انہیں تکلیف ضرور دے رہی تھی۔۔۔

پر انہیں اپنی بچی کی خوشی کیلئے یہ بے اجتنابی بھی منظور تھی۔۔۔

ارے موٹی تم تو جا کر بھول گئی مجھے۔۔۔

کہ زبانیہ کی آنکھوں میں بھی آنسو چھلکے تھے۔۔۔۔

موٹو چپ رونا بند کرو۔۔۔ تم تو میرے اچھے بھائی ہونا۔۔۔

بٹ اپی میرا پکے بغیر دل نہیں لگتا۔۔۔

میرا بھی دل نہیں لگتا اپنے بھائی کے بغیر۔۔۔۔

اور زوبی نے ایان کو گلے سے لگایا تھا۔۔۔۔

اچھا بچپن کروا وہاں۔ یاد آیا۔ بیگز تو میں کار میں بھول گئی۔۔

جاو کار سے بیگز نکال کر لاؤ۔۔ تمہارے لیے چاکلیٹس لے کے آئی ہوں۔۔ واوا پی لو

یو۔۔ اور وہ بھاگا تھا باہر کی جانب۔۔۔

زوبی مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

اوہ تو اب ہمارے آنے جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا محترمہ کو۔۔۔۔۔

نشہ جو کام میں مگن تھی۔۔۔ زوبی کی آواز سننے پٹی تھی۔۔۔

زوبی اور نشہ بھاگتی ہوئی اسکے گلے لگی تھی۔۔۔

بہت ندامت ہو رہی ہے زوبی۔۔۔ مجھے۔۔۔

کس چیر کی ندامت۔۔ نشی۔۔

مجرم ہوں میں تمہاری خوشیوں کی۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔۔

زوبی نشی کی جانب مڑی تھی۔۔۔

میری اک نادانی کی تمہیں اتنی بڑی سزا ملی۔۔۔

خود کو کوسنا بند کر دو نشی۔۔ مجھے تم سے کوئی شکوہ نہیں ہے۔۔۔

نہیں زوبی مجھے اک پل سکون نہی ملتا۔۔۔۔۔

کہ تم کیسے اک ان چاہے رشتے کو دل سے قبول کر پاؤ گی۔

کیسے زندگی گزارو گی اک ایسے مرد کے ساتھ جس سے تم۔۔۔

اور وہ کہتی کہتی رکی تھی۔۔

جس سے میں محبت نہی کرتی ہوں۔۔ زوبی نے نشی کی بات مکمل کی تھی۔۔۔

تو کیا فرق پڑتا ہے نشی۔۔۔۔۔

ہر کوئی سمجھوتہ کرتا ہے اپنی زندگی میں۔

تو میں بھی کروں گی۔۔۔

کیا کیا کہا زوبی سمجھوتہ۔۔۔۔۔

محبت کے بغیر زندگی نہیں گزرتی۔

میں گزار لوں گی یہ زندگی اپنی ماں کے جڑے ہوئے ہاتھوں کو دیکھ کر ان کی روتی ہوئی

آنکھوں کو دیکھ کر میں حالات سے سمجھوتا کرنا سیکھ لوں گی۔۔۔۔۔

اور ہاں نشی خود کو کبھی کوئی بلیم مت دینا۔۔۔۔۔ مجھے تم سے کوئی شکوہ نہیں نہیں۔

شکوہ تو مجھے اپنی قسمت سے ہے۔

زوبی ادھر دیکھو۔۔۔ یہ چار دن میں اتنی بڑی بڑی باتیں کرنا کیسے سیکھ لیں۔۔۔۔۔ یہ

زوبی اتنی سمجھدار کیسے ہوگی۔

ہا ہا چار دن نہی ان چار سیکنڈ نے میری زندگی بدل دی۔ جب میری محبت کا گلا گھونٹا گیا

اور بھری محفل میں مجھے ٹھکرایا گیا۔۔۔۔۔ عقل تو اسی دن اگی تھی نشی مجھے۔۔۔۔۔

کسی کو ٹھکرانے کی تزییل کیا ہوتی ہے کوئی مجھ سے پوچھے وہ تکلیف کس ازیت میں مبتلا
کر دیتی ہے۔۔۔۔

زوبی۔۔۔۔ وہ سالار۔۔۔۔ بھائی کو۔۔۔۔۔۔۔۔ میں۔

اور نشی بولتے بولتے رکی تھی۔۔۔ کہ زوبی کی نظر سامنے کھڑے عالیان پر پڑی
تھی۔۔۔

ارے عالیان بھائی آپ۔۔۔

وہ دونوں اپنے سامنے عالیان کو کھڑا دیکھ سکتے ہیں ای تھیں۔۔۔

کیا ہوا آپ دونوں کو مجھے دیکھ کر ایسے شاکڈ کیوں ہوں گئیں۔۔۔

نن نی تو عالیان بھائی۔۔۔

نشی چلتی ہوئی عالیان کے پاس ای تھی۔

آپ لو کچھ چاہیے تھا۔ بھائی۔۔۔

ہاں وہ میں تو کافی کا کہنے آیا تھا۔۔۔۔ ہائے زوبی تو بہت اچھی کافی بناتی ہے کیوں

زوبی۔۔۔۔

اور زوبی نے نشی کو گھورا تھا۔۔۔۔

اوہ مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ زبار یہ صاحبہ اچھی ڈرائیور کے ساتھ اک اچھی شیف بھی
ہیں۔۔۔۔۔

نووے مجھے نہی اتا کچھ بنانا۔۔

خود ہی بناو کافی۔۔۔ وہ نشی اور عالیان کو انکھیں دکھاتی کچن سے نکلی تھی۔۔۔۔۔

اف یہ غصہ۔۔۔۔ تو، ہر وقت اس کی ناک پر بیٹھا رہتا ہے۔۔۔۔۔

ہا ہا عالیان بھائی یہ تھوڑی پاگل ہے۔

ہائے نشی پاگل تو ہم ہو گئے ہیں۔۔۔۔۔

ہیں چار دن نہی ہوئے ویسے شادی کو اور اپ پاگل ہو گئے۔۔۔

ارے ارے پاگل کی محبت میں گرفتار پاگل۔۔۔۔۔

اور نشی نے چونک کر عالیان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کے چہرے پر چھائے ہوئے

محبت کے تاثرات دیکھے وہ کچھ پر سکوں سی ہو گی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

عائشہ دس از فار یو۔۔۔۔۔

یہ کیا ہے اریش۔۔۔

کھولو اور خود دیکھ لو۔۔۔۔۔

اوہ واواٹس سو بیوٹی فل پینڈنٹ۔

نہیں تو۔۔۔۔۔

بیوٹی فل تو تم ہو۔۔۔۔۔



اور وہ مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

یہ کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔

اور زوبی چلتی ہوئی دونوں کے پاس ای تھی۔

وہ بھا بھی۔۔۔۔۔ عائشہ نے بولنے کی ناکام کوشش کی تھی۔۔۔۔۔

تم جاو عائشہ مجھے اریش سے کچھ بات کرنی ہے۔۔۔۔۔

نچ جی بھا بھی۔۔۔

اور وہ تیز تیز قدم اٹھاتی اندر کی جانب بڑھی تھی۔۔

کیا ہے یار زوبی۔۔۔۔۔ غلط ٹائم پر انٹری۔۔۔۔۔ ماڑی ہو۔۔۔۔۔

ہا ہا گدھے تم پہ اعتبار نہیں تھا نا مجھے اسلیے۔۔

دفعہ۔۔۔۔۔ یار۔۔۔۔۔

اچھا اچھا سنو۔

ویسے تمہاری چوائس کی داد دیتی ہوں۔۔۔۔۔ عائشہ پرفیکٹ ہے۔۔۔۔۔

جاننا ہوں۔۔۔۔۔

لیکن اک بات بولوں زوبی۔۔۔۔۔

تم سے پرفیکٹ کوئی نہیں۔۔۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔۔۔ وہ چونکی تھی۔۔۔۔۔

سالار بھائی نے اپنے پیڑوں پر خود کلہاڑی ماڑی ہے۔۔۔۔۔

اور اب وہ ساری زندگی بھگتیں گئے کہ انہوں نے کیا ٹھکرایا تھا۔۔۔۔۔

کیونکہ اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو تمہیں کبھی نہیں گنواتا۔۔۔

اریش کیا اول فول بول رہیے ہو۔۔۔

زباریہ نے رخ موڑا تھا۔۔۔

وہی جو محبت ہمیشہ سے تمہاری آنکھوں میں جھلکی تھی سالار بھائی کیلئے۔۔۔

لیکن قدر نہی کی سالار بھائی نے۔۔۔ وہ گھومتا ہوا زباریہ کے سامنے آیا تھا۔۔۔

اور زوبی کے نم ہوتے چہرے کو دیکھا تھا۔۔۔

لیکن اک شخص کی آنکھوں میں نے وہ محبت تمہارے لیے دیکھی ہے۔۔۔ عالیان بھائی

بہت محبت کرتے ہیں زوبی تم سے۔۔۔ اور تم ان کی بے قدری مت کرنا۔۔۔

اور ائی نو ہماری زوبی بہت سمجھدار ہے۔۔۔

اور ان آنکھوں میں میں دوبارہ انسو نہیں دیکھوں۔۔۔۔۔۔

جتنی جلدی ہو حقیقت کو تسلیم کر لو زوبی۔۔۔۔

کیونکہ میں تمہیں بہت خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ اور ہر موڑ پر اک سچے دوست کی

طرح تمہارے ساتھ کھڑا ہوں گا۔۔۔۔

اور ان آنسوؤں کو کبھی بہنے نہ دینا۔۔ کیونکہ یہ انسو میری زوہبی کو کمزور کر دیں گے جو
میں نہیں چاہتا۔۔۔۔

ای ہوپ تمہاری عقل میں کچھ نا کچھ آیا ہو گا موٹی۔۔۔۔

میں موٹی نہی ہوں اریش بے بچے۔ اور اریش بھاگا تھا۔ کک زوہبی اسکے پیچھے لپکی
تھی۔۔۔۔۔

کہ بمشکل سامنے سے اتے سالار سے ٹکراتے ٹکراتے بیچی تھی۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

نظروں نے اس قاتل جان کا تعاقب کیا تھا۔ بڑھی ہوئی داڑھی بکھرے سے بال اک
عجیب سے حلیہ میں اک پس مردہ سامر جھایا ہوا شخص کھڑا تھا۔۔۔

اسے اک وجہ عجیب ستائی ہوئی حالت میں لگا تھا۔۔

جسے دیکھ وہ ہمیشہ دل میں ماشاء اللہ کہتی تھی۔۔

اج اسکی ایسی حالت دیکھے زوہبی کا دل مٹھی میں آیا تھا۔۔

زوہبی کی آنکھوں میں پانی آیا تھا تو وہ نظریں چراگی تھی۔۔

اور واپس پلٹی تھی۔۔۔۔

زوبی۔۔۔۔۔ اک جانی پہچانی اواز پر وہ رکی تھی۔۔۔

وہ جو ہمیشہ سالار کی اواز پر ڈر جاتی تھی۔۔۔

اج اس کے پیار بھرے انداز پر اپنا نام پکارے جانے پر وہ سہم گئی تھی۔۔۔۔۔

زوبی۔۔۔۔۔ اور زوبی میں ہمت نا تھی کہ وہ اپنا رخ موڑے۔۔۔

زوبی نے آنکھیں میچی تھیں۔۔۔

وہ مجھے۔۔۔ سالار لفظوں کا میل جول کرتا ہوا زوبی کی جانب بڑھا ہی تھا۔۔۔ کہ عالیان

کی اواز پر اٹھتے قدم ر کے تھے۔۔۔

ارے زبار یہ اپ یہاں ہیں۔۔۔ اور میں ناکب سے ڈھونڈ رہا ہوں اپکو۔۔۔۔۔

اور زبار یہ نے میچی ہوئی آنکھیں کھولی تھیں اور اپنے سامنے عالیان کو کھڑا ہوا پایا تھا۔۔۔

ارے اپ ٹھیک تو ہے۔۔۔

وہ زبار یہ کی سرخ ہوتی آنکھوں کو دیکھے گھبرا یا تھا۔۔۔۔

ہوں ٹھیک ہوں میں۔۔۔۔۔ وہ دھیمے لہجے میں بولی تھی۔۔

میں تو ڈر ہی گیا تھا۔۔۔

سالار چلتا ہوا عالیان کے پاس آیا تھا۔۔

اوہ ہائے یار کیسے ہو۔ عالیان کافی خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتا ہوا سالار سے ملا تھا۔۔

زوبی نے اک نظر سالار کی جانب دیکھا تھا اور واپس پلٹی تھی۔ کہ اک قدم کھڑے رہنا

اس کی برداشت سے باہر تھا۔۔۔۔

سالار بیٹا کدھر جا رہے ہو۔۔۔ اوکھانا کھاؤ ہم سب کے ساتھ۔۔۔ ہمدانی صاحب نے

کہا تھا۔ تو اسے بمشکل بیٹھنا پڑا تھا۔۔

زباریہ کے لمبے بال کتنے خوبصورت لگتے ہیں۔ نشی تم بھی بڑھاؤ بال۔۔۔ احمر نے

نشی کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔ جو سالار کے کانوں سے ٹکرائی تھی۔۔

اور اس نے چونک کر سامنے کی جانب دیکھا تھا جہاں عالیان کے ساتھ بیٹھی زباریہ

اسے اک آنکھ نا بھائی تھی۔۔

کہ سالار اک دم ڈانٹنگ ٹیبل سے اٹھا تھا۔۔

ارے بیٹا کھانا تو کھا لو۔ شاہدہ بیگم مے مایوسی سے اپنے بیٹے کی جانب دیکھتا تھا۔ جہاں
پچھتاوے کی صاف لہر دکھ رہی تھی۔۔۔

نی مجھے بھوک نہیں۔ اپ لوگ انجوائے کریں۔

ایکسیوزمی۔۔۔

وہ کہتا ہوا کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔

اور کمرے میں اکرا اس نے اپنا فون زمیں پر ماڑا تھا۔

اک ندامت اس کے چہرے سے عیاں تھی۔ اج بھی کسی اور کے منہ سے زباریہ کی

تعریف اور زباریہ کا عالیان کے ساتھ اسے بہت کھٹکا تھا۔۔۔

زباریہ کی آنکھوں کی نمی اسکی آنکھیں بھی نم کر گئی تھیں۔۔۔

نہی زوبی خوش نہیں ہے عالیان کے ساتھ۔۔۔۔

نن نہیں۔۔۔ وہ خود سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔

میں جانتا ہوں وہ مجھ سے محبت کرتی ہے۔ اور میں اسے کسی اور کے ساتھ نہیں دیکھ

سکتا چاہیے جو بھی ہو جائے۔۔۔

مجھے زوہی واپس چاہیے ہر صورت میں ہر حال میں۔۔ وہ میری ہونی چاہیے۔۔ میں نے
اسے کیوں ٹھکرا اس نے سامنے شیشے پر اپنا بیچ مارا تھا کہ ہاتھ تک چھلنی ہو گیا تھا اور ہاتھ
سے خون روا ہوا تھا۔۔

مجھ سے نہیں ہوتا زوہی کا وجود کسی اور کے ساتھ۔۔

میں نے ٹھکرایا ہے اسے میں نے زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے میں ہی
سدھاروں گا بھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
زوہی میری ہے صرف میری۔۔۔۔۔
سالار کی آنکھوں میں اک عجیب سی وحشت تھی۔

عالیان بیٹا ہماری کل کی واپسی ہے عائشہ کے بھی ایگزامز سٹارٹ ہونے والے ہیں۔۔
لیکن ابھی زباریہ کے ڈاکو منٹس کمپلیٹ ہونے میں تھوڑا وقت لگے گا۔۔۔۔۔
تو کیوں نا تم اور زباریہ گھوم پھر او امریکہ سے زیادہ خوبصورت ہے ہمارا وطن۔۔

اور ویسے بھی شادی کے بعد کہیں بھی نہیں کے کر گئے بچی کو۔۔۔۔

اسلام آباد اپنا فارم ہاوس ہے۔ بچی کو لے کر جاو ساتھ انجوائے بھی کر لینا اور میں بزنس

پاکستان میں سیٹل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔۔

کچھ کلائنٹس ہیں تم ان کے ساتھ بھی میٹنگ فکس کرو۔۔۔

جی بابا۔۔۔۔

بس اب اپنے دیس میں آیا ہوں تو یہاں سے جانے کو دل نہیں کرتا۔۔

لیکن مجبوری ہے جانا پڑے گا۔۔ لیکن تم اسلام آباد والا پروجیکٹ دیکھو۔ تب تک

زباریہ کے بھی ڈاکو منٹس کمپلیٹ ہو جائیں گے۔۔۔

جی بابا ڈونٹ یووری ای میچ۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ عائشہ کے ساتھ کچن میں ناشتہ بنا رہی تھی۔ بھابھی میں اپ کو بہت مس کرنے والی

ہوں۔۔۔۔ اور وہ مسکرای تھی۔۔ ہائے بھابھی کو مس کرو گی بھائی کو نہیں۔

بھائی آپ کو کون کرے گامس۔۔۔۔۔ وہ ہنسی تھی۔۔ مزہ ہے آپکے کام نہی کرنے
پڑیں گے۔۔۔

پہلے تو تم ہی کرتی ہو۔ چوہیا۔۔

بھائی وہ تپی تھی۔۔

عائشہ بیٹالے بھی اوچائے۔۔۔

جی بابا۔۔۔۔۔ ای اور ٹرے پکڑے عالیان کو منہ چڑاتے باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔

وہ مسکراتا ہوا زوبی کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔ جو انڈہ بنانے میں لگی ہوئی تھی۔۔۔

ویل اپکی ساس نے آپکو کو کنگ سکھا ہی دی۔۔

وہ عالیان کی بات ان سنی کرے اپنے کام میں مگن تھی۔

بندہ اس ناچیز کو بھی پوچھ لیے کے وہ ناشتہ میں کیا کھانا پسند کریں گے۔۔۔۔۔

زوبی کا چلتا ہوا ہاتھ رکا تھا۔۔۔

اور اس نے غصہ سے عالیان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اپ املیٹ کھانا پسند کریں گے یا پکو فرائی کر دوں۔۔۔۔

اوہ میرے خدا وہ زباریہ کے تیور دیکھے بولا تھا۔۔

ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہیں ہماری شادی کو اور اپ مجھے فرائی کرنے کا کہہ رہی

ہیں۔ وہ بھی اتنے غصے سے۔

نن نہیں وہ میں ایک فرائی۔۔۔۔۔

ہاہا۔۔۔۔ ہائے جان من اپ ہمیں بھی فرائی کر دیں ہم ہنسی خوشی راضی ہیں۔۔۔

اور وہ ہنستا ہوا اپیل کی بانٹ لیتا کچن سے نکلا تھا۔۔۔۔۔

اف زباریہ نے ہاتھ میں پکڑا چمچ غصہ سے شیلف پر پٹچا تھا۔۔۔۔۔

میری بیٹی خوش تو ہے نا۔۔۔

جی بابا زوبی اک پھکی سی مسکان ہونٹوں پر لائی تھی۔۔

لیکن رامین اپنی بیٹی کے چہرے پر چھائے اداسی کے تاثرات بھانپ گئیں تمہیں۔۔۔

زوبی جو ایان کے ساتھ مستی کرنے میں مصروف تھی رامین بیگم کی اواز پر چونکی تھی۔

اپ کے سر کا بوجھ تو ہلکا ہو گیا ناب کیا فرق پڑتا ہے میں خوش ہوں یا نہیں۔۔۔

وہ زبانیہ کی بے رخی دیکھے غمگین ہوئی تھیں۔۔

ماں ہوں تمہاری میں زوبی ہمیشہ تمہاری بھلائی ہی چاہی ہے میں نے۔۔۔

کہ میری بچی پر کوئی انچ بھی نا آئے اور وہ ہمیشہ خوش رہیے۔۔۔

لیکن اولاد کے معاملے میں بھی میں ہی تصور وار ٹھہری۔۔۔۔

مما پلینز۔۔۔ وہ تڑپ گی تھی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels & Fiction

ایک بات دھیان سے اپنے پکوسے باندھ لو زوبی۔۔۔

اپنی نادانی اور بیوقوفی سے کوئی ایسی حرکت مت کرنا کہ جس کا خمیازہ تمہیں پوری

زندگی بھگتنا پڑے۔۔۔

ماں ہوں تمہاری اپنی بیٹی کی بے رخی سر آنکھوں پر۔۔

لیکن یہ کبھی مت بھولنا کہ ادھی رات کو کسی مرد کے ساتھ کھڑی عورت کو یہ معاشرہ

کبھی قبول نہیں کرتا ہے۔۔۔

اور بھری محفل میں اس ہی اپنے نے تمہیں اپنانے سے انکار کیا تھا۔۔۔ اور تمہیں
ٹھکرایا تھا۔۔۔

لیکن اس وقت عالیان ہی تھا جس نے اگے بڑھ کر تمہیں اپنانا مہیا کر دیا۔۔۔۔۔

یہ احسان کیا کم ہے اسکا ہم پہ جس نے اس رات ہمارا بھرم رکھا۔۔۔۔۔

مت بھولنا بیٹا۔۔۔۔۔ کہ ٹھکرائی ہوئی لڑکی کو یہ سنگدل معاشرہ ہمیشہ حقارت کی نگاہ
سے دیکھتا ہے کہ ناجانے کیا عیب ہو اس لڑکی میں جو سب سے عزیز رشتے نے اپنانے
سے انکار کر دیا۔۔۔ ہمیں ہماری اولاد پر اندھا یقین ہے بیٹا۔۔۔ کہ وہ ہمارے اعتماد کو
ٹھیس نہیں پہنچا سکتے۔۔۔ لیکن بیٹا ہم لوگوں کا منہ بند نہیں کر سکتے۔۔۔

ہاں میں مجرم ہوں تمہاری۔۔۔ کہ مجھ سے گناہ ہو گیا جو بیٹی کی خوشی بھی ناجان سکی اور
اس کو رخصت کر دیا۔۔۔۔۔

لیکن ماں ہوں نا اپنی بیٹی پر لوگوں کی باتوں کا اک جھونکا بھی نا پڑنے دوں
میں۔۔۔۔۔ اپنی سب سے عزیز بیٹی پر کسی کو انگلی تک نا اٹھانے دوں میں۔ اس غرض
سے کہ عالیان تمہیں بے پناہ عزت اور محبت دے گا میں نے تمہیں اسکو سونپا ہے

زوبی-----

میرے فیصلے کی لاج رکھ لینا اک ماں مجبور تھی تب-----

عالیان بہت اچھا بچہ ہے----- بیٹا----- وہ ہمیشہ تمہیں عزت اور من دے گا
بس تمہیں سمجھنے کی دیر ہے---

اور وہ رودی تھیں----- مہما زوبی را میں بیگم کے گلے لگی تھی---

مہما میں اپکا مان نہیں توڑوں گی ای پر امیس یو-----

جانتی ہوں بیٹا۔۔۔ مجھے میری کی ہوئی تربیت پر اعتبار ہے کہ تم میرا مان نہیں توڑوں
گی۔۔۔

نہیں توڑوں گی کبھی نہیں۔۔۔

اپنی ماں کا سر ہمیشہ فخر سے بلند رکھوں گی۔۔

جانتی ہوں بیٹا۔۔۔ بس اپنی ماں سے یہ ناراضگی ختم کر دو۔۔۔ میرا دل خون کے انسوروتا
ہے۔۔۔

نن نہی مہما پلپیز ایسے مت کہیے۔۔۔ مجھے کوئی شکایت نہیں اے۔۔۔

کب تک آئے گا عالیان بیٹا۔۔۔

جی ماما وہ کہہ رہے تھے شام تک انہیں گے کچھ کام تھا نہیں۔۔۔

چلو الٹا خیر کرے تم جلدی سے حلیہ درست کر کے نیچے او۔۔۔

اپا سے بھی مل اونٹنی بھی ای ہوئی ہے۔۔۔

جی ماما بس ای۔۔۔

گڈ گرل۔ بیٹا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Articles | Poetry | Fiction | Drama | Screenplay | Photo | Interview | Book Review | Health | Education | Sports | Entertainment | Travel | Lifestyle | Business | Technology | Science | Environment | Culture | History | Geography | Music | Art | Fashion | Food | Drink | Health | Education | Sports | Entertainment | Travel | Lifestyle | Business | Technology | Science | Environment | Culture | History | Geography | Music | Art | Fashion | Food | Drink

اور وہ باہر کی جانب بڑھی تھیں۔۔۔۔۔

لیکن خود کو کیسے بہلاتی۔۔۔

دل تھا کہ جس نے ابھی تک عالیان کو تسلیم نہ کیا تھا۔۔۔

دل کے ہو کونے میں صرف سالار بسا تھا۔۔۔

وہ خود سے جنگ لڑ رہی تھی۔ اک عجب کشمکش میں مبتلا ہو کے رہ گئی تھی۔۔۔

اے میرے خدا۔۔۔ کیا کروں میں۔۔۔ مجھے کوئی راہ دکھا۔۔۔ کب تک بھاگوں کی
 عالیان سے میں۔۔۔ اور کہاں تک بھاگوں گی۔۔۔ عالیان سے۔۔۔
 وہ مرے مرے قدم اٹھاتی کھڑکی کی جانب بڑھی تھی۔۔۔ اور کھڑکی کو کھولا تھا۔۔۔
 سامنے کھڑکی ہر سے اک وجود دکھا تھا اسے جسے دیکھ اس کی سماعتوں میں اک عجیب ہل
 چل سی مچی تھی۔۔۔

کھڑکی پر سے اٹھتا ہوا دھواں اور سالار کے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی سگریٹ۔۔۔ زوبی
 اک دم کو ٹھٹکی تھی۔۔۔
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 سالار اور سگریٹ۔۔۔ نن نہیں۔۔۔ وہ خود سے ہمکلام ہوئی تھی۔۔۔

اک کے بعد دوسری اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ چار سگریٹ پی گیا تھا۔۔۔

اب کی بار سگریٹ ہاتھ میں لیے وہ کھڑکی کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

اور سامنے کی جانب دیکھا تھا۔ جہاں زبیر کوپ کھڑے دیکھ وہ چونکا تھا۔۔۔

بکھرے بالوں اور بڑھی ہوئی داڑھی میں زوبی کو وہ بااثر شخصیت والا سالار کہی نہیں
 دکھا تھا۔۔۔

اک الگ سی اداسی جھلک رہی تھی اس کی آنکھوں میں۔۔۔

زوبی نے اک نظر سالار پر ڈالے زور دار نہ انداز میں کھڑکی بند کی تھی۔۔۔

کہ گرج دار او از سالار کی سماعتوں میں سمائی تھی۔۔۔

جانتا ہوں زوبی کہ یہ وقتی غصہ ہے تمہارا۔۔

پر اپنی محبت سے بہت جلد تمہیں آشنا کر دوں گا کیونکہ تم میری ہو صرف میری۔۔۔

اور وہ سگریٹ کا کش لیے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

ای ہیٹ یو سالار ای ہیٹ یو۔۔۔ وہ کھڑکی سے پشت ٹکائے آنکھیں موندیں کھڑکی

تھی۔۔۔۔۔

انسو تو جیسے اسکا مقدر بن گئے تھے بے سبب بہتے ہی جا رہے تھے۔۔۔۔۔

زوبی اپنی۔۔۔۔۔

زوبی اپنی۔۔۔۔۔

ایان بھاگتا ہوا کمرے میں آیا تھا۔۔

کہ پل بھر میں آنکھیں پونچھی تھیں۔۔۔

جلدی چلیں۔۔۔۔۔ ہماری کرکٹ ٹیم باہر اپکاویٹ کر رہی ہے۔۔۔۔۔

اچھا کو تو ایان۔۔۔۔۔

لیکن وہ زوبی کا ہاتھ پکڑے نیچے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

ارے ارے یہ کہاں کو بھاگے جا رہے ہو دونوں۔۔۔

مما بس ہم ابھی ائے۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Article | Poetry | Drama | Short Story | Interview | Book Review | Column | Photo | Cartoon | Advertisement

اور دونوں گیٹ کی جانب لپکے تھے۔۔۔

اچھا خالہ کی طرف ہونا اب۔۔۔

جی ممما۔۔۔۔۔

اور وہ گرائونڈ کی جانب ائے تھے۔۔۔

جہاں کالونی کے بچے ہاتھوں میں پھول پکڑے زوبی کا ویلکم کر رہے تھے۔۔۔

ارے ارے بچوں تھینکیو فار دیس وارم ویلکم۔۔۔

کس کی بات کر رہی ہو زوبی۔۔۔

اس شخص کی جس نے میری توہین کرنے کا کوئی موقع نہیں چھوڑا۔۔۔۔۔ جس نے
میری اک اک خامی کو مد نظر رکھا۔ جس نے بھری محفل میں مجھے ٹھکرایا۔۔۔

سالار بھائی کی بات کر رہی ہو۔۔۔ نشی نے کہا تھا۔۔

وہ بار بار میرے سامنے آکر میرے زخموں کو کیوں کریدتے ہیں۔۔۔

شاید وہ بھی اپنی دلی کیفیت سے ناواقف تھے۔۔۔ لیکن اب شاید ان کے پاس اس سے
بڑا بچتھاوانا ہو کہ انہوں نے اپنی انا اور ضد میں تمہیں گنوا دیا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا نشی۔۔

اور تم اپنے دل سے سالار بھائی کی محبت کو نکال دو زوبی اور عالیان بھائی کے ساتھ آگے
بڑھو۔۔۔ جتنی جلدی ہو ماضی کی تلخ یادوں کو بھول کر اپنی زندگی کی نئی شروعات
کرو۔۔۔۔۔

کیا اتنا اسان ہوتا ہے نشی جسے دل میں بسایا ہو۔ اسے دل سے نکال دینا۔۔۔۔۔

نہی زوبی اسان تو نہیں ہوتا لیکن ناممکن بھی نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

لیکن ہاں جب تک تم سالار بھائی کو نہیں بھلا پاؤ گی اگے کیسے بڑھو گی۔۔۔۔۔

مجھے نہیں بڑھنا اگے۔۔۔۔۔

چاہ کر بھی میرے دل سے سالار کیلئے محبت کم نہیں ہوتی نشی۔۔۔ اور وہ رو دی

تھی۔۔۔۔۔

آسمان میں تاریکی بڑھ رہی تھی۔۔۔۔۔

لیکن دور کھڑا وجود زوبی کی ہر بات واضح طور پر سن چکا تھا۔۔۔

وہ جن قدموں زوبی سے بات کرنے کیلئے اگے بڑھا تھا۔۔۔ انہی قدموں واپس لوٹا

تھا۔۔۔۔۔

زوبی کا ادا کیا ہوا اک اک لفظ ان کے کانوں میں گونجا تھا۔۔۔

اج وہ خود سے ملامت کر رہا تھا۔۔۔۔۔

سالار کو اپنا وجود بھاری ہوتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

نہیں زوبی تم صرف میری ہو صرف میری۔۔۔ میں تمہیں اپنی زندگی میں شامل کر

کے رہوں گا۔۔۔۔۔ اپنی کی ہوئی غلطی کو سدھاروں گا۔۔۔۔۔

ہاؤڈ رُویو۔۔۔ وہ غصے میں چلائی تھی۔۔

اپکی ہمت کیسے ہوئی میرے پاس آنے کی۔۔۔

اپکو تو کوئی نا کوئی موقع چاہیے میرے پاس آنے کا۔۔۔۔

مرد کو تو عورت پر اپنی مردانگی دکھانے کا بہت شوق ہوتا ہے نا۔۔۔ وجود سے محبت

ہوتی ہے۔۔۔۔

تولیں کر لیں اج اپنا شوق پورا۔۔۔ جس کیلئے اپ نے مجھ سے شادی کی ہے۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زباریہ نے اپنا دوپٹہ اچھالا تھا۔۔

کہ عالیان زباریہ کا ایسا رویہ دیکھ کر چلایا تھا۔۔

زباریہ اٹھتا ہوا ہاتھ ہوا میں رکا تھا۔۔۔

کہ زوبی اک دم گھبرائی تھی۔۔۔۔

عالیان نے دونوں ہاتھوں سے زوبی کو پکڑا تھا۔

کہ وہ ڈر کر پیچھے کی جانب بڑھی تھی۔۔

کیا۔۔۔ کیا کہا تم نے کہ مجھے وجود سے محبت۔۔۔

ڈیٹم۔۔۔ اس نے غصہ سے ہاتھ دیوار پہ ماڑا تھا کہ زوبی چلائی تھی۔۔۔۔

ادھر دیکھو میری آنکھوں میں دیکھو۔۔۔

وہ چلایا تھا۔۔۔۔۔۔

زباریہ خان۔۔۔ میری آنکھوں میں دیکھو جس میں صرف تمہارا عکس ہے۔۔۔ اس دل

میں دیکھو جس میں صرف تم بسی ہو۔۔۔

میں نے تم سے محبت کی ہے۔۔۔۔۔۔ دل سے کی ہے۔۔۔۔۔۔ تمہارے بھولے پن اور

معصومیت سے کی ہے۔۔۔ ناکہ تمہارے وجود کو دیکھ کر میرے دل میں کوئی لالچ نے

جنم لیا جو میں نے تم سے شادی کی۔۔۔

اپنے دل کے ہاتھوں مجبور تگا میں کہ میری پاکیزہ محبت پر اس دن کوئی انگلی ناٹھا

سکے۔۔۔ کہ مجھے میری کی ہوئی محبت پر اندھا اعتبار تھا۔

لیکن تمہیں میری محبت میں بھی دھوکا دکھا۔۔۔ اور اج اتنی بڑی بات زبان سے نکال دی

کہ اک بار بھی نہیں سوچا کہ مجھ پر کیا بیتے گی۔۔۔۔

ارے بیوقوف لڑکی جو شخص فورن سوسائٹی میں رہ کر بھی وہاں کے کلچر وہاں کی
 رنگینیوں سے جہاں ہر طرف دل بہلانے کیلئے سب موجود ہو ویسی سوسائٹی میں رہ کر
 اسے کوئی رنگینی متوجہ نہ کر پائی ہو۔۔۔ وہ اک مشرقی لڑکی سے صرف اپنا دل بہلانے
 کیلئے شادی کرے گا۔۔۔ واٹ نو سنسن۔۔۔

مجھے لگا تھا کہ میری محبت میں اتنی طاقت ہے کہ تمہیں مائل کر لے گی۔۔۔ اور
 تمہارا رویہ یہیں رہے لیے نرم ہو جائے گا۔۔۔

سب کچھ اتنا جلدی ہوا کہ سمجھنے کا موقع نہیں ملا۔۔۔
 لیکن کسی کو پڑھنے کیلئے تو اک پل بھی کافی ہوتا ہے زوبی۔۔۔۔۔ اتنا بڑا نہیں تھا
 میں جتنا تمہاری نظروں میں خود کو پایا۔۔۔۔۔

زوبی نے عالیان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جس کے چہرے پر غصہ اور آنکھوں میں درد
 جھلک رہا تھا اس کا ہر لفظ اسکی کی ہوئی سچی محبت کی گواہی دے رہا تھا۔۔۔

عالیان نے زوبی کا زمین پہ گرا ہوا دوپٹہ اٹھایا تھا۔۔۔ اور اسکے سر پر اوڑھایا تھا۔۔۔

محبت کا پہلا اصول بھی عزت ہے۔۔۔ زوبی۔۔۔

لیکن خیر تم مجھے سمجھ نہیں سکی۔۔۔۔

وہ یہ کہہ کر رکنا نہیں تھا اور پوری رات وہ کمرے سے باہر رہا تھا۔۔۔۔

پوری رات زوبی خود کو کوستی رہی تھی کہ وہ جانے انجانے میں بہت کچھ بول گی تھی

عالیان کو۔۔۔۔

رات زمین پر بیٹھے دیوار سے ٹیک لگائے روتے ہوئے گزارا تھی اسنے۔۔۔ کہ ان

سب میں عالیان کا کیا قصور تھا۔۔۔۔ قصور تو خود کا تھا۔۔۔ یا میرے خدایہ میں کس

دورا ہے پر کھڑا کر دیا ہے مجھے۔۔۔ میں کیا کروں میرے مولا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ پوری رات ٹیرس پر ٹہلتا رہا تھا اسکے کانوں میں زوبی کے الفاظ گونج رہے تھے۔۔۔

میری محبت میں کہاں کمی رہ گی تھی زوبی جو اک پل میں تم نے مجھے میری نظروں میں

گرا کر رکھ دیا۔۔ کیا اتنا برا سمجھتی ہو تم کہ میں ایسی ویسی کوئی بھی حرکت کر سکتا ہوں وہ

بھی تمہاری رضامندی کے بغیر۔۔۔۔

عالیان نے غصے میں دیوار کی سیلنگ پر ہاتھ دے ماڑا تھا کہ اب کی بار ہاتھ سے خون بہا

تھا۔۔۔ بہت درد دیا ہے زوبی تم نے مجھے بہت۔۔۔۔۔ اسنے اپنی انکھیں میچیں

تھیں۔۔۔۔۔

اج صبح سے اسنے عالیان کو نہیں دیکھا تھا۔۔۔۔۔

وہ متلاشی نگاہوں سے پورا گھر چھان چکی تھی۔۔۔۔۔

اپنی رات کی کی ہوئی حرکت پر بہت شرمندہ تھی وہ۔۔۔۔۔

شبو چلتی ہوئی اسکے پاس ای تھی۔۔۔۔۔

بی بی جی کھانا لگاؤں اچکے لیے۔۔۔۔۔

وہ لان میں کھڑی گلاب کے پودوں کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔۔

بی بی جی اپ نے صبح سے کچھ نہی کھایا۔۔۔۔۔

صاحب جی نے کہا تھا کہ مجھے اپ کے کھانے پینے کا اچھے سے دھیان رکھنا ہے۔۔۔۔۔

وہ چونکی تھی۔۔۔۔۔

ابھی بھوک نہیں ہے مجھے جب لگے گی تو کہہ دوں گی جاواپ۔۔۔۔۔ اس نے سرد مہری

سے کہا تھا۔۔

بجی بی بی جی۔۔۔۔

زوبی نے پھول توڑنے کیلئے ہاتھ اگے بڑھایا تھا۔ کہ بے دھیانی میں اک کانٹا اس کی انگلی میں چبھا تھا۔۔

اہ۔ انگلی سے خون نکلا تھا۔۔۔۔ اور آنکھوں میں انسوائے تھے۔۔۔

پاگل ہو تم۔۔۔۔۔ دھیان کدھر ہے تمہارا۔۔۔۔

عالیان نے رومال نکال کر زوبی کی انگلی پر رکھا تھا۔۔۔

اور اس ٹائم یہاں کیا کر رہی ہو پتا نہیں ہے کہ یہ کراچی نہیں اسلام آباد ہے۔۔ اور

ٹھنڈل بڑھ رہی ہے۔۔۔ زوبی نے عالیان کی جانب دیکھا تھا جو اس معمولی سی چوٹ پر

گھبرا دیا تھا۔۔ یہ وہی شخص تھا جس کی رات اسنے تزلین کی تھی۔۔ اور اب بھی وہ

اسکی فکر میں لگا ہوا تھا۔ کیسا شخص ہے یہ۔۔۔

اور اس نے نے عالیان کے ہاتھ کی جانب دیکھا تھا جہاں واضح زخم نظر آیا تھا

اسے۔۔۔۔۔

اپکے ہاتھ پر یہ چوٹ۔۔۔ وہ گھبرائی تھی۔۔۔۔۔

یہ چوٹ وہ مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

یہ زخم تو کچھ بھی نہیں۔۔۔ کچھ گھاوا ایسے بھی ہیں جو کچھ اپنوں کی عنایت ہیں اور

سیدھے دل پر لگے ہیں۔۔

جو چوٹ دل پر لگی ہے اس چوٹ کا مداوا کوئی بھی نہیں کر سکتا۔۔۔۔۔

اس درد کا بھی اپنا مزہ ہے خیر اندر چلیں۔۔ یہاں بہت ٹھنڈے۔ وہ کہہ کر رکا نہیں

تھا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پہلی بار عالیان کی بات سنیں زوبی کو درد ہوا تھا۔ اور اس کی آنکھیں نم ہوئی

تھیں۔۔۔ کہ جانے انجانے اس نے اک چاہنے والے شخص کی توہین کی تھی۔ اسکی

محبت تذلیل کی تھی۔۔۔۔۔ ندامت اور شرمندگی کے باعث وہ سر جھکا گئی تھی۔۔

عالیان کو لپٹا پڑ جھکے افس کے کام میں مصروف دیکھ وہ کچن میں ای تھی۔۔۔

عالیان کے ساتھ اپنے کیے ہوئے رویہ پر اسے بہت شرمندگی ہوئی تھی۔۔۔

دل میں اک عجیب سی بے چینی تھی۔۔۔ کہ پچھلے کچھ دنوں سے عالیان کے اجنبی رویہ

نے اس کے دل میں اک ہلچل سی مچائی ہوئی تھی۔۔

اور وہ عالیان کے رویہ کے بارے میں سوچتی ہوئی کافی کاگ ہاتھ میں تھامے کمرے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

کمرے میں داخل ہو کر اک نظر عالیان کی جانب دیکھا تھا۔ جو اب بھی اپنے کام میں مگن تھا۔۔

کافی۔۔۔۔۔ زوبی کی آواز پر وہ چونکا تھا۔۔۔۔۔

اور سر اٹھا کر پاس کھڑی زوبی کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔ جو کافی کاگ ٹیبل پر رکھ رہی تھی۔۔۔۔۔

عالیان کی نظر مگ سے ہوتی ہوئی زوبی کے خالی ہاتھوں کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔ کتنے پیار سے اس نے زوبی کو وہ رنگ پہنائی تھی جو اب اسکے ہاتھ کی انگلی میں نادیکھے اسے شدید دکھ ہوا تھا۔۔۔

زوبی عالیان کی جانچتی نظروں سے بخوبی واقف تھی۔ کہ جلدی سے ہاتھ پیچھے کیے تھے۔۔

عالیان نے دکھ اور غصہ کی شدت کو برداشت کرتے نظروں کا زاویہ بدلا تھا۔۔۔۔۔

اس تکلف کی کیا ضرورت تھی۔۔۔۔۔

زوبی عالیان کے الفاظ سنے دنگ رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

جی آپ سے ہی کہہ رہا ہوں۔۔ اتنی ٹھنڈ میں اس عنایت کی کیا ضرورت اُن

پڑی۔۔۔۔۔

بٹ ای ڈونٹ وانٹ۔۔۔۔۔

اور لیپ ٹاپ بند کیے وہ اٹھا تھا۔۔

اپنا کمبل اور پیلو اٹھا تا دروازے کی جانب بڑھا تھا۔۔

آپ کہاں جا رہے ہیں۔۔ وہ گھبرائی ہوئی بولی تھی۔۔۔

گھبراؤ نہیں باہر لاؤ نج میں ہی ہوں۔۔۔۔۔

میں نہیں چاہتا میری وجہ سے کسی کو بھی تکلیف ہو۔۔۔

وہ دروازہ بند کرتا ہوا باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اے میرے خدا۔۔۔ میرے لیے اسانی پیدا فرما میرے مولا۔۔

اک طرف وہ مسیحا ہے جس نے مجھے اپنایا مجھے اپنا نام دیا۔

اور دوسری طرف وہ شخص ہے جس نے میری محبت کو بھری محفل میں رسوا کر

دیا۔ مجھے بیچ راہ میں تنہا چھوڑ دیا۔۔۔۔

اور اج عالیان کی اجنبت مجھے اتنی تکلیف کیوں دے رہی ہے۔ میرے مولا مجھ پر رحم

فرما۔۔۔۔ وہ رودی تھی۔۔۔۔



وہ دن چڑھے نیند سے بیدار ہوئی تھی۔۔۔ گھڑی دوپہر کا ایک بجار ہی تھی۔

اے میرے خدا۔۔۔۔ وہ ہڑ بڑا کراٹھی تھی۔۔۔۔

اور کمرے سے نکلی تھی۔۔۔

شب کو آواز دیتی لاونج کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

جی جی بی بی جی۔

اپ اٹھ گئیں ناشتہ لگواؤں آپکے لیے۔۔

نہی ابھی نی۔ وہ عالیان صاحب کدھر ہیں۔

جی بی بی جی صاحب جی تو صبح سویرے ہی دفتر کے کام سے چلیں گئے تھے۔۔ اور

انہیں واپسی پر دیر ہو جائے گی۔۔ آپ کو بتانے کا کہا تھا۔۔

تو تم نے مجھے اٹھایا کیوں نہیں۔ وہ بلا وجہ ہی چلائی تھی۔۔

جی وہ صاحب جی نے منع کیا تھا۔۔ کہ اپنی نیند میں کوئی خلعل ناہو اسلیے صبح اٹھانے سے

منع کیا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم جاو یہاں سے۔۔۔۔۔

وہ چلاتی ہوئی واپس کمرے میں ای تھی۔۔۔

سمجھتے کیا ہیں خود کو۔۔ اے بڑے میری نیند میں خلعل پیدا کرنے والے۔۔۔

بندہ جگا ہی دیتا ہے۔ کون سے کام سے جا رہے ہیں کب تک واپس آئیں گے کچھ بتا کر

ہی چلے جاتے۔۔۔ وہ منہ بناتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

بی بی جی اپکی چائے۔۔ ہوں رکھ دو۔۔

وہ پیٹنگ کرنے میں مصروف تھی۔۔۔۔

وہ بی بی جی۔۔ پوچھنا تھا۔۔ چلتے ہوئے ہاتھ رکے تھے۔۔

ہاں بولو۔۔

جی وہ شام کے کھانے کیلئے کیا بناؤں۔۔۔

کچھ بھی بنا لو وہ لاپرواہی سے بولی تھی۔۔۔ اور پھر سے پیٹنگ بنانے میں مصروف ہو گئی تھی۔۔

جی بی بی جی اپ اپنی پسند بتادیں یا صاحب جی کی پسند بتادیں۔ جی میں وہ بنا دوں

گی۔۔۔۔

شب کی بات سن کر اسے اپنی دوست فضا کی بات یاد آئی تھی مرد کے دل کا راستہ اسکے

پیٹ سے ہو کر گزرتا ہے۔۔ اگر مرد کو خوش کرنا ہے تو اس کا فیورٹ کھانا پریزنٹ

کرو۔۔

زوبی کے دماغ میں اک خیال سا ایسا تھا۔۔

تو اگر مجھے عالیان کا موڈ ٹھیک کرنا ہے تو۔۔ اسنے برش ٹیبل پر رکھا تھا۔۔

اچھا۔ چلو تمہارے صاحب جی کیلئے میں خود سے کھانا بناؤں گی۔۔

بی بی جی اپ۔۔۔ شبونے حیرانگی سے پوچھا تھا۔۔

ہاں میں۔۔۔ کیوں کیا ہوا۔۔۔

ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Poetry

وہ بی بی جی اپ کو کھانا بنا نا اٹھا ہے۔۔۔

ہاں تھوڑا بہت تو اٹھا ہے کچھ موبائل کی مدد لوں گی۔۔ اور تم تو ہو سٹی۔۔ مدد کرنے

کو۔۔

جی جی بی بی جی ضرور۔۔ شبو مسکرائی تھی۔۔

تو ٹھیک ہے چلو کچن میں۔۔۔۔

شام سے زوبی نے دروازے پر نظریں جمائی ہوئیں تھیں کہ وہ کونسی گھڑی ہو جب

عالیان گھرائیں۔۔۔۔۔

اور وہ ان سے اپنے کیے ہوئے رویہ کی معافی مانگے۔۔۔

کہ جو بھی تھا غلطی سراسر اسکی ہی تھی جو وہ بنا سوچے سمجھے عالیان کو اتنا سناگی
تھی۔۔۔۔

اور کہیں نا کہیں دل میں اک ملائمت بھی تھی۔۔۔ اور دل میں اک سو فٹ کارنر سا بھی
بن گیا تھا عالیان کیلئے۔۔۔ کہ وہ سب فیئنگرز سے انجان اپنی ہی دھن میں تھی۔۔۔

نوبختے کو تھے اور عالیان کا کچھ پتانا تھا۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کھانا ٹیبل پر لگائے ٹھنڈا ہو گیا تھا۔۔۔

بی بی جی اپ نے دوپہر سے کچھ نہی کھایا ہے۔ اپ کھانا کھالیں صاحب جی اجائیں
گے۔۔۔۔

نہیں عالیان اجائیں میں ان کے ساتھ ہی کھانا کھاؤں گی۔۔۔

جی بی بی جی۔۔۔۔

قریباً ساڑھے دس بجے کار کا ہارن سنائی دیا تھا۔۔۔

تو زوبی جو ڈاننگ ٹیبل پر سر جھکائے نیند کی وادیوں میں گم تھی کار کے ہارن پر ہڑ بڑا کر
اٹھی تھی۔۔۔۔۔

اور اپنا حلیہ درست کرتی لاونج کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔

اپ اگئے۔۔۔۔۔ عالیان کو گھر میں داخل ہوتے دیکھ وہ مسکرائی تھی۔ اور عالیان کی جانب
بڑھی تھی۔۔۔۔۔

اج نے میں اتنی دیر کر دی اپنے۔۔۔۔۔

کیوں کوئی کام تھا۔۔۔۔۔ عالیان نے اک نظر زوبی کو دیکھا تھا۔ جو گلابی فراک میں بالوں کی
چھایا بنائے بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔۔۔۔۔ کہ وہ پیل بھر کو نظر تک ہٹانا بھول
گیا تھا۔۔۔۔۔

ہوں۔۔۔۔۔ اس نے نظریں چرائیں تھیں۔۔۔۔۔

کچھ کام تھا اس لیے دیر ہوگی۔۔۔۔۔

چلیں اپ فریش ہو جائیں میں کھانا لگواتی ہوں آپ کے لیے۔۔۔۔۔

نہی مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔۔۔ کلائنٹس کے ساتھ میٹنگ تھی۔۔۔۔۔ تو باہر ہی

وہ زبانیہ پراک نظر ڈالے اس کے پاس آیا تھا۔ جو نیند کی وادیوں میں کھوی ہوئی
تھی۔۔۔۔

بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر پڑے کلاک کا الارم سیٹ کر کے اس نے زوبی کی طرف دیکھا
تھا۔۔۔۔

جو ہوش سے بے خبر سو رہی تھی۔۔۔۔

عالیان نے زوبی کے چہرے پر اے بالوں کو ہٹایا تھا۔۔۔۔ کتنی معصوم اور پیاری لگی تھی
زوبی اسے اس وقت۔۔۔۔ کہ دل کیا تھا کہ اگے بڑھ کر اسے تھام لے پر مجبور تھا وہ۔۔۔۔
اسے کنبل اوڑھاتے وہ ریڈی ہو کر کمرے سے نکلا تھا۔۔۔۔۔
سلام صاحب جی۔۔۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔ وہ چلتا ہوا لاونج میں آیا تھا۔۔۔

صاحب جی ناشتہ لگاؤں آپکے لیے۔۔۔

ہوں بی بی جی کو انے دو پھر کرتا ہوں ناشتہ۔۔۔

جی وہ صاحب جی کل بی بی جی بھی آپ کے انتظار میں رہیں۔۔۔

کیا مطلب وہ شبو کی بات پر چونکا تھا۔

جی وہ بیبی جی نے کل اپنی پسند کا کھانا بنایا تھا کہ آپ آئیں گے تو وہ آپ کے ساتھ مل کر کھانا کھائیں گی پر آپ تو کھانا کھا کر ائے تھے۔ پر بیبی جی نے تو کل سے کچھ نہیں کھایا اور بھوکے پیٹ سو گئیں۔

اوہ وہ اک پل کو حیران ہوا تھا۔ کہ اسلیے کل زوبی نے اتنے اشتیاق سے اسکو کھانے کے بارے میں پوچھا تھا۔۔۔

اچھا اک کام کرو رات والا کھانا گرم کر کے لاو۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
پر صاحب جی۔۔۔ میں تازہ بنا دیتی ہوں۔۔۔

نہیں تم وہی کھانا گرم کر کے لاو جو بیگم صاحبہ نے بنایا تھا۔۔۔

جی صاحب جی۔۔۔

اور وہ حیرت بھرے انداز میں ٹیبل کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

اس نے اشتیاق سے نوالہ منہ میں ڈالا تھا۔۔۔ اور اسکی حیرانگی میں اصافہ بھی یوا تھا کہ زوبی اتنا اچھا کھانا بھی بنا سکتی ہے۔۔۔۔۔

الارم کی اواز پر زوبی بیدار ہوئی تھی۔۔۔۔

اف کیا مصیبت ہے یہ اواز۔۔۔

اور موندتی آنکھیں لیے اس نے گھڑی کی جانب دیکھا تھا جو صبح کے نوب جا رہی تھی۔۔۔

اوہ میرے خدا یہ اتنی صبح صبح کا الارم کس نے لگایا۔۔۔۔

تم تو چپ کر جاو۔۔۔ اس نے غصہ میں گھڑی زمین پر پٹنی تھی۔۔۔۔

جو روم میں اتے عالیان کے پیروں میں گڑی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Article | Poetry | Drama | Screenplay | Interview | Book Review | Photo | Cartoon | Advertisement

عالیان کو اپنے سامنے دیکھ کر وہ چونکی تھی۔۔۔

ویل اگر اپ نیند سے مکمل طور پر بیدار ہوگی ہوں۔۔۔ تو ریڈی ہو کر نیچے

اجائیں۔۔۔۔

شاپنگ کیلئے جانا ہے۔۔۔۔ شاپنگ وہ ہڑ بڑا کر بیڈ سے اتری تھی۔۔۔۔

جی شاپنگ۔۔۔۔۔۔۔

اور ہاں اپنا سامان بھی پیک کر لیں۔۔۔ جو چیزیں چاہیے وہ اج خرید لیجئے گا۔۔۔

سامان پیک وہ کیوں۔۔۔۔

ہوں۔۔۔۔ فرینچ تو بولی نہیں ہے جو سمجھ نا اے اپکو۔۔۔۔۔

شام میں نکلنا ہے ہمیں۔۔۔۔

کہاں۔۔

فار یور کا سنڈانفار میشن میں فرسٹ ٹائم پاکستان آیا ہوں۔

سو سنو فال دیکھنے کو دل کر رہا ہے تو سو چاوزٹ ٹو مری۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Glossary
اب زیادہ سوال جواب نہیں۔

ٹین منٹ میں ریڈی ہو کر نیچے اجائیں۔۔

وہ کہتا ہوا کمرے سے نکلا تھا۔۔

زوبی ٹکٹکی باندھے جاتے ہوئے ہوئے عالیان کو دیکھ رہی تھی۔۔

قریباً ڈیرھ گھنٹے کے لگ بھگ زوبی تیار ہو کر نیچے ای تھی۔۔

بلیو جینز اور بلیک شرٹ پہنے وہ بہت دلکش لگ رہی تھی۔۔

بالوں کو سٹریٹ کیے آنکھوں پر گلاسز لگائے وہ بہت پیاری لگی تھی عالیان کو۔۔۔

ای ائی ریڈی۔۔۔۔

وہ عالیان کے پاس آکر چچھائی تھی۔۔۔

عالیان جو موبائل پر گیم کھیلنے میں مصروف تھا۔۔

زوبی کی جانب متوجہ ہوا تھا۔۔۔

ٹائم دیکھا ہے کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Articles | Books | Poems

کیا ہو رہا ہے مجھے کیا پتا۔۔۔

وہ لاغرضی سے بولی تھی۔۔۔

ای ائی تھینک میں نے دس منٹ میں ریڈی ہونے کو بولا تھا۔۔۔

میں چڑیل ہوں کیا جو ادھر اتانے حکم دیا دوسرے پل ریڈی ہوگی۔۔ وہ منہ میں

بڑ بڑای تھی۔۔

کہ عالیان اس کے الفاظ بخوبی سن چکا تھا۔۔۔۔۔ چڑیل سے کم نہیں ہو ویسے وہ دل

تھی۔۔۔۔

ویسے یہ تیار ہونے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔۔۔

گاڑی میں ویٹ کر رہا یوں۔۔۔۔

اور ہاں ان بالوں کو کور کر کے ایسے گا۔۔۔۔۔۔۔۔

دس منٹ اور لے لیجیے۔۔۔

وہ کہتا ہوا باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Urdu | English

اف میرے خدا یاد۔۔۔۔۔۔۔۔

بالوں کو رول کر کے اس نے حجاب سے کور کیا تھا۔۔۔

اور بیگ اٹھا کر باہر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔۔۔ اور جا کر کار میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

عالیان نے زوبی کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔۔

جو حجاب میں اسے بہت معصوم لگی تھی۔۔۔۔۔

زوبی نے عالیان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اور ہاں زیادہ ٹائم مت لگانا۔۔۔۔۔

میرے پاس میرا کریڈٹ کارڈ ہے۔۔

اچھا وہ مجھے دے دو۔۔۔۔۔

اور عالیان زوہبی کے ہاتھ میں کارڈ تھمتے آگے کی جانب بڑھا تھا۔۔

اب دیکھنا مسٹر عالیان اپکا اکاؤنٹ ناخالی کیا تو کہنا۔۔

زباریہ سے پزگالیا ہے اپنے۔۔۔۔۔

اور وہ کہتی آگے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

شاپنگ بیگز سنبھالے وہ عالیان کو ڈھونڈتی بیسمنٹ میں ای تھی۔۔۔۔۔

لیکن سامنے کے منظر کو دیکھے اس کے ہاتھ سے شاپنگ بیگ چھوٹے تھے۔۔

اک ماڈرن لڑکی کو عالیان سے گلے ملتے دیکھ اسے شدید دھچکا لگا تھا۔۔۔۔۔

وہ مرے مرے قدم اٹھاتی عالیان کی طرف بڑھی تھی۔۔۔۔۔

اوہ زوہبی کم ہیر۔۔۔۔۔ عالیان مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

نیہا میٹ مائی وائف زباریہ۔۔۔

اینڈ زباریہ میٹ مائی یونیورسٹی فرینڈ فرینڈ نیہا۔۔۔۔۔

اوہ ایم جی۔۔۔۔۔ عالی۔۔۔ تم نے شادی کر لی اور مجھے بتایا بھی نہیں۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا ہا وہ بس سب اتنا اچانک ہوا کہ موقع ہی نہیں ملا۔۔۔

نو نو ایسے ہو ہی نہیں سکتا۔۔۔ یہ وہی عالی ہے جس پہ یونیورسٹی کی ہر لڑکی مرتی
تھی۔۔۔۔۔

اور وہ گوری میم تو اپنے ہاتھ کی وین تک کٹ کر چکی ہے۔۔۔

اج اسنے چوری چھپے شادی کر لی۔۔۔۔۔

ویسے داد دینی پڑے گی چوائس کی۔۔۔ وائف ہے تو پریٹی۔

ہم جیسوں کو تم گھاس کہاں ڈالتے تھے۔۔۔

ارے یار ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔

پر تم نے تو یونیورسٹی کے بعد رابطہ ہی نہیں رکھا۔۔۔ ایسا غائب ہوئی۔۔۔

بس یار۔۔۔

لیکن کوئی بات نہیں ڈیر اب تم پاکستان میں ہو تو ملتے رہیں گے۔۔۔۔

وہ تو ہے عالیان مسکرایا تھا۔۔۔۔

ای تھنک ہمیں اب چلنا چاہیے دیر ہو رہی ہے۔۔۔۔۔

زوبی نے عالیان کو گھوڑتے ہوئے کہا تھا۔۔۔۔

چلیں۔۔۔۔۔

اوکے کنٹیکٹ میں رہیں گے عالی اور اب غائب نہیں ہو جانا ٹریٹ لیے بنا جان نہیں

چھوڑوں گی۔۔۔۔۔

اوہ نو تو اب ٹریٹ بھی دینی پڑے گی۔۔۔۔۔

یس ورنہ یونومی۔۔۔۔۔ انڈر سٹینڈ ویٹ۔۔۔۔۔

اور زوبی عالیان اور نیہا کی اتنی بے تکلفی دیکھ سٹپٹا گی تھی۔۔۔۔۔

اور اسے وہ عالیان کی سٹائلش دوست زہر لگی تھی۔۔

اچھا زوہی یہ کار کی کیز لیں اور اپ چلیں میں ابھی آیا۔۔۔۔

نہی نامیں اکیلے کبھی بھی نہیں جاتی کہیں بھی۔۔

اوکے گائز مجھے بھی نکلنا ہے تو نائس ٹومیٹ یوزوہی۔۔۔۔

نیہانے دائیاں ہاتھ اگے کیا تھا۔۔۔۔

ہوں بائی داوے مائے نیم از زبار یہ نوٹ زوہی۔۔۔۔

اور وہ نیہا سے ہاتھ ملاتی عالیان کو بازو سے دبو چتی اسکی طرف مڑی تھیں۔

NEW ERA MAGAZINE
چلیں۔۔۔۔ بھی۔۔۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Dobay|latar|novel

اور نیہا عالیان کو کال کاسائن دیتے ہوئے بائے بول رہی تھی۔۔۔

زبار یہ نے گھرا کر غصے میں بیگن بیڈ پر پٹختے تھے۔۔۔

ای بڑی عالیان کی ہمدرد۔۔۔۔

تھی کیا لال لپسٹک والی چوہیا۔۔۔

وہ بڑ بڑائی تھی۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا حرکت تھی زوبی کیا۔۔۔ کیا سوچ رہی ہو گی نہا۔۔۔

ویسے اسکا کچھ بھی سوچنا بنتا نہیں ہے۔۔

عالیان نے حیرت سے زوبی کی جانب دیکھا تھا۔۔

مل تو ایسے رہے تھے دونوں جیسے برسوں کے بچھڑے ہوں دونوں زوبی من ہی من

میں نہا کو کوس رہی تھی جو اسے ایک آنکھ نابھائی تھی۔۔

کہیں نا کہیں عالیان کو کسی اور لڑکی کے ساتھ دیکھ زوبی کو بہت جلن ہوئی تھی۔۔

یہ پہلے تو اچھی بھلی تھی اک دم سے اسے کیا ہو گیا۔ عالیان نے سوچا تھا۔۔۔۔

یہ کچھ زیادہ ہی کلوز فرینڈ نہیں تھی اپنی۔۔۔۔

کہ یہ بھی بھول گئے آپکے یہ اپکا امریکہ نہیں ہمارا پاکستان ہے۔۔۔ کھلم کھلا ہی غیر مرد

کے گلے پڑ گئی۔۔۔۔

مطلب آپکے گلے لگ گئی۔۔۔۔

تو اتنا پینک کیوں ہو رہی ہو۔ میری یونیورسٹی فرینڈ ہے نہا۔۔۔

یونیورسٹی امریکہ میں ہے تو فرینڈ شپ بھی وہی تک ہونی چاہیے۔۔۔

ایسی سمجھ وہ کہتی ہوئی غصہ میں کمرے سے نکلی تھی۔۔

حدھے یاریہ لڑکی واقعی میں پاگل ہے۔ وہ ماتھا پیٹ کے رہ گیا تھا۔۔۔

اف ہو یاریہ پھونکیں کیوں مار رہی ہو۔۔

عالیان نے زوبی کی جانب سرگھمایا تھا۔۔۔

تو کیا ممانے کہا تھا کہ سفر پر جا رہی ہو عالیان اور خود پر ایت الکرسی پڑھ کر پھونک ماڑ

دینا۔۔۔۔

سفر کٹھن ہے۔۔۔

اور اس وقت عالیان کو زوبی اور معصوم اور پیاری لگی تھی۔۔۔

اس راستے کا تو پتا نہیں کہ کٹھن ہے یا نہیں۔

لیکن زندگی سفر بہت طویل اور کٹھن امیز ہے۔۔ خیر تم۔ نہی سمجھ
سکتی۔۔۔۔۔ زباریہ۔۔۔۔۔

عالیان نے دل میں سرگوشی کی تھی۔۔۔۔۔

کاش تم میری زندگی کے سفر کو اسان کر دیتی۔۔۔۔۔

اب کیا یہیں رہنے کا ارادہ ہے چلیں بھی۔۔۔۔۔

اور عالیان نے گاڑی سٹارٹ کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

زوبی کی آنکھوں میں مال والا منظر گھوما تھا کہ اسے چڑھ چڑھ کر غصہ آیا تھا۔۔۔۔۔

چپس کا پیکٹ کھولے اس نے کار کا میوزک لائوڈ کیا تھا۔۔۔۔۔

عالیان نے میوزک کی اواز دھیمی کی تھی۔

لیکن زوبی نے تپ کر پھر اواز تیز کی تھی۔۔۔۔۔

اور دوسرا چپس کا پیکٹ کھول کر کھانا شروع کیا تھا۔۔۔۔۔

ناجانے اسے کیوں بنا بات کے غصہ ارا ہا تھا کہ وہ عالیان کو تپا رہی تھی۔۔۔۔۔

عالیان نے پھر سے میوزک کا ولیم کم کیا تھا۔۔

اب کی بار زوبی نے چپس کا پیکٹ پٹخ کر میوزک لائوڈ کرنے کیلئے ہاتھ اگے بڑھایا ہی تھا۔ کہ عالیان نے زوبی کا ہاتھ پکڑا تھا۔ اور کاررو کی تھی۔۔۔۔۔

اور اک نظر گھور کر زوبی کو دیکھا تھا۔۔۔۔۔

اتر اور پیچھے جا کر بیٹھو۔۔۔۔۔

زوبی نے عالیان کے تیور دیکھے تھے۔ اور بیگ پکڑے کار سے اتری تھی اور زور سے ڈور بند کر کے پیچھے والی سیٹ پر اکر بیٹھی تھی۔۔۔۔۔

عالیان نے بیک مرر سے زوبی کی جانب دیکھا تھا۔ جو اب بیگ سے موبائل اور ہینڈ فری نکال کر کانوں میں لگا چکی تھی۔۔۔۔۔

عالیان نے سر ہلاتے ہوئے کار دوبارہ سٹارٹ کی تھی۔۔۔۔۔

ریزورٹ کی پارکنگ میں کار روک کر اس نے پیچھے کی جانب دیکھا تھا۔

جہاں زباریہ ہوش و خبر سے غافل نیند کی وادیوں میں کھوی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اف یار۔۔۔۔۔

میں روم میں چلا گیا۔ اور اب یاد ایا تم کار میںھی رہ گی۔۔۔ وہ زوبی کوستاتے ہوئے بولا
تھا۔۔۔

بہت اچھی بات ہے۔۔

برسوں پرانی دوست تو بھولے نہیں۔۔۔

نی نویلی بہوی کو بھول گئے۔۔۔

وہ نروٹھے انداز میں بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔

اب ہٹیں یہاں سے اور وہ منہ بناتے کار سے اتری تھی۔۔

اب کی بار عالیان غصہ میں بیڈ سے اٹھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

یہ کوئی پچاس بار تھا جو زبار یہ نے اس سے کمبل جھپٹا تھا اور اتنی ٹھنڈ بھری رات میں
گھوڑے پیچ کر سو رہی تھی۔

اس نے غصہ بھری نظروں سے زوبی کو دیکھا تھا۔

حد ہو گی ہے یار رتی بھر بھی compromise word اسکے پاس سے نہیں

گزر اپتا بھی ہے کمرے میں اکھی کمبل ہے پر مجال ہے جو خیال ہو محترمہ کو کیسے

سکوں سے سو رہی ہے۔۔۔۔

وہ ما تھیا بیٹنا صوفہ پر آیا تھا۔۔

پوری رات اس نے ٹھنڈ میں کانپتے ہوئے گزار لی تھی۔۔۔۔

زبانیہ انگریزی لیتی ہوئی اٹھی تھی۔۔۔۔

مماچائے بنا دیں۔۔۔۔ وہ با بلند آواز میں انکھیں میچی بولی تھی۔۔۔۔

اوہ ہیلو لیڈی ڈیا نا ہوش میں او۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Urdu

یہ تمہارا گھر نہیں ہے۔

زوبی اک دم سے جیسے ہوش میں آئی تھی۔۔۔

اپ وہ آنکھیں ملتی ہوئی عالیان سے مخاطب ہوئی تھی۔۔۔

اپ اتنی صبح اٹھ گئے۔۔۔۔

پوری رات سویا ہی کب تھا۔۔۔۔۔ عالیان غڑایا تھا۔۔۔

اوہ ہو چلا کیوں رہیے ہیں سو جاتے کس نے روکا تھا۔۔۔۔۔

وہ بالوں کو رول کرتے ہوئے مسلسل لاپرواہی سے بولی تھی۔۔۔۔۔

اوہ میرے خدا۔۔۔۔۔ عالیان زوہبی کو گھورتا ہوا او اثر و م میں گھسا تھا۔۔۔

اب ایسا بھی میں نے کیا کہہ دیا۔۔۔ جو اتنا تپ گئے۔۔۔

زوہبی نے منہ بنایا تھا۔۔۔۔۔

وہ ریڈی ہو کر عالیان کے پاس ای تھی۔ جو موبائل پر بزی تھا۔۔۔

ای ایم ریڈی چلیں باہر چلتے ہیں۔۔۔۔۔

اور عالیان نے سر اٹھا کر زوہبی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

جو سر سے پاؤں تک خود کو موٹے کپڑوں میں محفوظ کیے ہوئے تھی۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں۔ یہ پاکستان ہے اور مری کا ٹمپر بیچر۔۔۔ باہر بہت ٹھنڈ

ہوگی۔۔۔

اپ بھی اپنا خود کو ٹھنڈ سے محفوظ کرنے کیلئے کوٹ پہن لیجیے گا۔۔۔۔۔

رات تو ہوش نہیں تھا۔۔۔۔۔ کہ مجھے بھی ٹھنڈ لگ رہی ہوگی۔۔۔

ہے۔۔ کہیں جانا مت۔۔۔۔۔ میں اتنا ہوں۔۔

اور وہ زوبی کو وارن کرتے شاپ سے باہر نکلا تھا۔۔

اور زوبی جیولری میں مگن تھی۔۔

بھائی صاحب ایسے ایئر رنگز کی دو جوڑی اور پیک کر دیں۔۔۔

عائشی اور نشی کیلئے بھی بلے لیتی ہوں تینوں کے سیم سیم ہو جائیں گے۔ زوبی نے سوچا

تھا۔۔۔۔

باجی وہ ہمارے پاس تو اکھی جوڑی ہے۔ وہ ساتھ والی دکان سے پتہ کر لو۔

وہاں سے مل جائے گی اپکو۔۔۔

چلیں ٹھیک ہے۔۔۔ اور وہ ساتھ والی دکان کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔۔۔

وہاں پر سے شاپنگ کرتے ہوئے اسے کافی ٹائم ہو گیا تھا۔۔

یہ عالیان کہاں رہ گئے۔۔۔

وہ چلتی چلتی اک ریسٹورنٹ میں ای تھی۔۔۔۔

میں عالیان کو کال کر دیتی ہوں۔ اس نے شمال چئیر پر رکھتے بیگ کی زپ کھولی
 تھی۔۔۔۔۔ لیکن اسے موبائل نہیں ملا تھا۔ اوشٹ یار
 موبائل تو کار میں رہ گیا۔۔۔۔۔

چلو خود ہی آجائیں گے۔۔۔ بہت بھوک لگی مجھے تو۔ وہ لا پرواہی سے بولی
 تھی۔۔۔۔۔ اور کرسی گھسیٹ کر بیٹھی تھی۔

ویٹر۔۔۔۔۔

جی بھائی صاحب جو آپکے ساتھ خاتون تھیں وہ ساتھ والی دکان پر گئی تھیں۔۔۔۔۔
 پر زوبی کو وہاں بھی ناپا کر عالیان کو بہت فکر ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اف زوبی پک اپ مائے کال۔

وہ گھبراہٹ میں موبائل فون سے لگائے اک شاپ سے دوسری شاپ کی طرف بھاگ
 رہا تھا۔ مگر زوبی اسے کہیں نادکھی تھی۔۔۔۔۔

یا اللہ کہاں چلی گی۔۔۔۔۔ وہ فکر مندانہ انداز میں پوری مارکیٹ چھان چکا تھا۔۔۔۔۔

کہ اک ریسٹورنٹ کے مرر سے اسے زوبی کا عکس پڑتا ہوا دکھاتا تھا کہ وہ دوسرے قدم

ریسٹورنٹ کے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔

جہاں محترمہ زباریہ صاحبہ مرغ مسلم سے لطف اندوز ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔

یا میرے خدا۔۔۔۔۔ وہ پتتا ہوا زباریہ کے پاس پہنچا تھا۔۔۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔ میں کب سے تمہیں پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا

ہوں۔۔۔۔۔ کب سے تمہاری فکر میں ادھر ادھر بھاگ رہا ہوں۔ اور تم نے میری

اک کال تک ریسیو کرنا ضروری نہیں سمجھی۔ میں پاگل ہوں جو گلی گلی ماڑا ماڑا پھر رہا

ہوں اور تم یہاں اتنے آرام سے بیٹھی چکن کے مزے لے رہی ہو۔۔۔۔۔ وہ غصہ

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سے غڑایا تھا۔

مجھ پہ چلانے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ میرا موبائل گاڑی میں رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

پر میں تمہیں وہیں ویٹ کرنے کا بول کر گیا تھا۔۔۔

میں نے کافی دیر ویٹ کیا اپ نہیں ائے تو میں یہاں آگئی۔ بہت بھوک لگی تھی

مجھے۔۔۔۔۔

صبح کہتا ہے ایش ہر وقت کھانے کی صی سو جھی رہتی ہے اس موٹی کو۔۔۔۔۔ وہ منہ

میں بڑبڑایا تھا۔

کیا کہا کچھ اپنے۔۔

نہیں جلدی باہر او۔۔ اسنے غصہ سے زبانیہ کو دیکھا تھا۔۔

اک بار بھی نہیں پوچھا کھانے کا کب سے خوار ہو رہا ہوں اور اسے رتی بھر پرواہ

نہیں۔۔ وہ سوچتا ہوا ریسٹورنٹ سے نکلا تھا۔۔

زوبی کھانا پیک کرواتی ریسٹورنٹ سے نکلی تھی۔۔۔

وہ عالیان کے پیچھے پیچھے چل رہی تھی۔۔۔

حد ہوتی ہے یار نا کھانے کا پوچھا لیکن ہاتھ میں پکڑی شال کی توافر کر ہی سکتی ہے

مجھے۔ کب سے ٹھنڈ میں گھوم رہا ہوں اسکے پیچھے۔۔۔

ہوں اتر تو بہت رہے تھے کہ مجھے سردی نہیں لگتی ہے۔ اور میری ایڈوائز کی

ضرورت نہیں۔۔

اور اب دیکھو خود سے مانگ تو سکتے ہیں شال پر نہیں۔۔۔ زوبی منہ میں بڑبڑای

تھی۔۔

خود کو تو احساس نہیں ہے خود کہہ نہیں سکتی عالیان شال لیں لیں س ٹھنڈ
ہے۔۔۔ مگر مجال ہے جو کہیے۔۔۔

گاڑی کے پاس بیٹھے اک فقیر کے پاس زوبی کورکتے دیکھ عالیان بھی رکا تھا۔۔
باباجی اپکو ٹھنڈ لگ رہی ہوگی۔۔ اپ یہ شال لیں لیں۔۔۔

عالیان نے غصہ سے زباریہ کو دیکھا تھا۔۔ فقیر سے زیادہ تو میں ٹھٹھر رہا ہوں ٹھنڈ
میں۔۔۔ اور میں نہیں دکھا سکو۔۔۔

سنگدل وہ کہتا ہوا گاڑی کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔

ہوں اب کیوں منہ بنا رہے ہیں۔۔۔۔

وہ کہتی کار میں بیٹھی تھی۔۔۔۔

عالیان کا بدن بخار میں تپ رہا تھا۔ جو زباریہ کی فکر میں اور اضافہ کر رہا تھا۔۔۔۔

پورا دن ٹھنڈ میں گھومنے کے باعث عالیان کی طبیعت کافی خراب ہو گئی تھی۔۔

ڈاکٹر نے انجیکشن دیا تھا ڈاکٹر عالیان ٹھیک ہو جائیں گئیں نا وہ گھبرائی ہوئی بولی

تھی۔ جی ڈونٹ وری اپ انہیں سوپ وغیرہ دیں تاکہ کچھ انرجی ملے انہیں اور پھر کچھ

دیر تک انہیں یہ میڈیسن کھلا دیجیے گا۔۔۔ جی ڈاکٹر۔۔۔ اور وہ ڈاکٹر کی ہدایت پر عمل

کرتے عالیان کیلئے سوپ ارڈر کرتی ڈور لاک کر کے واپس آئی تھی۔۔۔

اللہ جی میں کیا کروں زباریہ کی فکر میں اور اضافہ ہو رہا تھا۔۔۔۔

تھوڑا سا سوپ پی لیں۔۔۔۔ عالیان۔ نہیں من نہیں ہے۔۔۔

ہر وقت ضد۔۔۔ منہ کھولیں ابھی۔۔۔ اپنی ضد اور غصہ ہر وقت نہیں چلے گا۔ سمجھے

چلیں جلدی سے منہ کھولیں اور سوپ پیئیں۔۔۔ اور اس نے زوبی کی طرف دیکھا

تھا۔ جس کے پیار بھرے غصیلے انداز پر بھی اسے ہنسی آئی تھی۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عالیان کو میڈیسن دیتے وہ اس کا سرد بار ہی تھی۔۔۔۔۔

میں ٹھیک ہوں زباریہ۔۔۔۔۔ اپ ریٹ کرو۔۔۔۔۔ وہ اس کا ہاتھ پکڑے بولا

تھا۔۔۔۔

یہ ہاتھ میں نے خدمت کروانے کیلئے نہیں تھاما تھا۔۔۔ اور زوبی نے عالیان کی جانب

دیکھا تھا۔۔۔ جو بخار میں تپ رہا تھا۔۔۔۔۔ لیکن اب بھی اسے زوبی کی فکر لاحق ہو رہی

تھی۔۔۔۔۔ کتنا معتبر لگا تھا اسے اس وقت وہ شخص۔

اپ ادھر آئیں اور وہ عالیان کو کھینچتے بیڈ کی طرف لائی تھی۔۔۔۔۔

خبردار جو اپ بیڈ سے اٹھے بھی۔۔۔۔۔ میں نے بریک فاسٹ منگوا یا ہے۔۔۔۔۔ انج اپ
ریسٹ کریں گے۔۔۔۔۔

نووے ای ایم او کے۔۔۔۔۔ وہ زوبی کی بات سنے مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

چلو ریڈی ہو جاو۔ بریک فاسٹ باہر کریں گے۔۔۔۔۔

اور میں کچھ نہیں سنوں گا۔۔۔۔۔



پر اپکو بخار ہے۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تو میں بیماری کو سر پر ہاوی نہیں کرتا۔۔۔۔۔

ٹین منٹس ہیں جلدی ریڈی ہو کر او۔۔۔۔۔

اور وہ عالیان اتنا تو جان ہی چکی تھی کہ ان کی بات پتھر کی لکیر ہوتی

ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ کپڑے اٹھائے واشر روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

آرڈر دے کر اس نے زوبی کی جانب دیکھا تھا۔ جو کسی بچے کو گود میں اٹھائے اس کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھی۔۔۔۔۔

عالیان نے اسکی معصومیت پر رشک کیا تھا۔

پر دوسرے ہی لمحے اس رات کا منظر گھوما تھا۔ کہ پل بھر کو اسکے چہرے پر اک اداسی سی چھا گئی تھی۔۔ کہ وہ زوبی کے دل میں اپنا مقام نابنا پایا تھا۔ چاہ کر بھی۔ وہ زوبی کو اپنی محبت کا یقین نادلا پایا تھا۔۔۔ کہ خود سے ملامت کرنے کو جی چاہا تھا کہ نا جانے ایسی کیا غلطی اس سے سرزد ہوئی جو زوبی کا دل ذرا سا بھی موم نہیں ہوا ا سکیلے۔۔۔۔۔

زوبی کو اپنی طرف اتادیکھ اس نے نظریں پھیریں تھیں۔۔۔۔۔

عالیان یہ دیکھیں کتنا کیوٹ بے بی ہے۔۔۔۔۔ میری اک پک لیجئے گا اسکے ساتھ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور عالیان نے سر ہلایا تھا۔۔۔۔۔ اور ان کی تصویر کیپیچر کی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بہت کیوٹ بے بی ہے۔۔۔۔۔ ہاں نا وہی تو۔۔۔ وہ چہچہائی تھی۔۔۔۔۔

کاش کے ہمارا بھی اک ایسا ہی بے بی ہو عالیان نے دل میں سوچا تھا۔ اور اس بچے کی

جی جی دکھ ہی رہا ہے۔۔۔ اور ابھی اتنا ہوں میں اب کی بار کہیں غائب مت ہونا۔۔۔

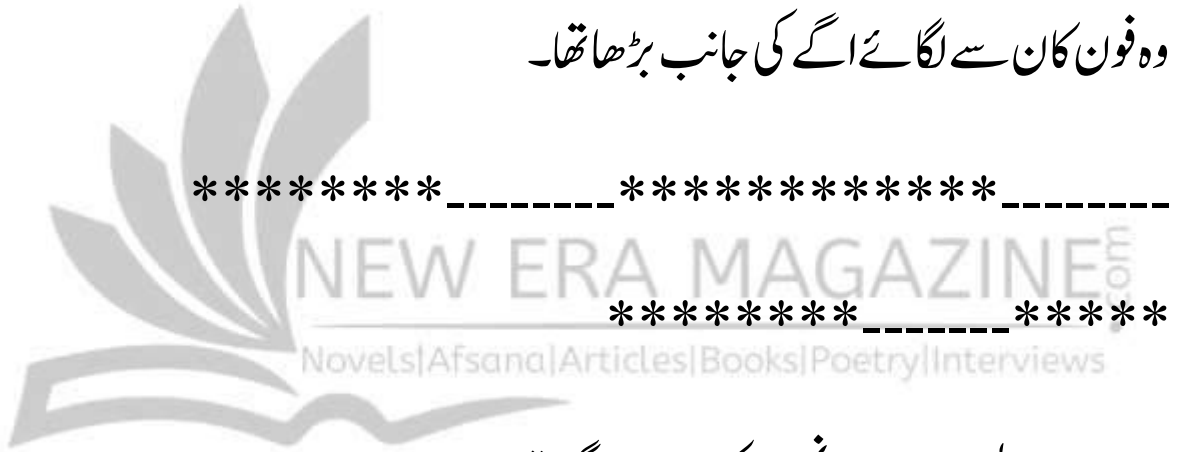
ای سبجھ۔۔۔

جی۔ وہ شرمندہ ہوئی تھی۔

گڈ۔۔۔ اور

وہ فون کان سے لگائے آگے کی جانب بڑھا تھا۔

*****-----*****



اسلام آباد واپس آئے آج انہیں اک ہفتہ ہو گیا تھا۔۔۔۔۔

عالیان پوری طرح سے زوبی کا خیال رکھتا تھا۔۔۔ پر کہیں نا کہیں خفگی اسکے لہجے سے

عمیاں تھی۔۔۔۔۔

اور وہ اندر ہی اندر عالیان کی بے رخی دیکھے بے چین سی تھی۔۔۔

ہیلو۔۔۔

نشی کیسی ہو تم۔۔۔

میں ٹھیک ہوں۔

پر تم۔ کیسی ہو۔۔۔

مجھے کیا ہونا۔۔

ارے زو بی ایسے کیوں کہہ رہی ہو۔۔۔

اچھا زو بی عالیان بھائی تمہارا خیال تو رکھ رہے ہیں۔۔

ہاں وہ تو رکھتے ہیں۔۔ اور تم انکا خیال رکھتی ہو کہ نہیں۔۔۔

میں۔۔۔۔

ہاں تم۔۔۔۔

ہاں بس۔۔۔۔

زو بی یہی امید تھی تم سے۔۔۔۔

یار نشی پلیز چینج ڈائٹاپک۔۔۔۔



کیوں۔ میں کیوں ٹاپک چیلنج کروں۔۔۔

میری جان ہر پل مجھے تمہاری فکر کھائے رہتی ہے۔

مت کیا کرو میری فکر ٹھیک ہوں میں۔۔۔

پلیز زوئی اپنی زندگی میں اگے بڑھو۔۔۔

عالیان بھائی تمہارا اج ہیں۔۔۔ تمہارے مجازی خدا ہیں۔ اور تو اور میں نے ان کی

آنکھوں میں تمہارے لیے والہانہ محبت دیکھی ہے۔۔۔

اور یہ مت بھولو سالار بھائی تمہارا ماضی تھے۔۔۔۔۔

پرانی یادوں کے سہارے کب تک تم اپنی زندگی میں وہی کی وہی جچی رہو گی۔۔۔ اگے

بڑھو زوئی۔۔۔

کہیں یہ ناہو کہ ہاتھ ملتی رہ جاو۔۔۔۔

کہیں عالیان بھائی کی محبت کی بے قدری کرتے کرتے تم۔ سب گنواھی نادو۔۔۔۔

تمہیں پتا بھی ہے اک مرد کو لڑکیوں کی کمی نہیں ہوتی۔ لیکن اگر ان کے دل میں جو

محبت اور مقام تمہارے لیے ہے اور تم۔ اگر چاہتی ہو کہ وہ محبت ان کے دل میں

تمہارے لیے زندہ رہیے تو انہیں ہر وہ خوشی دو جن کے وہ حقدار ہیں۔۔۔۔۔ وگرنہ
 مرد کا کب دل پھر جائے یہ کچھ نہیں کہا جاسکتا۔۔۔۔۔
 نکلوا اپنے ماضی کی تلخ یادوں سے۔۔۔۔۔ میری جان۔۔۔۔۔
 اپنے آج کو بہت خوبصورت بناو۔۔۔۔۔

سن رہی ہونا تم میری بات۔۔۔۔۔

ہاں ہوں۔۔۔۔۔ وہ جیسے ہوش میں ای ہو۔۔۔۔۔

زبا یہ اک ماں سے ستر گنا محبت کرنے والی ذات کبھی اپنے بندے کا مقدر بڑا لکھ ہی
 نہیں سکتی۔

اور ناجانے اس اوپر بیٹھی ذات کو تمہاری کون سی اک ادا اچھی لگی جو عالیان جیسے ہمسفر کو
 تمہارا مقدر بنایا۔۔۔۔۔

بس اب تم اوپر بیٹھی ذات کے کیے گئے فیصلہ کہ توہین کرنا چھوڑ دو۔ اور قدر کرو اس
 شخص کی جو تمہارے سایہ کی طرح تمہارا محافظ بناھے۔۔۔۔۔

اور زوئی کی آنکھوں میں انسور واتھے۔ کہ نشی کاہراک لفظ اسکے دل میں اتر اتھا۔۔۔۔۔

تھوڑا مشکل ہو گا زوبی حقیقت کو تسلیم کرنا پرنا ممکن نہیں۔۔۔۔۔ ای سبھ۔

ہوں۔۔ وہ بس اتنا ہی کہہ پائی تھی۔۔۔۔

گڈ گرل۔۔ اور ہماری زوبی بہت سمجھدار ہے۔۔۔۔

پر نشی۔۔۔۔۔

میں نے تو عالیان کا بہت دل دکھایا ہے۔۔ اور اسنے ہر اک بات نشی کے اغوش اتاری
تھی۔۔۔۔۔

تم پاگل تو تھی زوبی پر اتنی بڑی بیوقوفی کی امیدنا رہی تم سے۔۔۔۔۔

کہ انکی پاکیزہ محبت کی توہین کر ڈالی تم نے۔۔۔۔۔

ہاں نشی اس رات میں نے ان کی بہت دل آزاری کر دی۔۔ وہ کچھ کہتے نہیں لیکن
اجنبیت انکے لہجے سے جھلکتی۔۔۔۔۔

جو میرے دل کو دہلا کر رکھ دیتی۔۔۔ مجھ سے انکی یہ بے رخی برداشت نہیں
ہوتی۔۔۔۔۔

کیا سچ میں زوبی کہ تمہیں عالیان بھائی کی بے رخی دکھ دیتی۔۔

ہاں بہت دکھ دیتی ہے نشی وہ میرا بہت خیال رکھتے ہیں لیکن کہیں نا کہیں وہ مجھ سے
بہت ناراض ہیں۔۔۔

تو ابھی بھی وقت ہے منالو انہیں۔ زیادہ دیر نہیں ہوئی۔۔

پر کیسے مناؤں میں انہیں۔۔۔

ارے ارے وکیل ہو کر مجھ سے پوچھ رہی ہو۔

کی نشی یار اس میں وکالت کہاں سے آگئی۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ نشی زوبی کی بات سن کر مسکرائی تھی۔۔

تم ہنس لو نشی۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔۔۔ ناراض تو نہیں ہو۔۔۔۔۔

اچھا میں پھر بات کرتی ہوں عالیان انہیں شاید۔۔۔

وہ کارن کاہارن سنے لاونج کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

اب آج جلدی آگئے۔ وہ بھاگتے ہوئے لاونج میں پہنچی تھی۔۔۔۔۔

واو عالی نائس ہاوس۔۔۔۔

اور نیہا کو عالیان کے پیچھے گھر میں داخل ہوتے دیکھ زوبی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے

تھے۔۔۔۔۔

ہیلوز باریہ وہ پر جوش انداز میں زوبی کے گلے لگی تھی۔۔۔

ہواریو۔۔۔۔

گڈ۔۔۔۔۔



ارے اونہا کھڑی کیوں ہو۔

ہیو اسیٹ۔۔۔۔۔

عالیان نے زوبی کی جانب دیکھا تھا جو بت بنے نیہا کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

ارے زوبی۔۔۔

وہ عالیان کی آواز پر چونکی تھی۔۔۔۔

ایسے ہی کھڑی رہو گی یا مہمان کی مہمان نوازی بھی کرو گی۔۔۔۔۔

اوہ کم ان عالی ابھی تو لہج کیا ہے۔۔۔۔۔

ریلیکس زبار یہ او بیٹھو میں تو بس کچھ دیر میں تمہارے ہاتھ کی چائے پیوں گی۔۔۔ وہ
بے تکلفی سے بولی تھی۔۔۔

کہ زو بی کا دماغ گھوما تھا۔۔

پر گھرائے مہمان سے شفقت سے پیش انا اسکی تربیت میں تھا۔ اس لیے اس نے صبر کا
گھونٹ پیا تھا۔

ارے جہاں تک مجھے پتا ہے۔۔۔۔۔

اپ تو چائے پیتی نہیں تھی۔۔۔

اوہ یار عالی انسان کو چینجز لانے چاہیے اپنی لائف میں کیوں۔۔

اور تمہاری چوائس کی بھی داد ہی دینی پڑے گی ویسے۔

کیونکہ امی واز شا کڈ عالیان ڈزنوٹ لائنک بہن جی ٹائپ گرلز۔ یادھے وہ گرلز کا
گروپ جو مشرقی ڈریس اپ کرتی تھیں اور تمہیں دیکھ کر تپ چڑھتی تھی۔۔۔

ہاں بٹ تب نا سمجھ تھا۔۔۔

اوہ نونو۔۔۔ اب ہینڈ سم سمجھدار ہو گئے ہیں۔۔۔۔

ہاں بھی ہونا ہی پڑتا ہے۔۔

واقعی تمہاری چوائس کی داد دینی پڑے گی۔۔۔۔۔۔

نیہانے شرارت بھرے انداز میں عالیان کا گال کھینچا تھا۔۔۔

جسے دیکھ زوبی کے تن بدن میں اگ لگی تھی۔۔۔۔

جسٹ ایکسکوز می۔۔



ارے ارے تم کہاں جا رہی ہو۔۔۔

عالیان نے زوبی کو یوں اٹھتے دیکھ بولا تھا۔

جی امی تھینک کافی دیر ہو گی ہے اور کہیں مہمان نے کسی اور جگہ ناجانا ہو۔۔۔۔ اسلیے

سو چاہئے ہاتھ کی چائے پلا دوں کیا یاد کریں گی۔۔۔ وہ عالیان کو گھوڑتی کچن کی جانب

بڑھی تھی۔۔۔

پر عالیان تو اسکے تیور دیکھے سٹپٹا گیا تھا۔۔۔۔۔

سمجھتی کیا ہے خود کو چوہیا پھسے کٹنی۔۔۔۔۔

ای بڑی عالی عالی کرنے والی۔۔۔

جب کھانا باہر نوش کر لیا تھا۔ تو اک کپ چائے نہیں تھی مل سکتی وہاں۔۔

ای بڑی میرے ہاتھ کی چائے پینے والی۔۔۔

دل تو کر رہا ہے۔۔ جمال گھوٹا پلا دوں۔۔۔

اور عالیان۔۔۔ مجھے تو بڑی آنکھیں دکھائے پھرتے ہیں۔۔

س میسنی میم کے سامنے کیسے بھیگی بلی بنیں ہوئیں ہیں۔ اور اس نے پتیلی غصہ میں

چولیسے پر پٹنی تھی۔۔

وہ نیہا کے قہقہوں کی اواز سننے لاونج میں ای تھی جہاں دونوں سیلفی بنانے اور کھی کھی

کرنے میں مصروف تھے۔ اوہ عالی منہ تو سیدھا کرو نہیا نے عالیان کا منہ خود کی طرف

کیا تھا۔۔۔ اب دیکھنا کتنی زبردست پک بنے گی۔۔

اور زوبی اس منظر کو دیکھے کچن میں واپس ای تھی۔۔ انسوجو گال پرائے تھے۔۔ اس

بے باک لڑکی کی بے باکی پہ۔۔

چائے جو بوائے ہوتی پتیلی سے باہر گڑی تھی۔ زوبی عالیان اور نیہا کی بے تکلفی پر انسو بہا رہی تھی۔۔

زوبی مرد کے دل میں کب کوئی دوسری لڑکی ڈیرہ جمالے تو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا۔ اور اسے نشی کے بولے الفاظ اپنی سماعتوں سے ٹکراتے ہوئے محسوس ہوئے تھے۔۔

نن نہیں عالیان کے دل میں میرے علاوہ کوئی اور لڑکی ڈیرہ نہیں جماسکتی کبھی نہیں۔۔

زوبی۔۔۔۔۔

عالیان کچن میں داخل ہوا تھا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور دوسرے ہی لمحے اس نے زوبی کا دوپٹہ دور پھینکا تھا۔ اور زوبی کو اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔۔۔

زوبی کا دماغ تو اک پل کو ماوف ہوا تھا۔۔۔۔۔

جہاں عالیان اسکے دوپٹہ پر لگی اگ کو بجھا رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ اگ بجھا کر زوبی کی طرف پلٹا تھا۔۔۔۔۔

ہوش کہاں ہے تمہارا۔۔۔ وہ فکر مندی سے زوبی کو جنجھوڑتے ہوئے بولا

تھا۔۔۔۔۔ نہیابھی شور سن کر کچن کی طرف ای تھی۔

کب عقل ایے گی تمہیں۔۔۔۔۔ دھیان کہان تھا تمہارا بولو۔۔۔۔۔ کس سوچ میں ڈوبی
ہوئی تھی۔ اگر خدا ناخواستہ میں کچن میں نانا تو کیا ہوتا۔۔۔۔۔ بولو۔۔۔۔۔ کب بڑی ہوگی
تم۔۔۔۔۔

اور زوبی عالیان کے سخت غصیلے رویہ کو دیکھ کر گھبراگی تھی۔ اور رودی تھی۔۔۔۔۔

ڈیم میں ہی پاگل تھا جو اسے کچن میں بھیجا۔۔۔۔۔ اگر کچھ ہو جاتا تمہیں اج

تو۔۔۔۔۔ خود کا نہیں لیکن ہمارا تو خیال کر لیا کرو سٹو پڈ۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور زوبی روتی ہوئی کمرے کی جانب بھاگی تھی۔۔۔۔۔

اور دروازہ بند کر کے بیڈ پر ڈھے گی تھی۔۔۔

ریلیکس عالیان۔۔۔۔۔ نہیابھی عالیان کے پاس ای تھی۔

کیسے ریلیکس ہو جاویا۔۔۔

جب دیکھو تب کوئی الٹی سیدھی حرکت کر کے رکھ دیتی ہے۔ گھر کے باہر ہو تو اسکی فکر

لگی رہتی ہے۔

خوبصورت ترین لڑکی بھی گھرنا کر پائی ہو۔۔ اس موم کی گڑیا نے اپنا مقام عالیان کے
دل میں بنا ہی لیا۔۔۔۔

چلو اب جاو شاباش اسے مناو۔۔۔۔

اور اک ناک دن وہ تمہاری محبت کو تسلیم ضرور کرے گی عالی۔۔۔

کاش۔۔۔۔۔ وہ آنکھیں بند کیے بولا تھا۔۔

کاش نہیں یقین ہے ہینڈ سم۔۔

چلو شاباش مناو اپنی بیوی کو۔

میں بھی چلتی ہوں۔۔۔۔

خیال رکھنا۔۔

بائے۔۔۔۔

اور وہ ڈور بند کرتا کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

عالیان کمرے میں داخل ہوا تھا۔۔۔

جہاں زوہی اوندھے منہ بیڈ پر لیٹی تھی۔۔۔۔۔

وہ چلتا ہوا اسکے قریب آیا تھا۔۔۔

جو روتے روتے نیند کی وادیوں میں کھو گی تھی۔۔۔

اس نے زوہی کو سیدھا کر کے بیڈ پر لٹایا تھا۔ اور اچھے سے کمبل اوڑھاتے ہوئے اس کے

پاس بیٹھا تھا۔۔۔

چہرے پر ائے بالوں کو پیچھے ہٹاتے اس نے انگلیوں کے پوروں سے زوہی کے گال پر

نبھے آنسوؤں کو پونچھا تھا۔۔۔۔۔

اور اسکے ماتھے پر پیار بھرے انداز میں بوسہ دیا تھا۔

بہت برے ہیں عالیان۔

غصہ کرتے۔

وہ نیند میں بڑ بڑای تھی۔۔۔

اور اسکی بات سننے عالیان مسکرایا تھا۔ کہ شاید یہی بڑ بڑاتے وہ سو گی تھی۔۔۔۔۔

تم نے اپنی ماں کی بات مان لی ہوتی تو اک بٹی دور سہی میری دوسری بٹی میرے پاس
ہوتی۔۔۔۔۔۔۔۔

لو اس میں یوں منہ پھیلانے والی کیا بات ہے۔۔۔۔۔

ابھی بات کر لیتے ہیں۔ زوبی اور نشی سے۔

کیا سچی ایش بھائی۔۔۔

جی بیٹا جی سچی۔۔۔۔

اور یہ کنٹیکٹ لسٹ میں سب سے پہلے نام آیا۔ موٹو کا۔۔۔۔۔

چل وڈیو کال کرتا ہوں۔۔۔۔

اوکے بھائی اور اک دم خوش ہوا تھا۔ یہ ہوئی نابات۔۔۔۔۔

زبار یہ جولان میں بیٹھی کل کے واقعے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔۔۔

شبو کی اواز پر چونکی تھی۔۔۔

بی بی جی اپکا فون بج رہا ہے۔۔۔

ہٹو پیچھے۔۔۔

اسلام علیکم خالہ امی۔۔

و علیکم السلام۔ کیسی ہے میری بچیاں اپنی ماں کو بھول گئیں ہیں۔

نہی خالہ امی ایسے کبھی ہو سکتا ہے۔۔۔

اور شاہدہ بیگم دونوں کے صدقے واری جا رہی تھیں۔۔

چھاپٹا یہ ایان سے کر لو بات بچا داس ہوا ہے۔

جی امی اپ زوبی سے بات کرو ایسے ایان کی میں شام کو کال کروں گی۔۔۔۔۔ میں ذرا

کچن میں دیکھ لوں۔ اور نشی خدا حافظ بول گی تھی۔۔۔

ایان بیٹا یہ لو کر لو بات بہن سے۔۔

جی خالہ امی۔۔۔۔۔

مما بابا کیسے ہیں ایان۔۔۔۔

وہ دونوں بھی اچکو بہت مس کرتے ہیں زوبی اپنی۔۔۔۔۔

میں بھی بہت مس کرتی ہوں آپ سب کو۔۔

تو جائیں نا واپس۔

ہاں بہت جلد اوں گی۔۔۔۔

اریش۔۔۔۔

جی بھائی یہ فائلز ابھی افس پہنچا و بابا کو۔۔۔۔

او کے بھائی۔۔۔۔

اور دوسری جانب زوبی اک جانی پہچانی او از سنے چونکی تھی۔۔۔۔

سالار بھائی۔۔۔۔ ایان بھاگتا ہو سالار کے پاس آیا تھا۔۔۔۔ زوبی با جی یہ لیس سالار بھائی سے

بات کر لیں۔۔۔۔

ایان نو۔۔۔۔

ابھی اسکے الفاظ منہ میں ہی تھے کے موبائل سالار کے ہاتھوں میں پکڑے دیکھ وہ

جھجھکی تھی۔۔۔۔

اور اک نظر سالار پر ڈالے اسنے غصہ سے کال بند کی تھی۔۔۔۔

اور زوبی کی اجنبیت دیکھ سالار کا دل چھلنی ہوا تھا۔۔۔۔

اج پہلی بار ہوا تھا کہ سالار پر نظر پڑے اسکے دل میں کوئی ہلچل پیدا نہی ہوئی تھی۔ اور

اسے کھونے کی کوئی ملامت نا کی تھی اسنے خود سے۔۔۔۔

موبائل ٹیبیل پر پٹختے وہ بے تابی سے عالیان کا انتظار کر رہی تھی۔

کہ اج صبح سے اسے نہیں دیکھا تھا اسنے۔۔۔۔

یہ کیا حال بنایا ہوا ہے سالار۔۔۔۔

شاہدہ بیگم سالار کے کمرے میں داخل ہوئی تھیں۔۔

اور کمرے کی لائٹڈان کی تھیں۔

جہاں سالار کرسی پر سر ٹکائے ہوا تھا۔۔

ہفتوں گزر جاتے ہے اپنے بیٹے کا چہرہ دیکھے ہوئے۔۔۔۔

اور انہوں نے دکھ بھری نگاہ سالار پر ڈالی تھی۔۔۔۔

سرخ آنکھیں اور بڑھی ہوئی داڑھی میں وہ کسی دیوانے مجنوں سے کم نہیں لگ رہا
تھا۔۔۔۔

بس ماں کو بھی درد دینا۔۔

اللہ نا کرے امی یہ کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ۔۔۔

تو یہ روکھاپن کیوں۔ یہ کیا حلیہ بنایا ہوا ہے خود کا۔

ناکھانے کا ہوش اور ناپینے کا۔ رات کے آدھے پہر گھراتے ہو۔ صبح منہ اندھیرے گھر
سے نکل جاتے ہوں۔

پچھلے ڈیرھ مہینے میں اک بھی دن نہیں آیا جب تم نے اپنی ماں کا حل بھی پوچھا ہو کہ وہ
زندہ بھی ہے یا مر گی۔

اللہ نا کرے امی۔۔

وہ تڑپ کر شاہدہ بیگم کے پاس آیا تھا۔ اور نکی جھولی میں سر رکھا تھا۔۔

کیا بات ہے بیٹا بتا اپنی ماں کو۔۔

اور وہ کیا بتاتا اپنی ماں کو کہ اج جس کی محبت میں وہ ڈوبا ہے۔۔۔ اج اسنے اسے دیکھنا بھی

گوارہ بھی نہیں کیا اور اس سے کے منہ پر فون بند کیا ہے۔۔۔

معاف کر دیں امی جانے انجانے بہت دل دکھایا ہے میں اپ لوگوں کا۔۔

نہی بیٹا بلکل نہیں۔۔۔۔ بھلا اک ماں بھی اپنے بچوں سے خفا رہ سکتی ہے۔۔

میں اپکا نافرمان بیٹا ثابت ہوا۔۔ امی۔۔

کس نے بولا میرا بچہ نافرمان ہے۔۔ بلکہ بہت سمجھدار ہے میرا بیٹا۔۔۔۔

معاف کر دیں امی مجھے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

مجھے چین نہی اتا اپکی اور بابا کی ناراضگی دیکھ کر۔۔

اور شاہدہ بیگم اپنے بیٹے کی بے بسی دیکھ کر رو دی تھیں۔۔

نامیرا بچہ۔۔۔۔ کبھی ماں باپ بھی اپنی اولاد سے خفا ہویں ہیں یہ تو وقتی ناراضگی تھی

جو وقت کے ساتھ ختم ہوگی۔۔۔۔

کیونکہ میں بی بات سمجھ گی ہوں کہ ہم اپنی اولاد پر اپنے فیصلے مسلط نہی کر سکتے۔۔

شادی جیسا رشتی پوری زندگی کا فیصلہ ہوتا ہے۔۔۔۔ ناکہ وقتی۔۔۔

اور جب بچے ہی راضی ناہوں تو ہمیں بھی مجبور نہیں کرنا چاہیے۔۔۔۔

اور اب جیسا میرا بیٹا چاہیے گا ویسا ہی ہو گا۔۔۔

تمہاری پسند میں ہی ہم سب راضی ہوں گئے بیٹا۔۔۔۔

اور سالار نے سراٹھا کر اپنی ماں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

ماں باپ کبھی اولاد کیلئے غلط نہیں سوچتے نا اسے آج یہ بات بہت اچھے سے سمجھائی
تھی۔۔۔۔۔

کاش وہ یہ بات وقت رہتے سمجھ جاتا۔۔۔۔۔

********

عالیان کا نام فون کی سکرین پر دیکھے اس نے کال ریسیو کی تھی۔۔۔۔۔

ہیلو۔۔۔۔۔

شام تک ریڈی رہنا۔۔۔۔۔ اک بزنس پارٹی میں انوائٹڈ ہیں۔۔۔

اور ہاں میں جب گھراؤں تو ریڈی دکھو مجھے۔۔۔۔۔ ٹائم سے بتا رہا ہوں کوئی ایکسکوز
نہی چلے گی۔

پروہ۔۔۔۔۔

اور عالیان نے یہ کہے فون بند کیا تھا کہ زوبی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔۔
وہ جو ساتھ جانے سے منہ کرنے والی تھی۔۔۔ عالیان اسکا ارادہ بھانپ پہلے ہی وارن
کر چکا تھا۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بلیک کام دار فراک میں لمبے بالوں کو سٹریٹ کیے وہ غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔

ڈائمنڈ نیکلس گلے میں پہنے وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔۔۔۔۔

میک اپ کے نام پر سرخ لپ اسٹک ہونٹوں پر سجائے وہ غضب ڈھا رہی

تھی۔۔۔۔۔

فائل ٹچ کے بعد اس نے اک نظر کلاک پر ڈالی تھی۔۔۔ جو ساڑھے سات کا وقت

دکھا رہی تھی۔۔۔۔

شام کی بھائے بھی رات ہو رہی ہے۔۔۔۔ اے بڑے وقت کے پابند ابھی تک کوئی اتنا
پتا بھی نہیں ہے موصوف کا۔۔۔۔۔۔۔۔

تبھی کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پر وہ چونکی تھی۔۔۔

عالیان کو کمرے میں داخل ہوتا دیکھ وہ رکی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

اپ اگئے۔۔۔۔ میں کب سے ریڈی ہو کر اپکا ویٹ کر رہی ہوں۔۔۔۔

اور عالیان نے اک نظر زوبی کی جانب دیکھا تھا۔ تو دیکھتا ہی رہ گیا تھا۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں اپ۔۔۔۔

اپ کا ڈریس نکال دیا ہے جلدی سے ریڈی ہو جائیں۔۔۔۔

اور ارج بیویوں جیسے رعب چلاتی زبانیہ کو دیکھ وہ حیران و پریشان ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا اچھو۔۔۔۔۔۔۔۔

ہوں کچھ نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔

بس دیکھ رہا ہوں کہ آج سورج کہاں سے نکلا ہے۔۔

مطلب وہ چونکی تھی۔۔۔۔

کچھ نہیں وہ مسکراتا ہوا ریڈی ہونے کیلئے گیا تھا۔۔

کبھی ڈانٹتے ہیں تو کبھی رعب جھاڑتے ہیں۔۔

میں بھی وکیل ہوں مسٹر عالیان۔۔۔۔

نیہا کا پتہ ناکٹ کیا تو میں بھی اپنی بیوی نہیں۔۔۔۔ وہ منہ بناتے مرر کی جانب بڑھی



تھی۔۔۔۔ عالیان نے گاڑی پارک تھی۔ اور زوبی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

کیا ہوا اتروگی بھی نیچے آپ یا یہیں بیٹھنے کا ارادہ ہے۔۔۔۔

۔۔۔۔ وہ

کیا۔۔ اس نے زوبی کی طرف دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ میں کبھی ایسی پارٹیز میں نہیں گی۔۔۔

زباریہ نے ترچھی نگاہ سے عالیاں کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

اوہ تو اسیلے پارٹی میں آنے کی جلدی تھی۔۔۔۔

اس میسنی سے جو ملنا تھا۔۔۔۔

اوہ ہائے زباریہ۔۔۔۔

کیسی ہو۔۔۔۔

انا ایم فائن۔۔۔۔

او عالیاں تمہیں موم۔ ڈیڈ سے ملو اوں۔ کم زباریہ وہ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتی عالیاں

کا ہاتھ پکڑے اگے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

زباریہ کو یہ دیکھے تپ چڑھی تھی۔۔۔۔۔

دل تو کر رہا ہے اس میسنی کا ہاتھ توڑ دوں۔۔

اُتوچ۔۔۔

زوبی کیا ہوا۔۔۔۔ وہ زوبی کی اواز پر پلٹا تھا۔۔۔

اوہ ہیلو مسٹر عالیان۔۔۔

ہیلو مسٹر فاروق۔۔۔۔۔

کیسے ہیں آپ۔۔ ویلکم ٹو داپارٹی۔۔ آپ اس دعوت میں شریک ہوئے ہم آپکے بے

حد مشکور ہیں۔۔۔۔

اور انکی تعریف۔۔۔۔۔

سامنے کھڑے شخص نے جانچتی نظروں سے زوبی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔



شی از مائی وائف۔۔۔۔۔

زباریہ خان۔۔۔۔۔

نائس ٹومیٹ یومس زباریہ خان۔۔۔

انہوں نے ہاتھ اگے کی جانب کیا تھا۔۔۔

نوٹ زباریہ خان۔۔۔

مسز عالیان۔۔۔۔۔ اور اسنے مسکراتے ہوئے ہاتھ اگے کی جانب بڑھایاھی تھا۔ کہ

عالیان نے غصے سے زوبی کا ہاتھ دبوچا تھا۔۔۔۔۔

ویل عالیان صاحب اپکی وائف ہیں بہت پیاری۔۔۔۔۔

بہت شکریہ مسٹر فاروق۔۔

جسٹ ایکسکوزاز۔۔۔

اور وہ زوبی کو کھینچتا ہوا دوسری سمت لے کر آیا تھا۔۔

عقل ہے کہ نہیں۔۔۔۔۔ وہ آنکھیں نکالے زوبی سے بولا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Ghazals|Fiction|Drama|Screenplay|E-books|E-magazines|E-journals|E-newsletters|E-books|E-magazines|E-journals|E-newsletters

میں نے کیا کیا ہے۔۔۔

تم اک اجنبی سے ہاتھ ملانے والی تھی۔۔

سو واٹ اپ بھی تو اجنبی لڑکیوں کے گلے ملتے ہیں۔۔۔۔۔ اس سے کیا فرق پڑتا

ہے۔۔۔

پاگل ہو تم۔۔۔ دماغ خراب ہے تمہارا۔۔۔۔۔

جی جی میرا ہی تو دماغ خراب ہے جو اپنے ہی ہسبنڈ کو اپنی ہی آنکھوں کے سامنے اجنبی

لڑکی کے ساتھ نزدیکیاں بڑھاتے ہوئے دیکھ رہی ہوں۔

زوبی۔۔۔

کیا زوبی۔۔

کیا لگتی نہیہاں۔ بڑا اسکی کمر میں ہاتھ ڈالے پھر رہے تھے۔۔۔

زباریہ۔۔ کچھ بھی فضول بات منہ سے مت نکالنا۔۔۔ understand that.....

سچ کڑواہی ہوتا عالیان صاحب۔۔۔۔

کوئی بھی بیوی برداشت نہی کرے گی کہ اس کا شوہر کسی لڑکی کے ساتھ کھی کھی

کرے۔۔۔

آخر کو ایسا کونسا رشتہ ہے جو اتنا کلوز ہیں اپ دونوں۔۔

بس۔۔۔ وہ چلا دینے کو تھا۔۔

یہ وقت ان سب باتوں کا نہیں ہے چلو میرے ساتھ۔۔۔

ارے ارے کہاں جا رہے ہو دونوں۔۔۔۔۔

عالیان میٹ مائی فیونسنے عمیر-----

اینڈ عمیر یہ ہے میرا بیسٹی عالیان اور ہنز وائف زباریہ----

اور زباریہ نہا کی بات پر چونکی تھی-----

نائس ٹومیٹ یوبرو Congratulations یو بوتھ اف یو گائز-----

بٹ اب ہمیں اجازت دو۔۔۔

ملتے ہیں پھر۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE

Novels | Affairs | Love | Drama | Gossip | Crime

ارے ارے یارا بھی تو پارٹی شروع بھی نہیں ہوئی۔

نہی بس مجھے تھوڑا کام ہے اسلیے۔۔۔

اوکے یارنی روک رہی جاو۔۔۔۔

کام دوست سے زیادہ ضروری ہے۔ نہا دھیمے لہجے میں بولی تھی۔۔

ایسا نہی ہے نہا۔۔

ہاہا پتا ہے مزاق کر رہی ہوں۔۔

خیال سے جاندا۔

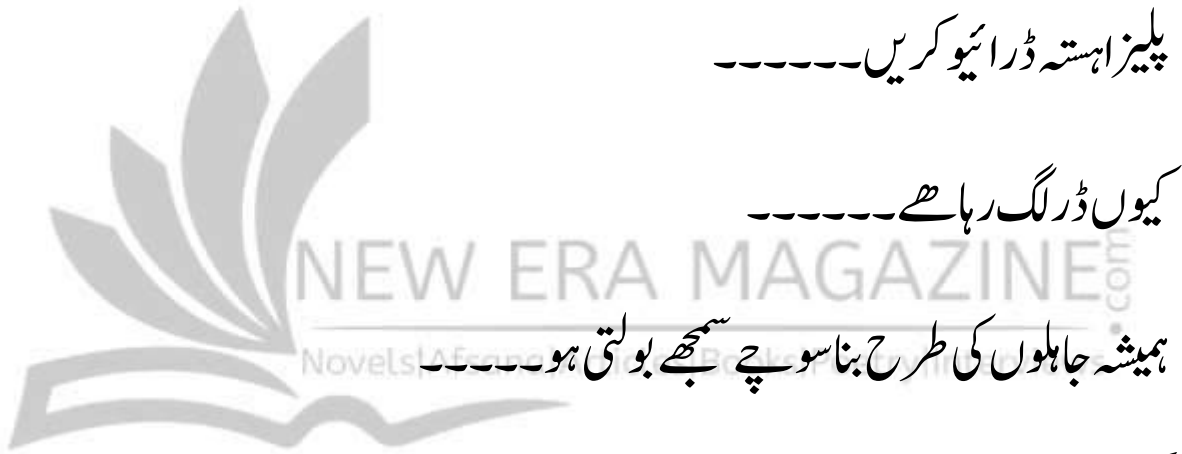
بائے

اور پورا راستہ وہ رنش ڈرائیو کرتا ہوا گاڑی کو غصہ سے سڑک پر بھگا رہا تھا۔۔۔۔۔

انا۔۔۔۔۔ زباریہ کی چیخ نکلنے کو تھی۔۔۔۔۔

پلیز اہستہ ڈرائیو کریں۔۔۔۔۔

کیوں ڈر لگ رہا ہے۔۔۔۔۔



ہمیشہ جاہلوں کی طرح بنا سوچے سمجھے بولتی ہو۔۔۔۔۔

کبھی احساس نہیں نا ہوتا تمہیں کہ تمہاری ایسی تلخ باتوں سے سامنے والے کے دل پر کیا
بنتی ہوگی۔۔۔۔۔

لیکن نہیں ہمیں تو کسی سے کوئی غرض ہے ہی نہیں۔۔۔۔۔

اور اس نے گھر کے گیٹ سے سامنے ہی کار کو بریک لگائی تھی۔

اور غصہ سے زباریہ کی جانب دیکھا تھا۔

ادھر دیکھو میری طرف-----

اگر تمہیں میری فیئنگز کی قدر نہیں ہے تو خدا ران کا یوں تماشا مت بناو ای سمجھ۔ اور

اس کے کار کا دروازہ کھولا تھا۔ اندر جاو۔۔۔۔۔۔ وہ غصہ میں بولا تھا۔ کہ زو بی

بھاگتی ہوئی کمرے میں ای تھی۔۔۔۔۔

نادانی اور نا سمجھی میں اسنے عالیان کو پتہ نہی کیا کیا کہہ دیا تھا۔۔۔۔۔

بہت بری ہوں میں۔۔۔۔۔۔ بہت بری۔۔۔۔۔

یہ کیا کہہ ڈالا میں نے عالیان کو۔۔۔۔۔

ان پر شک کیا۔ یا اللہ یہ کیا کر دیا میں نے۔۔۔۔۔۔۔

وہ رودی تھی۔۔۔۔۔۔

عالیان جو صوفہ سے سر ٹکائے زباریہ کی تلخ کلامی کے بارے میں سوچ سوچ مراحا رہا

تھا کہ آخر کو کہاں اسنے اپنی محبت میں فرق کیا ہے جو زباریہ ہمیشہ اسکی ناقدری کر دیتی

ہے۔

وہ دونوں ہاتھوں سے سر تھامے رہ گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور وہ جتنا عالیان کا خیال رکھتی تھی وہ اس سے اتنا ہی دور بھاگ رہا تھا۔

صبح اس کے اٹھنے سے پہلے ہی وہ کسی ناکسی کام نکل جاتا تھا۔۔۔ اور رات دیر سے
گھر لوٹتا تھا۔

اور زبانیہ کو اسکی اجنبیت دیکھے بہت تکلیف ہو رہی تھی۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

بی بی جی۔۔۔

شبو کمرے میں داخل ہوئی تھی۔

ہوں۔۔۔

نیچے کوئی نیہابی بی جی ای ہیں آپسے ملنے کیلئے۔

نیہا مجھ سے ملنے۔۔۔ وہ خود سے ہمکلام ہوئی تھی۔

اچھا تم چلو اتی ہوں میں۔۔۔۔۔

جی بی بی جی۔۔۔۔۔

اسلام علیکم۔۔۔ وہ اج پہلی بار نہیہا سے مسکرا کر ملی تھی۔۔۔۔۔

کیسی ہو زوبی۔۔۔ او پس سوری زبار یہ۔۔۔

نونو اٹس او کے یو کال می زوبی۔۔۔۔۔

ہا ہار اٹ زوبی۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry

اپ کچھ لیں گی چائے کافی۔۔۔

نونو تھینکیو۔۔۔

میں بس آپ سے ملنے کیلئے ای تھی۔۔۔

مجھ سے وہ چونک تھی۔۔۔

جی کیوں نہیں اسکتی۔۔۔

نن نہیں ایسی بات نہیں۔

وہ عالیان گھر نہیں تو مجھے لگا پانسے ملنے ای ہیں۔۔

ای نو۔۔۔ عالی گھر نہیں ہے

اسیے ہی تو افسے ملنے ای ہوں۔۔۔۔۔

زوبی چونکی تھی۔۔

گھر میں نہیں زوبی عالیان کو چھیننے نہیں ای میں۔

میں تو بس اپنی غلط فہمی دور کرنے ای ہوں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Innovative

جو مجھ کو لے کر ہے۔

اپکو کس نے کہا عالیان نے وہ چونکی تھی۔

نہی تو۔۔

بس اک لڑکی ہوں دوسری لڑکی کی کیفیت سے بخوبی واقف ہوں۔۔۔۔

یونوزوبی عالیان کو پانے کیلئے ہر لڑکی اس کی راہ میں پلکیں بچھائے رکھتی تھی۔۔

لیکن اس نے کبھی کسی کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا ہی نہیں۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے زوبی کے عالیان کو پانے کیلئے میرے دل میں تمنا نا اٹھی
 ہوگی۔۔۔۔۔

اس جیسے ڈیشننگ انسان کو دیکھ کر کس لڑکی کے دل میں لالچ پیدا ہوا ہوگا۔۔۔
 تمہیں پتا ہے زوبی میں نے یونیورسٹی کے بعد عالیان سے کنٹیکٹ کیوں نہیں رکھا۔۔۔
 کیوں کے میں ہزار کوششوں کے باوجود اسکے دل میں اپنے لیے جگہ بنا پائی۔۔۔
 اور وہ ہمیشہ کہتا تھا۔۔۔ یہاں لڑکی نہیں ملی ابھی تک جو عالیان ہمدانی کے دل میں راج
 کر پائے۔۔۔ جو سب سے الگ ہو سب سے پیاری سب سے انوکھی۔۔۔۔۔
 اور مجھے تو تمہیں دیکھ کر رشک ہوا تھا کہ تم وہ لڑکی ہو جو عالیان ہمدانی کے دل کی رانی
 ہو۔۔۔

مجھے تمہیں دیکھ کر جلن بھی ہوئی تھی۔۔۔

کہ تم میں ایسا کیا تھا جو مجھ میں نہیں تھا۔ جو میں عالیان کی محبت بنا بن پائی۔۔۔
 لیکن دکھ بہت ہوا کہ تم نے میرے دوست کو تڑپایا بہت ہے۔

اسکی محبت کی توہین کی ہے۔۔۔۔۔۔۔

زباریہ اللہ جانے تم بد قسمت ہو یا عالیان جو وہ محبت کو پا کر بھی تمہارے دل میں خود
کیلیے جگہ نہیں بنا پایا۔۔۔۔۔

اور تم اسکی محبت کی قدر نہیں کر پائی۔۔۔۔۔

میرے بس میں ہوتا ناز و بی تو تم سے عالیان کو چھین لیتی۔۔۔

زوبی نے روتی آنکھوں سے نہی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔

لیکن کہیں نا کہیں تمہاری مجھ سے جلن اس بات کا احساس دلا گی مجھے کہ تمہارے دل
میں بھی عالیان کے لیے فیلنگز ہیں۔ بس تم اپنے دل سے جنگ لڑ رہی ہو۔۔۔۔۔

ابھی بھی وقت ہے زوبی سنبھل جاو۔ اور اس بات کو تسلیم۔ کر لو کہ تم بھی عالیان سے
بے پناہ محبت کرتی ہو۔۔۔

وقت رہتے اس بات کو تسلیم کر لو زوبی۔۔۔۔۔

تم سے خوش نصیب لڑکی اس دنیا میں کوئی نہیں ہو گی جسے اتنا چاہنے والا شخص ملا
ھے۔۔۔

ہو پ یوانڈر سٹینڈ۔۔۔۔۔

وہ کہتے کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

تم پڑھی لکھی سمجھدار لڑکی ہو۔ اک لڑکی اک سچے مرد سے عزت اور محبت کی ہی
طلبگار ہوتی ہے۔۔۔

اللہ تمہیں خوش رکھے۔۔۔۔

اور زوبی جاتی ہوئی نہا کو دیکھ رہی تھی۔۔۔۔۔ کہ اسکا ہر لفظ اس کی سماعتوں میں
گھڑ کر رہا تھا۔۔۔۔

کیا نہیا سچ کہہ رہی تھی۔۔۔ مجھے عالیان سے محبت ہو گئی ہے۔۔۔ کیا میں واقعی ہی
عالیان جیسے معتبر شخص کی اولین پسند ہوں۔۔۔۔

یا خدا میں کتنی بڑی بیوقوف تھی جو ہر بار عالیان کی محبت کو فراموش کیا۔۔۔ یہ میں نے
کیا کر دیا میرے مولا۔ اس فرشتہ صفت انسان کا دل دکھا دیا۔

وہ خود سے ملامت کر رہی تھی کہ اجتک وہ اپنے دل کی کیفیت سے انجان رہی تھی اور
عالیان کے جذبات کی تذلیل کرتی ہوئی امی تھی۔ یا خدا یہ مجھ سے کونسا گناہ سرزد
ہو گیا۔۔۔۔ وہ رو دی تھی

عالیان اج شاز و نادرا سے گھر دکھ ہی گیا تھا۔۔۔

و گر نہ تو وہ گھر سے باہر ہی رہتا تھا۔۔۔

چائے۔۔۔

وہ اسے لیپ ٹاپ پر کام کرتا ہوا دیکھ چائے بنا کر لائی تھی۔۔۔

اور عالیان سرسری نظر اس پر ڈالے لیپ ٹاپ پر جھکا تھا۔

اور وہ خود ٹی وی ان کر کے بیٹھی تھی۔۔۔۔

چپس کا پیکٹ کھولے ٹی وی کا والیم بڑھائے وہ ناجانے کونسی فلم دیکھنے میں مصروف

تھی۔

کہ کچھ دیر تو عالیان اسکی حرکت دیکھے چپ چاپ بیٹھا رہا۔

پتہ بھی ہے کہ کام کر رہا ہوں پھر بھی کچھ فرق نہیں پر رہا سے۔۔۔ کہ ڈسٹر بنس

ہو رہی ہے مجھے۔۔۔۔

زوبی۔۔ اس نے غصہ سے زوبی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

جو مسلسل رونے میں مصروف تھی۔۔۔

اب اسے بیٹھے بٹھائے کیا ہو گیا یار۔۔ وہ گھبرا اٹا ہوا زوبی کے پاس آیا تھا۔۔۔۔۔

اور اسے کندھے سے ہلایا تھا۔

زوبی۔۔۔۔

کیا ہوا ہے۔۔۔۔

عالیان۔۔ وہ اور زور سے روتے ہوئے زوبی کے گلے لگی تھی۔ کہ عالیان بھی

گھبرا گیا تھا۔

زوبی زوبی بولو بھی کیا ہوا ہے۔ روکیوں رہی ہو۔۔۔۔

عالیان فلم میں میرا فیورٹ ہیرو مر گیا۔۔۔ شاہ رخ مر گیا۔۔ وہ روتے ہوئے بولی

تھی۔۔۔

واٹ اوہ میرے خدا۔۔۔۔۔

وہ زوہبی کی بات سنے اپنا ماتھا پیٹ کے رہ گیا تھا۔۔۔

اسے زوہبی پر بے انتہا غصہ آیا تھا۔۔۔۔

لیکن وہ اتنا ہوا غصہ ضبط کر گیا تھا۔۔۔

وہ فلم تھی زوہبی۔ حقیقت نہی۔

تو وہ کتنی محبت کرتا تھا لڑکی سے۔۔۔۔

محبت تو میں بھی کرتا ہوں زوہبی۔۔۔۔ بولو تو مر جاتا ہوں شاید کے تمہیں احساس

ہو جائے میری محبت کا۔۔۔ وہ شکوہ کناہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اللہ نا کرے عالیاں۔۔۔۔

زوہبی کا دل اک دم مٹھی میں آیا تھا عالیاں کے الفاظ سن کر۔۔۔۔۔

پاگل ہو گئے ہیں اپ خبردار جو دوبارہ کبھی ایسے الفاظ منہ سے نکالے اپنے۔۔۔

گلہ دبا دوں گی اپکا۔۔۔۔۔ اپنے ہاتھوں سے۔۔۔ وہ غصہ میں روتی ہوئی بولی تھی۔۔۔

دبا دو۔ منظور ہے۔۔۔

بہت برے ہو اپ عالیان کوئی فکر نہی اپکو میری۔ کوئی پرواہ نہیں اپکو میری۔۔۔ جو
ایسے الفاظ منہ سے نکالتے ہیں۔۔

چلو جی اب یہ نیا الزام بھی ہمارے سر عائد ہو گیا۔۔

جی بلکل۔۔۔

کچھ کچھ ہوتا ہے عالیان اپ نہی سمجھو گئے۔۔۔۔

وہ فلمی انداز میں کہتی ہوئے کمرے سے نکلی تھی۔۔۔

کہ اس کے الفاظ سننے وہ مسکرایا تھا۔۔۔۔۔ اور سر ہلا کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

بی بی جی چائے۔

یہاں رکھ دو۔۔ زوبی ٹی وی دیکھنے میں مصروف تھی۔۔

وہ بی بی جی اپ سے بات کرنی تھی۔۔۔۔

ہاں کہو۔۔۔۔۔ شبو۔۔۔

وہ بی بی جی مجھے دودن کی چھٹی چاہیے۔۔۔۔۔ میری بیٹی بیمار ہے بی بی جی مجھے گاؤں جانا

ہے۔۔۔۔ اور زوبی نے شبو کی جانب دیکھا تھا جس کا لہجہ غمگین تھا۔ اور آنکھیں
بھری ہوئی تھیں۔۔۔۔

کیا ہوا ہے تمہاری بیٹی کو شبو۔ وہ پریشانی سے بولی تھی۔۔

بی بی جی ہونا کیا ہے شوہر ماڑتا پیٹتا ہے نشی ہے۔ بیٹی پیٹ سے ہے بار بار فون کر کے
کہتی اماں اجاوا اس شخص کا نہیں پتا کہ کب کیا کر ڈالے۔۔

بس بی بی جی اپنی بیٹی کو اپنے پاس لیکر انا ہے۔۔ کہ ہم دونوں ماں بیٹی کے علاوہ اس دنیا

میں ہے ہی کون۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور زوبی شبو کی بات سنے شدید شاکڈ ہوئی تھی کہ ایسے جاہل لوگ بھی بستے ہیں اس
دنیا میں۔۔۔۔

تم فکر نہی کرو شبو اللہ بہت مہربان ہے۔۔

اور وہ اٹھی تھی۔ اپنے والٹ سے ہزار ہزار کے چند نوٹ نکال کر شبو کی ہتھیلی پر رکھے

تھے۔۔۔

بی بی جی یہ۔۔۔ پیسے۔۔۔

رکھ لو شبو ضرورت پر سکتی ہے۔۔ اور ہاں اگر کسی بھی مدد کی ضرورت ہو بلا جھجک کہہ
دینا۔۔۔۔

بی بی جی بہت بہت شکریہ۔

اپنے مجھ غریب پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔۔۔

نہی ایسی کوئی بات نہی ہے شبو۔۔۔

جب ہم اپنی زندگی میں کسی کے برے وقت میں اسکے کام ناسکیں تو کیا کیا فائدہ ایسی
زندگی کا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

تم بے فکر ہو کر جاؤ۔۔

بی بی جی اللہ! پکو اسکا اجر دے وہ ڈھیروں دعائیں دیتی کرے سے نکلی تھی۔۔۔۔۔

یا اللہ! یہ عالیاں میرا فون کیوں نہی ریسیدو کر رہے۔۔۔۔۔

اور وہ بجلی کی کڑک پر چیخنی تھی۔

باہر طوفانی بارش ہو رہی تھی۔۔۔۔

اور رات کے اس پہر عالیان کا کچھ پتانا تھا۔۔۔۔

وہ رو دینے کو تھی۔۔۔۔ اتنی بھیانک رات میں وہ گھر میں اکیلی تھی۔۔۔۔

کہ اک دم لائٹ لاف ہوئی تھی کہ زوہی چلا دی تھی۔۔۔۔۔

یا اللہ وہ کانپتی ہوئی بیڈ کے پاس ای تھی۔۔ کہ خوف سے اس کی جان نکل رہی

تھی۔۔۔۔

وہ مسلسل عالیان کا نمبر ڈائل کر رہی تھی۔۔۔۔ لیکن از کافون مسلسل بند آ رہا

تھا۔۔۔۔۔

زوہی کے خوف میں اضافہ ہوا تھا کہ باہر سے کچھ گڑنے کی آواز ای تھی۔۔

یا اللہ۔۔۔۔۔ وہ چیختی تھی۔۔۔

زوہی۔۔۔ اور جانی پہچانی اواز پر اسنے آنکھوں سے ہاتھ ہٹائے تھے۔۔

کک کون۔۔۔ وہ چلائی تھی۔۔

زوبی میں ہوں عالیان۔۔۔

اور وہ عالیان کے گلے سے جا لگی تھی۔۔۔۔۔ اور رودی تھی۔۔۔۔۔

زوبی ریلیکس۔۔۔ ڈونٹ وری میں آ گیا ہوں۔۔۔

اور وہ زوبی کی کیفیت دیکھے اور گھبرا گیا تھا۔۔۔

اپ کو ذرا بھی خیال نہی آیا میرا۔۔۔ کہ میں اکیلی ہوں گھر میں۔۔۔

ذراتر س نہی اتا مجھ پہ۔۔۔۔۔

پتا بھی ہے ایسے موسم سے مجھے ڈر لگتا ہے۔۔۔ اور وہ عالیان کے گلے سے لگی شکوہ پہ

شکوہ کر رہی تھی۔۔۔

میں آ گیا ہوں ناب۔۔۔ پلیزر ریلیکس۔۔۔

اور وہ جیسے ہی کچھ سنبھلی تھی۔۔۔۔۔

پتا ہے مجھے اپنی کتنی فکر ہو رہی تھی۔۔۔ کیسے کیسے خیالات ارہیے تھے دماغ میں۔۔۔

دل میں عجیب عجیب وسوسے۔۔۔

اپ میری کال بھی ریسیدو نہی کر رہے تھے۔۔۔۔

وہ بچوں سے انداز میں عالیان سے گلے کر رہی تھی۔ کہ عالیان زوبی کی بدلی ہوئی
کیفیت دیکھے حیران تھا۔۔۔

وہ موبائل اف ہو گیا تھا۔۔ چارج کرنا بھول گیا تھا۔۔۔۔

اگ لگے ایسے فون کو۔ جو مشکل وقت میں کام نہیں اتا۔ وہ روتے ہوئے بولی
تھی۔۔۔۔

کہ عالیان بھی اسکی بات پر ہنسا تھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اپ ہنس رہے ہیں اور ادھر میری جان پہ بنی تھی۔۔۔۔

تو اور کیا اتنی ڈرپوک لڑکی میں نے کبھی نہی دیکھی۔ کیا تم پکا وکیل ہی ہونا۔۔۔۔

عالیان وہ چلائی تھی۔۔۔۔۔

اچھا اچھا۔۔۔۔ بابا۔۔ معاف کر دو۔۔۔۔

اور عالیان واشر ووم کی طرف بڑھا تھا۔۔

اپ کہاں جا رہے ہیں۔۔۔ وہ ڈرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

ویل شاید اپکو احساس نہی کہ آپکے مجازی خدا بارش میں بھیگ چکے ہیں۔۔۔

اوہ۔۔۔ وہ اپنا ماتھا پیٹے رہ گئی تھی۔۔۔

اجازت ہو تو میں چنچ کر لوں۔۔

ہاں تو آپ کہیں نہیں جائیں مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔۔

تو ٹھیک ہے یہی چنچ کر لیتا ہوں پھر میں۔۔

نن نہیں۔۔۔ وہ بو کھلائی ہوئی بولی تھی کہ عالیان کے لبوں پر مسکراہٹ ای

تھی۔۔۔

آپ جائیں چنچ کر لیں۔۔۔ ہ بولی تھی۔۔۔

پکا جاؤں۔۔۔

جی جی۔۔۔

اور وہ دبی دبی مسکراہٹ لبوں پر سجائے واشر و م کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔۔

اتا۔۔۔۔۔ وہ بادلوں کے گرجنے کی آواز سننے چیخنی تھی کہ عالیان جو شرٹ کے بٹن

بند کر رہا تھا۔ زوبی کے چلانے کی آواز ہر کمرے میں آیا تھا۔۔۔۔

جو بیڈ کمبل میں دبکی بیٹھی تھی۔۔۔۔

زوبی اریو او کے۔۔۔۔۔

عالیان مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے آپ کہی نہیں جائیے گا وہ روتی ہوئی عالیان کے گلے لگی

تھی۔ عالیان مجھے چھوڑ کے نہیں جائیے گا۔۔۔۔

نہیں جاؤں گا۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پکا۔۔۔۔۔ وہ عالیان کے سینے سے لگی بولی تھی۔ پکا نہیں جاؤں گا اپنی زوبی کو چھوڑ کر۔۔۔۔

عالیان نے زوبی کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔۔۔۔۔۔۔

پوری رات زوبی نے عالیان کی بانہوں میں گزار لی تھی۔۔۔۔

برستی بوندیں زور و شور سے برس کر اب تھم چکی تھی۔۔۔۔

صبح کا اجالا چاروں سو بکھرا تھا۔۔۔۔

اور سورج کی کرنیں اسکے چہرے پر پڑی تھیں کہ وہ انگڑائی لیتی اٹھی تھی۔

یہ روشن صبح شاید کے اسکی محبت بھری زندگی میں اک چمکتا اجالا بن کر آئی تھی۔۔۔

اس نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی تھی لیکن عالیان اسے کہیں نہیں دکھاتا تھا۔۔۔

وہ فریش ہو کر نیچے آئی تھی۔۔۔

کچن سے کچھ آوازیں سنائی دیئے وہ کچن کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔

عالیان کو بریک فاسٹ بناتے دیکھ وہ چونکی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
اپ۔۔ یہاں۔۔

وہ زوبی کی طرف متوجہ ہوا تھا۔ گڈ مارنگ۔

ارے وہ اپ کیوں بریک فاسٹ بنا رہے ہیں لائیں میں بناتی ہوں۔۔ وہ عالیان کی

ظرف بٹھی تھی۔۔۔

بس بس مسز ڈرپوک۔۔۔۔

ال موسٹ بن چکا ہے۔۔۔۔۔ بریک فاسٹ۔۔۔۔۔

اپ جا کے ڈائمنگ ٹیبل پر بیٹھو۔۔۔۔۔

ویسے بھی کب کچھ الٹا سیدھا کر لو۔۔۔۔۔ کچھ کہا نہیں جاسکتا۔۔۔

ڈرپوک ہستی۔۔۔۔۔

اب راتھی اپ۔۔۔۔۔

اوہ ہیلو امی ایم نوٹ ڈرپوک مسٹر۔۔۔۔۔

اور وہ رات کے واقعے پر شرمندہ ہوئی تھی۔۔۔ اور شرم سے پانی پانی ہوئی تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Essays | Poetry | Ghalib | Urdu | English

وہ زوبی کے لال ہوتے گال دیکھے مسکرایا تھا۔

وہ زوبی کا کروچ۔۔۔

اور زوبی چیختے ہوئے انکھیں میچے عالیان کے گلے سے جا لگی تھی۔۔۔

ہا۔۔۔۔۔ اور عالیان نے اک زور دار قہقہہ لگایا تھا۔۔۔۔۔

کہ زوبی نے غصہ سے عالیان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

تو بہ اتنی زور سے چلاتی ہو کہ بیچارہ کا کروچ بھی ڈر کے بیہوش ہو جائے۔۔۔۔۔

وہ ٹرے میز پر رکھے زبا یہ کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

ہوں یہ ایسی کونسی نیند ہے جو پانچ منٹ میں انسان پر غالب ہو جاتی ہے۔

اپکو کیوں بتاؤں وہ کمبل میں منہ چھپائے بولی تھی۔۔۔۔

اچھا اٹھو مجھے بہت بھوک لگی ہے۔۔۔۔

اپ کر لیں ناشتہ مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔

پکا نہیں کریں گی۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels|Afsana|Articles|Books

جی پکا۔۔۔۔ نہیں کروں گی۔۔۔

چلو ٹھیک ہے۔۔۔ بی بی گرم گرم بریک فاسٹ میرا منتظر ہے۔۔۔

واوا اس سویمبی۔۔۔۔

پتا بھی ہے مجھے کتنی بھوک لگ رہی ہے۔ لیکن انہیں خود کھانے کی پڑی ہے۔

بندہ پیار سے مناتا ہے پھر پیار سے کھلاتا ہے۔۔۔ مگر نہیں۔۔۔

اور وہ کمبل پیچھے کرتی فوراً سے اٹھی تھی۔۔۔۔

اور اپنے سامنے عالیان کو ڈش پکڑے کھڑا دیکھ حیران ہی رہ گئی تھی۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔۔

ہٹو پیچھے۔۔۔

اور وہ سائیڈ پر ہوئی تھی۔۔

ایسے ہو سکتا ہے۔۔ کہ میں تمہارے بغیر کچھ کھاؤں گا۔۔

اور اسنے اک نوالہ بنائے زوپی کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Article | Poetry | Story
بہت ضدی ہو بلکل بچوں جیسی ضدی۔۔

ہاں تو۔۔۔۔ اور اسنے عالیان کے ہاتھ سے پہلا نوالہ کھایا تھا۔۔۔۔

بکت نکھرے کرتی ہو۔۔

ہاں تو اپ کو اٹھانے چاہیے وہ کندھے اچکائی منہ بناتی بولی تھی۔۔۔

ہائے میری بیچاری کمر کا کیا ہو گا جو تمہیں اٹھالیا۔۔ موٹو۔۔

واٹ۔۔۔۔ وہ چلائی تھی۔۔۔۔

میں موٹی نہیں ہوں۔۔

ہاں بس فلفی فلفی ہو۔۔۔

اور اسنے زوبی کی گال کھینچی تھی۔۔ کہ وہ شرم سے نظریں جھکاگی تھی۔۔۔۔

عالیان کیا بات ہے اپ نے اتنی ار جینٹلی سامان پیک کرنے کا کیوں

کہا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ فکر مند نہ انداز میں عالیان کے پاس امی تھی جو ابھی جلد بازی میں گھر میں داخل ہوا

تھا۔۔۔۔

سب ٹھیک تو ہے عالیان۔۔۔۔۔

ہاں سب ٹھیک ہے۔۔۔۔

تو اپ اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہیں۔۔۔۔۔۔۔

وہ بس تمہارے ڈاکو منٹس بھی کمپلیٹ ہو گئیں ہیں اور میرا کام بھی ال موسٹ مکمل

ہو گیا ہے۔ تو سوچا کیوں ناماموں ممانی اور ایان کو سر پر اتر دیں۔۔ تم بھی تو اداس ہوئی تھی نا۔۔۔

اوہ ہو تو یہ بات تھی۔ پتا ہے عالیان جیسے کال کر کے اپنے جلد بازی میں بولا میں تو گھبرا ہی گئی تھی۔۔۔۔

تم سدھرو گی فی ڈر پوک۔۔۔۔۔

بلکل نہیں۔ وہ مسکرای تھی۔۔۔۔۔

لیکن عالیان وقتی طور پر بات ٹال گیا تھا۔ کہ جان پر تو اسکے بھی بنی ہوئی تھی۔۔۔ ایان کی کال سن کے۔۔۔۔۔ پروہ زوبی کو بتا کر پریشان نہی کر سکتا تھا۔۔۔۔۔

اچھا اب جلدی چلو فلائٹ کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔۔۔

عالیان۔۔۔۔۔ اور زوبی نے موبائل نکالا تھا۔۔۔۔۔

زوبی ابھی وقت نہی ہے ان سیلفیز کا۔۔۔۔۔ وہ تلملا اٹھا تھا۔۔۔۔۔

عالیان بس ایک فوٹو۔۔۔۔۔ پتہ نہی اب کب ہم یہاں واپس آئیں گے۔۔۔۔۔

یہاں پرھی تو ڈھیروں اچھی اور بری یادیں ہیں ہماری۔۔۔۔۔

ہماری زندگی کے حسین لمحات ہیں جو ہم نے گزاریں ہیں اک دوسرے کے
ساتھ۔۔۔۔

سائل اور عالیان نے زبردستی اپنے لبوں پر اک مسکان سجائی تھی۔

اور اس نے اک تصویر اس می کیپچر کی تھی۔۔۔۔

صاحب جی سامان گاڑی میں رکھوا دیا ہے۔۔

ہوں۔۔۔



جی۔۔ اور وہ اک نظر گھر پر ڈالتی ہوئی باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

وہ دونوں گھر میں داخل ہوئے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اپی۔۔۔۔۔

ایان روتا ہوا اسکے گلے سے جا لگا تھا۔۔۔

وہ ایان کو روتا ہوا دیکھے ٹھٹھکی تھی۔۔۔۔۔

ایان رو کیوں رہیے ہو۔۔۔۔۔ اس نے حیرانگی سے پاس کھڑے ایش کی جانب دیکھا
تھا۔۔۔۔۔

اپی وہ بابا۔۔۔۔۔ کو

بابا۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے بابا کو۔۔۔

اسکے پیروں تلے سے جیسے زمین نکلی تھی۔۔۔

کوئی مجھے کچھ بتائے گا بھی۔۔۔

وہ گھبرائی ہوئی عالیان کی طرف دیکھے بولی تھی۔۔۔۔۔

وہ زوبی۔۔۔۔۔ ایش چلتا ہوا اسکے پاس آیا تھا۔۔۔۔۔

چاچو hospitalized ہیں۔۔۔

پاپا۔۔۔۔۔ کیوں وہ چلائی تھی۔ ایش پاپا ٹھیک تو ہیں نابولو بھی۔۔۔۔۔

ان پر کسی نے جان لیوا حملہ کیا ہے۔۔۔ انہیں گولی لگی ہے۔۔۔

جسے لیے اسنے زوبی کے چہرے پر چھینٹے ماڑے تھے۔۔۔

زوبی ہوش میں او۔۔۔ میں ڈاکٹر کو کال کرتا ہوں اریش کہتا ہوا کمرے سے نکلا
تھا۔۔۔۔۔

زوبی اپنی اٹھیے نا اور ایان کو عالیان نے گلے لگایا تھا کہ وہ زوبی کو سنبھالے یا ایان کو بہت
مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

زوبی کا ہاتھ پکڑے وہ مسلسل اسے اوازیں دے رہا تھا۔۔۔۔۔

ڈاکٹر صاحب زوبی ٹھیک توھے نا عالیان فکر مند انہ انداز میں بولا تھا۔۔۔۔۔

زیادہ سٹریس لینے کی وجہ سے بیہوش ہوئی ہیں۔ فکر مت کیجیے میں نے انجیکشن دے
دیا ہے۔۔۔

کچھ دیر تک ہوش میں اجائیں گی۔۔۔

تھینکیو ڈاکٹر۔۔۔

اور اریش ڈاکٹر کا بیگ پکڑے باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

ان گزرے ہوئے دو مہینوں میں وہ زوبی کو اتنا توجان ہی گیا تھا کہ یہ جتنی باہر سے

بہادر دکھتی ہے سینے میں اتنا ہی چھوٹا اور حساس دل رکھتی ہے۔۔۔۔۔ وہ زوبی کا ہاتھ
اپنے ہاتھوں میں لیے بیٹھا تھا۔۔۔۔۔ کہ اسی لیے اس نے ایان کی کال کا زوبی کو نہیں بتایا
تھا۔۔۔ کہ اسے سنبھالنا مشکل ہو جائے گا۔ اور اب اسکی حالت دیکھے وہ اور گھبرا گیا
تھا۔۔۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
زوبی ریلیکس۔۔۔ ہوش کرو۔۔۔ بابا۔۔۔۔۔

عالیان بابا۔۔۔۔۔ مجھے بابا کے پاس جانا ہے۔۔۔ وہ اسکے سینے سے لگی رو دی
تھی۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے رونا تو بند کرو ہم چلتے ہیں ماموں کے پاس۔۔۔

عالیان وہ بابا باٹھیک تو ہیں نا۔۔۔ وہ بھیگی ہوئی آنکھوں سے عالیان کی جانب دیکھ
رہی تھی۔۔۔۔۔

ہاں میری بات ہوئی ہے ماموں کو روم میں شفٹ کر دیا ہے۔۔۔

مجھے جانا ہے بابا پاس وہ کانپتی ہوئی بیڈ سے اتری تھی۔۔۔

بابا وہ بلکتی ہوئی سلمان صاحب کے گلے لگی تھی۔۔۔

بابا پٹھیک تو ہیں نا وہ بچوں کی طرح بلکتے ہوئے بولی تھی۔

میرا بچہ۔۔۔ میں پٹھیک ہوں۔ وہ اپنی بیٹی کے انسو دیکھے اور تکلیف میں آئے تھے۔۔۔

بابا پ نے میری جان نکال دی تھی۔ نہیں بیٹا ایسے ہی کہتے۔۔۔

شاہدہ بیگم نے شفقت بھرے انداز میں زوبی کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔۔

نامیری بچی۔۔۔۔۔۔ رونا نہیں ہے۔۔۔۔۔۔

خالہ امی۔۔ بابا۔۔

اور وہ شاہدہ بیگم کے گلے لگی تھی۔۔۔

زوبی ٹھیک ہیں آپکے بابانا اب میرا بچہ رونا نہیں ہے۔ ممالیکن بابا کی کسی سے کیا دشمنی تھی۔۔

اور وہ اپنے بابا کو اتنی تکلیف میں دیکھے سسکا اٹھی تھی۔۔۔۔۔

جی جی سالار صاحب آپ فکر مت کیجئے ہم نے سلمان صاحب کا سٹیٹمنٹ لے لیا ہے۔۔۔۔۔ بہت جلد مجرم سلاخوں کے پیچھے ہوں گئے۔

تھینک یو انسپیکٹر صاحب۔۔۔۔۔

اور عالیان سالار کی طرف بڑھا تھا۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کچھ پتا چلا کہ ماموں جان پر کس نے حملہ کیا۔۔۔۔۔

ہاں وہ کوئی کیس لڑ رہے تھے چاچو۔۔۔۔۔

تو مخالف پارٹی نے چاچو پر حملہ کیا کہ آج کورٹ نے ان کے حق میں اپنا فیصلہ سنایا تھا۔ تو

مخالف پارٹی کے کچھ میمبرز نے فائرنگ کی چاچو کی گاڑی پر۔۔

وہ تو خدا کا شکر ہے۔۔۔۔۔ گولی بازو پر لگی۔۔۔۔۔

ڈاکٹر زکیا کہہ رہے ہیں ماموں کی طبیعت کے بارے میں۔۔۔

اب خطرے سے باہر ہیں۔ کافی بہتر ہے اب انکی طبیعت۔۔۔۔

زوبی بیٹا اور راین زوبی کو تھامے کمرے سے باہر لائی تھیں۔۔

عالیان زوبی کی طرف بڑھا تھا۔۔ کہ سالار کے بڑھتے قدم وہیں ر کے تھے۔۔ وہ

زوبی کو اپنے سامنے دیکھے پل بھر کو ٹھٹھکا تھا۔۔

کہ اک پل کو جیسے وہ ہل ہی نہیں پایا تھا۔ کہ

عالیان زوبی کو تھامے اسکے پاس سے گزرا تھا۔۔۔۔

اور وہ بے بسی کے عالم میں زوبی کو عالیان کے ساتھ دیکھ کر درد دل سے کراہ اٹھا

تھا۔۔۔۔

سلمان صاحب کو گھرائے آج دوسرا دن تھا۔۔ اور زباریہ انکی خدمت میں لگی ہوئی

تھی۔۔۔۔

بابا بیہ لاسٹ بائٹ بھی منہ کھولیں۔۔ اور وہ زبردستی سلمان صاحب کو فروٹس

کھلانے میں مصروف تھی۔

بلکل ٹھیک ہوں اب میں میرے بچے۔

نو بابا۔۔۔ کتنے ویک ہو گئیے ہیں اب۔۔۔۔۔ ہا ہا۔۔۔۔۔ بیٹائی ایم فٹ۔

اوہ رینلی بابا۔۔۔۔۔ یس مائی ڈول

میرا بیٹا خوش تو ہے نا۔۔۔

اور انہوں نے شفقت بھرے انداز میں زوبی کے سر پر ہاتھ پھیرا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels | Afsana | Articles | Books
جی بابا وہ نظریں جھکا گئی تھی۔۔۔۔۔

عالیان خیال تو رکھتا ہے نامیری گڑیا کا۔۔۔ جی بابا وہ بہت خیال رکھتے ہیں میرا۔۔۔

اور انہوں نے اپنی بیٹی کے چہرے کی طرف دیکھا تھا جہاں اٹھتی خوشی دیکھے انکے دل کو

سکون آیا تھا۔

کہ انکا کیا ہوا جلد بازی کا فیصلہ غلط ثابت نہیں ہوا ہے۔

اج فخر ہو رہا ہے بیٹا مجھے۔ اپنی کی ہوئی تربیت پر۔۔۔

اور اسنے سر اٹھا کر بابا کی جانب دیکھا تھا۔۔

کہ میری بچی نے میری تربیت کی لاج رکھی ہے۔ میرا مان نہی توڑا۔۔۔

میرے کیے ہوئے فیصلہ کو سر جھکا کر تسلیم کیا۔۔۔

بابا پ میری وجہ سے پریشان مت ہوں۔ عالیان میرا بہت بہت خیال رکھتے

ہیں۔۔۔۔ بابا۔۔ اور اپکا کیا ہوا ہر فیصلہ میری زندگی کا روشن کل ثابت ہوا

ہے۔۔۔ بھلا ماں باپ بھی کبھی کوئی غلط فیصلہ کر سکتے ہیں اپنی اولاد کیلئے۔۔

میں بہت خوش ہوں بابا اپنی زندگی میں۔۔۔۔ اور کبھی کبھی تو رشک اتا پے مجھے خود پر

جو عالیان جیسا لائف پارٹنر اپنے میرے لیے سلیکٹ کیا ہے۔۔۔

اور انہوں نے تشکر بھری نگاہوں سے اپنی بیٹی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

دیکھ رہے ہیں سلمان صاحب ہماری بچی کتنی سمجھدار ہوگی ہے۔ اور راین جو زباریہ

کی باتیں سن چکی تھی کمرے میں آئین تھیں۔۔۔۔

ماشاء اللہ میں نے کہا تھا نا سلمان صاحب ہمارا انتخاب کبھی غلط ہو ہی نہیں سکتا۔۔

عالیان جیسا فرمانبردار بچہ ہماری زوبی کورانیوں کے جیسے رکھے گا۔۔۔۔۔

اور راین نے زوبی کو گلے سے لگایا تھا کہ کہیں نا کہیں اک ٹھیس سی اٹھتی تھی انہیں اپنی
بچی کو دیکھ کر کہ کہی اگر وہ عالیان کو تسلیم نا کر پائی تو کیا ہوگا۔۔

پر اج اپنی بیٹی کو خوش دیکھ کر وہ بھی مطمئن ہو گئیں تھیں۔۔۔۔۔

ریلی نشی۔۔۔۔۔ واٹ انا گڈ نیوز اور وہ نشی کے گلے لگی جھوم۔ اٹھی تھی۔۔۔۔۔

میں خالہ بننے والی ہوں۔۔۔۔۔ ہائے اوے مزے۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اب چنو منو ہوں گے مجھے خالہ کہنے والے۔۔

ارے چپ۔۔۔

کیوں جی شرم ار ہی ہے نشی کو۔

چپ زوبی۔۔

جو شرم سے خوشی سے لاہور ہی تھی۔۔

یہ نیوز میں نے تمہیں سب سے پہلے سنائی ہے۔۔۔۔

تو کیا ہوا اگر تم نے یہ شرف مجھے بخشا ہے تو میں اعلان کر دوں گی۔ نوٹیشن۔۔۔

کس چیز کا اعلان۔۔۔ عالیان اور ایش کو پیچھے کھڑا دیکھے

وہ جلد بازی میں بولی تھی۔۔۔ یہی کہ میں خالہ بننے والی ہوں۔

زوبی اور زوبی نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے نشی کی جانب دیکھا تھا۔ کہ اب وہ مسکینوں کی

طرح شکل بنائے رہ گئی تھی۔۔۔



NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا سچ میں۔۔۔

شاہدہ بیگم اور رامین بھی لاونج می ای تھیں۔ زوبی کی بات سننے ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ

نہی تھا۔۔۔۔

اوہ ہو مطلب کہ میں ماموں بنوں گا ایش چہکا تھا۔۔۔۔

ارے اپا یہ تو بہت بڑی خوشخبری ہے۔۔ بہت مبارک ہو اچکو۔ اور رامین گلے لگی تھیں

شاہدہ بیگم کے۔۔۔

اور عالیان نشی کے پاس آیا تھا۔۔۔۔

میں وہ سب کیلئے چائے بنا کر لاتی ہوں۔ اور زوبی کچن کی طرف بھاگی تھی۔۔۔۔۔

اوہ تو جناب کو شرمانا بھی اتا ہے۔۔۔

عالیان نے پیچھے سے اکرزوبی کو اپنی بانہوں میں گھیرا تھا۔

کہ وہ اک دم سے گھبرائی تھی۔۔

عالیان چھوڑیں کوئی دیکھ کے گا۔۔

تو دیکھ لیں بیوی ہیں اب ہماری۔۔ حق ہے ہمارا۔۔۔۔۔

وہیے ممانی ٹھیک کہہ رہی تھیں۔۔۔

انہیں نانی کا شرف اب مل جانا چاہیے۔۔

عالیان وہ سر سے کے کرپاؤں تک شرم سے پانی پانی ہوئی تھی۔۔

سدھر جائیں اب۔۔۔ زوبی نے کہا تھا۔۔

نہی اب تو بگڑیں گے ہم۔۔۔

اور اسنے زوبی کے گال پر ہلکا سا کٹ کیا تھا۔

اے عالیان۔۔۔۔ وہ کراہ اٹھی تھی۔۔

دل تو کرتا ہے کھا جاؤں۔۔ اپکو۔۔

واٹ۔۔ وہ چیخی تھی۔۔۔۔

لیکن کچن کے باہر کانچ ٹوٹنے کی آواز ای تھی جس پر دونوں ٹھٹھکے تھے۔۔۔۔

اور باہر کی جانب بڑھے تھے۔۔

لیکن وہاں کسی کو بھی کھڑانا پا کر زوبی حیران ہوئی تھی۔

لیکن نیچے پڑے کانچ پر زوبی کی نظر گئی تھی۔ جہاں خون کے قطرے گرے ہوئے نظر

آئے تھے۔ کہ وہ حیران ہو کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

سالار کمرے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

اور اک پل میں سارا کمرہ اتہس نہس کر دیا تھا سنے۔۔

عالیان کو زوبی کے اتنا پاس دیکھ کر وہ اپنے اعصاب پر قابو نہیں رکھ پایا تھا۔۔۔

اسے عالیان سے عجب وحشت ہوئی تھی۔۔۔

سرخ آنکھیں اور زخمی پیر لیے وہ بیڈ پر لیٹا تھا۔۔

وہ جو کچن میں پانی لینے گیا تھا وہاں کا منظر اس کی برداشت سے باہر تھا۔ جسے وہ برداشت
نہی کر سکا تھا۔۔ کہ جگ اسکے ہاتھ سے گرا تھا۔۔

اسنے دونوں ہاتھوں سے سر کو تھاما تھا۔۔۔

نہی مجھے زوہی کو ہر صورت اس عالیان کے چنگل سے نکالنا ہے۔۔ زوہی صرف میری
ہے۔۔ میں کسی اور کے ساتھ نہی دیکھ سکتا ہے۔۔ نہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زوہی یہ عالیان کہاں رہ گیا بیٹا۔۔

جی ماما وہ انے والے ہی ہیں تھوڑا کام تھا انہیں۔

اچھا ٹھیک ہے۔۔

اپ کہیں جا رہی ہیں ماما۔۔

ہاں بیٹا میں اور اپا ممشی کے سسرال جا رہے ہیں۔۔۔ ایش اتا ہی ہونا۔۔۔

جی ٹھیک ہے ماما۔۔

میں نے تمہارے بابا کو میڈیسن دے دی ہے وہ ریسٹ کر رہے ہیں کچھ دیر میں

انہیں سوپ پلا دینا بیٹا۔۔

جی ماما ڈونٹ یووری۔۔

میری بچی بہت سمجھدار ہے۔۔

ارے ارے یہ میں کیا سن رہا ہوں۔۔

خالہ اتنا شریں بول رہی ہیں اور وہ بھی اس موٹی بھینس کیلئے۔۔۔

اریش کے بچے۔۔۔

اور زوبی نے کشن اٹھا کر اریش کو ماڑا تھا۔۔ جو سامنے سے ستے ایان کو لگا تھا۔۔۔

اور ایان کی روتی شکل دیکھے دونوں کی ہنسی چھوٹی تھی۔۔۔۔

تم سب کب سدھر وگے۔۔

رایمن کی اواز پر دونوں سیدھے ہوئے تھے۔۔۔

کبھی نہیں ماما۔۔ اور وہ ہنسی تھی۔۔

ارے موٹو تم اتنا ریڈی کیوں ہوئے۔۔ کیا ماما یہ بھی جا رہا ہے اچکے

ساتھ۔۔۔۔۔

ہاں کیوں میں نے جاسکتا پی بور ہو رہا تھا سوچا اوٹنگ ہو جائے گی۔۔

ایان بال ٹھیک کرتے پوئے بولا تھا۔۔۔۔۔

مما اس ایش سے دور رکھیں میرے بھائی کو۔۔ دیکھیں کتنا بولنا گیا ایان کو۔۔

اور ایش نے ہاتھ کے اشارے سے کہا تھا کہ زوبی پاگل ہے ایان۔

اچھا بیٹا اب چلو یہ لڑائی جھگڑے اکر کر لینا۔۔۔

اب ہمیں دیر ہو رہی ہے۔۔

اور زوبی ایش کو منہ چڑاتی باہر تک چھوڑنے ای تھی۔۔

زوبی شاور لے کر کمرے میں ای تھی۔۔

اوہ ہو یہ لائٹ کو بھی ابھی بند ہونا تھا۔۔

وہ غصہ سے بالوں کو کر رہی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی تھی۔۔۔

اوہ تو آگئے عالیان صاحب اپ۔۔۔

وہ نروٹھے انداز میں بولی تھی۔۔۔

اج تو میری کال بھی ریسو نہی کی اپنے۔۔

بس ناراض ہوں میں آپسے۔۔ وہ جھوٹی ناراضگی ظاہر کرتی ہوئی بولی تھی۔۔

اپنے پیچھے کھڑے وجود کو محسوس کیے وہ پلٹی تھی۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Urdu | English | 30

عالیان کیا ہوا آپ کچھ بول کیوں نہی رہے۔۔

کیونکہ میں عالیان نہی ہوں۔۔ اور زوبی اک جانی مانی آواز پر چونکی تھی۔۔۔

اک دم سے کمرے کی لائٹس روشن پوئی تھیں۔۔ کہ سالار کو اپنے سامنے پا کر زوبی کا

دماغ چکرا کر رہ گیا تھا۔۔۔

انا اپ۔۔

ہاں میں۔۔۔

تمہارا سالار۔۔۔۔ اور سالار نے زوبی کے چہرے پر ایسے بال سائڈ پر کیے تھے۔

کہ زوبی فوراً سے کچھ قدم پیچھے ہٹی تھی۔۔۔

کہ سالار اس کے خوف کو بھانپ گیا تھا۔۔۔

اپ یہاں کیا کر رہے ہیں۔۔۔۔۔

وہ چلاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

بس اپنی کی ہوئی اک غلطی سدھارنے آیا ہوں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com

Novel d'Africa
اپ جاییں یہاں سے زوبی کانپتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

اپنے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر آیا ہوں زوبی میں۔۔

بے پناہ محبت کرتا ہوں تم سے۔۔۔۔

نہی رہ سکتا تمہارے بنا۔۔۔۔

اور زوبی نے ماڑے حیرت سے سالار کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

میری آنکھوں میں دیکھو زوبی۔۔۔۔

تم بستی ہو صرف تم۔۔

اور زوبی نے سالار کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

تم بھی تو محبت کرتی ہو اپنے سالار سے۔۔۔

اگر آپ نہیں جائیں گے تو میں چلی جاتی ہوں۔

وہ کچھ قدم اگے بڑھی تھی کے سالار نے اسے بازو سے کھینچتے اپنی جانب کیا تھا۔

یہ کیا بگل پن ہیں چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔ وہ رو دینے کو تھی۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Poetry | Ghalib | Urdu | English | Urdu | English | Urdu | English

یہ ہاتھ اب نہی چھوڑوں گا زوبی۔۔

محبت کرنے والے تو مل کر رہتے ہیں۔۔۔ اور اگر مجھ جیسے نا سمجھ کو بہت کے معنی

دیر سے سمجھ میں آئیں ہیں تو میں اپنی سرزد ہوئی غلطی کو سدھار دوں گا۔۔

میں جانتا ہوں تم مجھ سے محبت کرتی ہونا کہ عالیان سے اور تمہیں خواہ مخواہ کا یہ رشتہ

نبھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ہوں نا میں دوں گا اپنی محبت کو اپنا نام۔ میں کروں

گا تم سے شادی زوبی۔۔۔

واٹ دماغ خراب ہے اپکا۔۔۔

ہاں خراب ہے اور اس پاگل پن میں اس دیوانگی میں

میں تمہیں اپنی آنکھوں سے اوجھل نہیں کر سکتا والہانہ محبت کرتا ہوں میں تم سے

اور تم بھی تو مجھ سے محبت کرتی ہو تمہارے دل میں بھی میں ہی ہوں تو تم کیوں ایسے

رشتے کو نبھار ہی ہوں جسے تم دل سے تسلیم نہیں کر پار ہی ہو۔۔

اور زوبی کے الفاظ منہ میں ہی رہ گئے تھے۔۔ کہ دروازہ کھلنے کی آواز پر دونوں چونکے

تھے۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

عالیان۔۔۔

اور عالیان کو سامنے کھڑا دیکھ زوبی کے سر پر آسمان ٹوٹا تھا۔۔۔۔

عالیان۔۔۔۔۔ وہ چیختی ہوئی عالیان کے پیچھے بھاگی تھی۔۔۔

عالیان میری بات سنیں۔۔۔۔۔

رکیں پلیز عالیان۔۔۔۔۔۔۔

اور سالار کے منہ پر اک فاتحانہ سی مسکراہٹ چھائی تھی۔

عالیان رکیں عالیان-----

وہ عالیان کے پیچھے بھاگی تھی---

عالیان میری بات تو سنیں-----

عالیان پلیز رکیں--- اور وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر کی جانب بڑھا تھا---

عالیان میری بات تو سنیں اور وہ عالیان کا ہاتھ پکڑے اسکے سامنے آنا کر کھڑی ہوئی
تھی---

روتی ہوئی آنکھیں لیے اس کے لب ہلے تھے۔ عالیاں میری بات تو سنیں---

لیکن عالیاں نے غصہ سے اپنا ہاتھ اسکی گرفت سے ٹھکرایا تھا-----

عالیاں وہ پھٹی پھٹی نگاہوں سے عالیاں کی جانب دیکھ رہی

تھی-----

کیا کچھ باقی رہ گیا ہے زبا یہ----- اسکے لہجے میں غصہ سے کہیں زیادہ اک درد جھلکا

تھا---

کہاں کمی رہ گی تھی میری محبت میں-----

ارے مجھے اک بار سچ بتا دیتی۔۔۔ کہ تمہیں کونسی بات اندر ہی اندر کھٹتی تھی۔۔۔
خدا کی قسم میں تمہاری خوشیوں کی راہ میں کبھی حائل نہیں ہوتا۔۔۔
اگر تمہیں سالار سے محبت تھی تو تم نے میری محبت کا میرے جذبات کا تماشا کیوں
بنایا۔۔۔ مجھے اک بار کہا تو ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اک دوست سمجھ کر اپنی کیفیت کہی
تو ہوتی میں پیچھے ہٹ جاتا زوبی۔ تم نے اج جیتے جی مجھے ماڑ ڈالا ہے۔۔۔۔۔
اور زوبی اسکے الفاظ سن کر کانپ اٹھی تھی۔۔۔۔۔

انتابڑا دھوکہ۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
اتنے دن تم میرے جذبات سے کھیلتی رہی۔۔۔۔۔

بادل گر جنا شروع ہوئے تھے۔۔۔ کہ حقیقی زندگیوں میں طوفان تو کب کا آگیا
تھا۔۔۔

عالیان اپکو غلط فہمی۔۔۔۔۔

غلط فہمی وہ زبانیہ کی بات کاٹ کر بولا تھا۔۔۔۔۔

ارے اک بار آنکھوں دیکھا غلط ہو سکتا دو بار غلط ہو سکتا ہے۔ بار بار وہی غلطی غلط فہمی

نہی ہو سکتی زوہبی۔۔۔۔۔

اب مجھ پر میرے کردار پر شک کر رہے ہیں۔

ڈیٹم فار گاڈ سیک زوہبی۔۔ وہ غصہ سے چلایا تھا۔۔

اگر تمہارے کردار پر شک کیا ہوتا تو تمہیں اپنا یا نا ہوتا بلکہ بھری محفل اس سالار کی

طرح تمہیں ٹھکرا کر چلا گیا ہوتا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیوں محبت کیا ہوتی ہے تم سمجھ ہی نہیں سکتی زوہبی۔۔۔۔۔

شاید کے میری محبت میں ہی کچھ کمی رہ گئی تھی زوہبی جو اب بھی تمہارے دل میں وہ ہی

بستا ہے۔۔۔۔۔

اور رہی کردار کی بات تو تم تب بھی پاکیزہ تھی میرے کیے اور اب بھی اتنی ہی پاک

دامن ہو میرے لیے۔۔۔

لیکن میری بے بسی تو دیکھو۔۔

اب تک میں یہ بھی نا جان سکا۔ کہ جس کے دل میں میں نے خود کیلئے ہمیشہ محبت دیکھنی

چاہیے وہاں محبت نہیں تھی۔ بس اک فار میسٹی تھی جو تم نبھار ہی تھی۔۔

عالیان۔۔ وہ بھگیے لہجے میں بولی تھی۔۔۔۔

تمہیں پتا ہے زوبی میں اس رب کے حضور جھک گیا تھا کہ اسنے میری من چاہی مراد
پوری کر دی تمہیں میرا کر دیا۔۔۔

تو اللہ کی اس کی گئی نوازش کو میں ہمیشہ سنبھال کر رکھوں گا۔ پراج میں ہار گیا
زوبی۔۔۔۔ سب کچھ ہار گیا۔۔۔۔

عالیان میری بات تو سنیں۔۔

کچھ سننے سمجھنے کو باقی نہیں رہا زوبی۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں جو کسی بھی رشتے کو زور زبردستی کی بنیاد میں بندھا
رکھوں۔۔

تمہاری خوشی سے بڑھ کر میرے لیے کبھی کچھ بھی اہم نہیں زوبی۔۔۔۔

اب فیصلہ تم کرو گی زباریہ اگر اراج بھی تم اپنی محبت کو پانا چاہتی ہو تو میں چپ چاپ پیچھے
ہٹ جاؤں گا۔۔۔۔

اور مجھے کوئی گلہ کوئی شکوہ نہیں ہوگا۔۔ کیونکہ تمہاری خوشی بہت معنی رکھتی ہے

نا مجھے اور نا ہی خود کو۔۔۔۔

اور وہ یہ کہہ کر رکنا نہیں تھا۔۔۔۔

زوبی نے مڑ کر عالیان کی جاتی ہوئی کار کو دیکھا تھا۔۔۔۔

عالیان اور وہ بے بسی کے عالم میں چیخا اٹھی تھی۔۔۔

عالیان میری بات تو سن لیتے اک بار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ رو دی تھی۔۔

اور وہ اندھا دھند گاڑی بھگا رہا تھا۔۔۔۔۔

عالیان کی آنکھوں میں وہی منظر بار بار جھلک رہا تھا۔۔۔۔ جس میں سالار زوبی کا ہاتھ

تھامے تھا۔۔

سالار کے الفاظ اسکی سماعتوں سے ٹکرا رہے تھے۔۔۔۔۔

بار بار زوبی کا چہرہ اس نظروں کے سامنے گھوم رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ چلانا چاہتا تھا لیکن اواز اسکے حلق میں دھنس کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

وہ ہارے ہوئے مجنوں کی طرح گھر پہنچا تھا۔

اج اچکو سننی پڑے گی اور وہ بھی میری-----
 کس محبت کی بات کرتے ہیں آپ----- کونسی محبت کی وضاحتیں دے رہے ہیں
 آپ-----
 بولیں----- چپ کیوں کھڑے ہیں-----
 یہ اک دم سے اپنی محبت کہاں سے جاگ اٹھی بولے۔۔
 زوبی۔۔۔۔ اور سالار اسکی جانب بڑھا تھا۔۔
 میں مانتا ہوں میں انجان رہا اپنے دل کی کیفیت سے۔۔۔۔ پر بے پناہ محبت کرتا ہوں
 زوبی۔۔۔ تم سے۔۔۔۔ اور اپنی غلطی سدھارنا چاہتا ہوں۔۔
 سدھارنا چاہتے ہیں وہ حیرانگی سے بولی تھی۔۔
 پر اپنے تو سب کچھ بگاڑ کر رکھ دیا سالار۔۔۔۔۔
 کیسی محبت کا ڈھونگ رچا رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔
 جب سر محفل اپنانے کی باری آئی تب تو ٹھکرا کر چلے گئے۔۔۔

اور آج اک دم سے آپ کے دل میں میرے لیے محبت سرچڑھ کر بولی تو کیا کیا
اپنے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

مجھے آج پھر سے رسوا کر دیا اور وہ بھی اس شخص کے سامنے جس نے بھری محفل مجھے
رسوا ہونے سے بچایا تھا۔ میرا ہاتھ تھاما تھا۔ مجھے اپنا نام دیا تھا۔ اپنا تن من تک وارڈالا
اس شخص نے مجھ پر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اپنی محبت کی چھاؤں میں ایسا گھنسا یہ مہیا کیا کہ سورج
کی تپتی کرن بھی میرے وجود پر پڑنے نادی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

محبت ہوتی کیا ہے اسکے صبح معنی عالیان نے سکھائے ہیں مجھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
اور سالار اک دم کو ٹھٹھکا تھا۔

یہ کیا کہہ رہی ہو زوبی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ حیرت بھرے انداز میں بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
تم بھی تو محبت کرتی ہونا مجھ سے اور اس محبت کی خاطر میں نے تمہیں پانے کی ہر ممکن
کوشش کی ہے۔ میں جانتا ہوں کہ میں مہیں ٹھکرا کر بہت بڑی غلطی کی ہے پر میں وہ
غلطی سدھاروں گا زوبی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور اسکے لیے چاہیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
زوبی کو سالار کی بات سننے شدید دھچکا سا لگا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سالاریہ اپنی محبت نہی اچکے اندر کا جنون سر چڑھے بول رہا ہے۔۔۔۔۔
 حیرت ہو رہی ہے مجھے خود پہ۔ کہ میں نے کبھی اپنے محبت کی تھی۔۔۔۔۔
 کبھی محبت۔۔ وہ زوبی کے الفاظ سننے چونکا تھا۔۔۔ کبھی محبت یہ کیا بول رہی ہو
 تم۔۔۔۔۔

وہی جو اپنے سنا۔۔۔۔۔

محبت ہوتی کیا ہے اسکے صحیح معنی بھی جانتے ہیں آپ۔۔

وہ سالار کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بولی تھی۔۔۔۔۔

محبت میں پانا ہی سب کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ محبت تو قربانی مانگتی ہے جو عالیان دینے سے
 پیچھے نہیں ہٹے۔۔۔ اور میں انہیں اتنی بڑی قربانی کبھی دینے نہیں دوں گی۔۔۔۔۔

ارے ارے کیا کہا تھا اپنے۔۔۔۔۔

زباریہ جیسی پاگل اور ام میچور لڑکی میرے معیار کے مطابق نہیں ہے۔۔۔ اور وہ دنیا
 کی آخری لڑکی بھی ہوئی تو میں اس سے شادی نہیں کروں گا۔۔۔۔۔

لیکن میں زباریہ عالیان ہمدانی پورے ہوش و حواس میں کہتی ہوں۔ کہ آپ جیسا خود

زوبی کے دل پر صرف عالیان کا راج ہے صرف عالیان کا۔۔

۔ اور وہ یہ کہہ کر رکی نہیں تھی۔۔۔۔۔

لیکن سالار کی ساری اکڑ سارا مان سارا غرور اک پل میں چکنا چور ہوا تھا۔۔

وہ طیش میں اکڑ گاڑی لیکر گھر سے نکلا تھا۔

زوبی کے الفاظ اسکے کانوں میں گونج رہے تھے۔۔۔۔۔ کہ اج اس پاگل لڑکی نے

اسکے منہ پر لفظوں کا تماچا ماڑا تھا۔۔۔۔۔

انہی سوچوں کے گھیرے میں وہ سامنے سے اتنی کار کا تعین نہیں کر پایا تھا۔۔۔۔۔ اور

اک زوردار آواز آئی تھی۔۔۔۔۔

بھاری ہوتے سر کو تھامتی وہ نیند سے بیدار ہوئی تھی۔ پوری رات روتے بلکتے عالیان کو

کالز اور ٹیکسٹ کرتے گزری تھی اسکی۔۔

پر سب بے سود۔۔۔۔۔

اب بھی موبائل کو چیک کرتے کہ کہیں کوئی ٹیکسٹ عالیان کی طرف سے آیا

ہو۔۔۔۔۔ پر کوئی ٹیکسٹ ناپا کروہ موبائل بیڈ پر پھینکے واشر روم کی جانب بڑھی

کچھ نہیں ہو گا سالار کو اللہ پاک ہیں نا۔۔۔

وہ نشی کو سنبھالتی سنبھالتی خود ٹوٹ پڑی تھی۔۔۔۔۔

اسے سکون کی ٹیبلیٹ دے کر وہ کمرے سے باہر نکلی

تھی۔۔۔۔۔

کہ رات کا سارا منظر اسکی نظروں کے سامنے گھوما تھا۔۔۔

کہ کیا کچھ نہیں ہو گیا تھا اس بھیانک رات میں۔ کہ سب کی زندگی دیہلا کر رکھ گیا

تھا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اس نے روتی ہوئی آنکھیں پونچھتے ہوئے عالیان کو کال ملائی تھی۔۔

عالیان نے موبائل اٹھایا تھا لیکن زبانیہ کا نام سکرین پر چمکتا دیکھ اسنے کال کٹ کی

تھی۔۔۔۔۔

عالیان پک اپ مائی کال۔۔۔۔

پر اب کی بار عالیان کا فون بند پا کر وہ سسک کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

پر دوسرے ہی لمحہ فون اٹھائے اریش کو کال ملائی تھی۔

ہیلو ایش۔۔۔۔

سالار کیسے ہیں۔۔۔۔

اور ایش کا غمگین روتا ہوا لہجہ پا کر وہ اور سہم گی تھی۔۔۔۔۔

بھائی کا بہت برا ایکسیڈنٹ ہوا ہے زوبی وہ امی سی یو میں ہیں ڈاکٹر کہتے دعا کریں کافی

بلڈ لوز ہو گیا انکا۔۔۔

دعا کرو زوبی کہ بھائی ٹھیک ہو جائیں۔۔۔۔۔۔۔

اور ایش کی بات سننے سے شدید قسم کا جھٹکا لگا تھا۔۔۔۔

کہ اسکا سر چکرا کر رہ گیا تھا۔۔۔۔۔

سالار کا ایکسیڈنٹ میری وجہ سے ہوا۔۔

میں نے کیا کچھ نہیں کہا تھا انہیں۔۔۔

اگر سالار کو کچھ ہو گیا تو۔۔۔۔

نن نہیں۔۔۔۔



وہ وضو کر کے جائے نماز بچھائے سجدے میں گری تھی۔۔

کہ زوبی کو اور کوئی راہ دکھائی ہی نادی تھی۔ کہ اس اوپر بیٹھی ذات کے علاوہ وہ اپنا دکھ سناتی تو کسے سناتی۔۔۔

وہ دونوں ہاتھ پھیلائے رب کے حضور اپنی فریاد لیے بیٹھی تھی۔۔۔

اے میرے خدا مجھے معاف کر دے بہت گنہگار ہوں میں۔۔

پر میرے مولا میں نے یہ تو کبھی ناچا ہوا تھا۔ کہ جو یہ سب سالار کے ساتھ ہوا۔

یا اللہ سالار کو جلدی سے ٹھیک کر دیں۔۔۔۔۔ یا اللہ اگر سالار کو کچھ ہو گیا تو میں

برداشت نہیں کر پالوں گی اے میرے خدا۔۔۔۔۔ رحم کر۔۔۔ مجھ پر اپنے بندوں

پر۔۔۔۔۔ اور رحم پیدا کر اس شخص کے دل میں جسے میں نے دل و جان سے تسلیم

کیا۔۔ یا اللہ عالیان کی بے رخی مجھے ختم کر دے گی میرے مولا رحم کر مجھ

پر۔۔۔۔۔

یا اللہ سالار کے لیے آسانیاں پیدا کر دے میرے مولا۔۔ ان کو جلد سے جلد ٹھیک

کر دے۔۔۔۔۔ بے شک تو بڑا رحیم ہے۔۔۔۔۔ اور وہ چھوٹے بچوں کی طرح رودی

تھی۔۔۔۔۔۔۔

اپنے دل کی ہر کیفیت آپ بے رب کے حضور بیان کر کے وہ سجدے سے اٹھی ہی تھی
کہ موبائل کی بیل بجی تھی۔۔۔

جائے نماز تہہ کرتی وہ اٹھی تھی اور کال ریسپونڈ کی تھی۔۔۔۔۔

ہیلوارش سالار کیسے ہیں وہ ٹھیک تو ہیں نا۔۔۔۔۔۔۔ وہ اک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر
بولی تھی۔۔۔۔۔

ہاں ہاں زوبی بھائی اب خطرے سے باہر ہیں۔۔۔۔۔ لیکن ابھی کچھ دیر وہ انڈر

او بزر ویشن رہیں گے۔۔۔۔۔۔۔ بس دعا کرو کہ وہ جلد ہوش میں آجائیں۔۔۔۔۔

انشاء اللہ اریش۔۔۔۔۔ اور اس نے کال بند کی تھی۔۔۔

اور زوبی اپنے رب کے حضور شکرانے کے نوافل ادا کر رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔ کہ اسکے

رب نے اسکی سن لی تھی۔۔۔ سالار کوئی زندگی تھی۔۔۔ پر اندر ہی اندر نئے نئے

خدشات اور وسوسے اسکی پریشانی میں اضافہ کر رہے تھے۔۔۔۔۔

.....○○

.....

سالار کو ڈسچارج ہوئے آج دوسرا دن تھا۔ لیکن زوبی میں حوصلہ نا تھا کہ وہ اب کی بار سالار کا سامنا کر پاتی۔۔۔

اسیے اسنے خود کو کمرے تک محدود کر کے رکھا ہوا تھا۔۔۔

کہ کل وہ بمشکل رامین کے سوالوں کے جواب دے پائی تھی۔ کہ سالار کی پریشانی میں انہیں عالیان کا خیال نہی رہا تھا۔ لیکن کل بمشکل وہ رامین کو سمجھا پائی تھی اور عالیان کو ار جینٹلی بزنس کے کسی کام سے جانا پڑا وہ اس جھوٹ کا سہارا لیتے ہوئے رامین کو بہلا پائی تھی۔۔۔۔

لیکن وہ بھی ماں تھیں اپنی بیٹی کا چہرہ بڑھ گی تھیں لیکن کوئی سوال نا کیا تھا۔۔۔۔
خاموش ہو گی تھیں۔۔۔۔

.....

.....

عالیان جلدی سے اس کیوٹ سے بے بی کے ساتھ میری تصویر کلک کریں۔۔۔۔

عالیان نے موبائل کی سکرین پر زباریہ کی وہ تصویر زوم کی تھی۔ جو اس نے مری کے اک ریسٹورنٹ میں اس کی کہچر کی تھی۔۔۔

اور اسے زوبی کے بچنے کو دیکھے بہت پیارا یا تھا۔۔

لیکن اک دم زوبی کے خیال نے اسے اداس تر کر دیا تھا کہ آنکھوں میں ایسی نمی کو اس نے بے دردی سے پونچھا تھا۔۔۔۔

نظر زوبی کی کالز اور ٹیکسٹ پر گئی تھی۔۔۔۔

کیا فیصلہ کیا ہو گا زوبی نے۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوں اور اک پس مردہ مسکراہٹ لبوں پر بکھیرے وہ خود سے ہمکلام ہوا تھا۔۔

کیا فیصلہ کرے گی وہ۔۔ جس کے دل میں میرے لیے کوئی جگہ نہی۔۔۔

اور اس نے پل بھر کو آنکھیں میچی تھیں۔۔

کہ سالار کو زوبی کا ہاتھ تھامے کھڑا دیکھ اس نے ہڑبڑا کر موندیں ہوئیں آنکھیں کھولی تھی۔۔ اور غصہ میں زباریہ کے سبھی میسجز پڑھے بغیر ڈلیٹ کیے تھے اور موبائل بیڈ پر پٹھا تھا۔۔ کہ عجیب درد سا اٹھا تھا اسکے دل میں۔۔۔۔

عالیان سے جھگڑا ہوا ہے کیا۔۔۔

نہی تو وہ چونکی تھی۔۔۔۔۔

بیٹا ماں ہوں تمہاری۔۔ اپنے بچوں کے چہرے پڑھ سکتی ہوں۔۔۔۔۔

ایسی کوئی بھی بات نہیں ہے ماما۔۔۔۔۔ وہ بات ٹال گئی تھی۔۔۔۔۔

تو پھر یہ چہرے پر اداسی کیوں چھائی ہوئی ہے۔۔۔۔۔

اور عالیاں نے بھی چکر نہیں لگایا ہے۔ سب خیر تو ہے بیٹا۔۔۔۔۔

وہ جی جی ماما وہ کام میں تھوڑا لچھے ہوئے ہیں ای تھی کال انکی۔۔۔ سالار کا بھی پوچھ

رہے تھے۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے بیٹا۔۔۔۔۔ مان لی اپنی بیٹی کی بات۔۔ اور زوبی نظریں جھکا گئی

تھی۔۔۔۔۔

ماما۔۔۔ اور زوبی راہین کے گلے لگی تھی۔۔۔۔۔

مما اگر اپنی وجہ سے کسی کا دل دکھا ہو۔ کسی کے دل میں بدگمانیاں پیدا ہو جائیں۔ غلط

فہمیاں بڑھ جائیں۔ تو کیا کرنا چاہیے۔۔۔۔۔ ماما۔۔۔۔۔

جھکنے نہیں دیتا بلکہ مضبوطی سے تھام لیتا ہے۔۔۔

ادھر دیکھو زوہبی۔۔۔۔۔۔۔

اتنا کمزور نہیں بنتے کہ زندگی میں کوئی مشکل ای تو رو کر آنسوؤں کی طرح بہنے
دیا۔۔۔ اور بنا کوشش ہار مان لی۔

بلکہ اتنا طاقتور بنو اتنا مضبوط ہو جاو کہ ہر چٹان سے ٹکڑا سکو۔ ہر مشکل کا خاتمہ
کر سکو۔۔۔

میری بچی کمزور نہیں ہے۔۔۔۔۔ ای سمجھ ہمت حوصلہ اور صبر۔ اک عورت میں
کوٹ کوٹ کر بڑھا ہوا ہے۔۔۔ زباریہ۔۔۔

وہ مشکل سے مشکل وقت کا زندہ دلیری سے مقابلہ کرنے کی سقت رکھتی
ہے۔۔۔۔۔

اور ہاں بیٹا میں کہتی تھی نا بڑی ہو جاو بچپنہ ختم کرو سمجھدار بنو۔۔۔

اج ایسا لگتا ہے میری بچی سمجھدار ہو گی ہے۔۔۔۔۔

مما۔۔۔ اور وہ رامین کے گلے لگی تھی۔۔۔

بس بس میری بچی۔۔۔ اب یہ جو انسوھیں نا انہیں اپنی طاقت بناو۔۔۔

اور ہاں یہ بچپنہ ہمیشہ ہمارے اندر زندہ رہنا چاہیے۔۔۔

اور وہ اپنی ماں کی بات سنے مسکرائی تھی۔

جیتی رہو۔ ہمیشہ خوش رہو۔۔۔۔

چلو اب جلدی سے حلیہ ٹھیک کر کے نیچے او۔۔۔

تمہارے بابا اور سالار کیلئے سوپ بنایا ہے۔ جاوا پاکی طرف دے کر او۔۔۔ اور اک بار

سالار کا حال بھی پوچھ لینا بیٹا۔۔۔۔

کوئی گلہ نہیں رکھنا سالار کیلئے۔۔۔ وہ بھی بیٹا ہے میرا۔۔۔۔

مجھے کوئی شکایت نہیں تھی سالار سے کہ اسنے میری بچی کو تسلیم نہی کیا۔۔۔ بلکہ میں تو خدا

کی شکر گزار ہو جو اسکا کیا ہوا فیصلہ ہماری رضامندی کا سبب بنا عالیاں کے روپ

میں۔۔۔۔۔

بہت ہی سلجھا اور سمجھدار بچہ ہے جس کی وجہ سے میری جھلی بیٹی کو تھوڑی بہت عقل

اگی۔۔

مما۔۔۔ چلو شاباش جلدی اُو نیچے۔۔۔

اور وہ سالار کا نام سنیں دھل کر رہ گئی تھی کہ سالار کا سامنا کرنے کا حوصلہ نہیں تھا اس
میں۔۔۔۔۔ پر وہ رشتوں میں تصادم اور کوئی اختلاف نہیں چاہتی تھی۔۔۔

کیوں کہ وہ اپنے رب کے فیصلہ پر خوش تھی۔۔۔۔۔

اور اپنی کی ہر بات کو وہ اپنے پلو سے باندھ چکی تھی۔۔۔ کہ عالیان کی بدگمانیاں دور کرنے
اور اپنے رشتے کو بچانے کیلئے وہ ایڑھی چوٹی کا زور لگا دے گی۔۔۔



وہ ڈور نوک کرتی سالار کے روم کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

ان دو تین دنوں میں وہ اسے بہت لاغر اور کمزور محسوس ہوا تھا۔ کہ زوبی کی آنکھیں نم
ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

وہ سوپ کا باول ٹیبل پر رکھتی بیڈ کے پاس ای تھی۔۔۔۔۔

الفاظ کا توڑ جوڑ کرتے جھجھکتے ہوئے لہجے میں وہ بات کرتے ہوئے کترائی تھی۔

سب ختم ہو گیا نشی۔۔۔۔۔

سب کچھ ختم ہو گیا۔۔۔۔۔۔۔

یہ کیا اول فول بول رہی ہو زوبی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہر بار میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے نشی۔۔۔۔۔

خوشیاں میرے در سے ہی روٹھ کر کیوں چلی جاتی ہیں نشی میں نے کسی کا کیا بگاڑا

ہے۔۔۔۔۔ وہ ٹوٹ کر روئی تھی۔۔۔۔۔

زوبی سنبھالو خود کو دھر او شتاباش ادھر بیٹھو۔۔۔۔۔

اور وہ زوبی کو بیڈ پر بیٹھائے اس کیلئے پانی کا گلاس بھر کر لائی تھی۔۔۔۔۔ ادھر دیکھو یہ پانی

پیو۔۔۔۔۔

اور اسنے اپنے ہاتھوں سے پانی کا گلاس زوبی کے لبوں سے لگایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اب رونا بند کرو۔۔۔۔۔ اور نشی نے زوبی کے انسو پونچھے تھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے میری بہن کو جو اج اتنی مایوسی والی باتیں کر رہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نشی۔۔۔۔ وہ اتنا ہی بول پائی تھی کہ لہجہ پھر سے بھرا یا تھا اسکا۔۔۔۔

اور اول سے لیکر آخر تک وہ ساری روداد نشی کے آغوش اتار چکی تھی۔۔۔ کہ نشی سار
تھام کر رہ گئی تھی۔۔۔۔۔

نشی سب ختم ہو گیا نشی۔۔۔۔۔ سب۔۔۔۔۔

عالیان روٹھ کر چلے گئے۔۔۔۔۔ میری اک بھی ناسنی اپنی سنا کر چلے
گئے۔۔۔۔۔ سارے فیصلے مجھ پہ چھوڑ گئے۔۔۔۔۔

عالیان نے سارے فیصلے خود سے مجھ پر مسلط کر دیے نشی۔۔۔۔۔
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور اج سالار کی جو حالت ہے اسکی ذمہ دار بھی میں ہوں نشی صرف میں۔۔۔۔۔۔۔
میں ہی دونوں کی قصور وار ہوں۔۔۔۔۔

میرا کوئی حق نہیں پہنچتا تھا کہ میں لوگوں کے دلوں سے کھیلوں انکے جذبات کا تماشا
بناؤں۔

پر میرا کیا قصور ہے نشی بولو کیا قصور ہے جو میں نے عالیان کو اپنے دل میں سمایا
ہے۔۔۔۔۔ دل و جان سے میں نے صرف عالیان کو اپنا مانا ہے نشی۔۔۔۔۔

اگر سالار کے لیے میرے دل میں کوئی جذبہ تھانشی تو وہ اسی دن مر گیا تھا جب انہوں نے بھری محفل میں مجھے ٹھکرایا تھا۔۔۔۔۔۔

ہاں پرانی یادیں بھلانے میں وقت ضرور لگتا ہے۔۔۔۔۔۔ نشی

لیکن فی یادوں کے سہارے میری ہر صبح بہت خوبصورت ہوگی تھی۔۔۔ عالیان نے مجھ سے عشق کیا تھا۔ میری روح سے محبت کی تھی۔۔۔ اور اتنی پاکیزہ محبت کا عکس انکی آنکھوں سے جھلکتا تھا۔ کہ میں پل بھر میں خود کو دنیا کی سب سے خوبصورت اور حسین لڑکی سمجھتی تھی۔۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

پر میں نے انکے خلوص اور محبت کی ناقدری کی۔۔۔۔۔۔

اور ناقدری کی یہی سزا ہوتی ہے عالیان خفا ہوگی نشی۔۔۔۔۔۔ مجھے لگتا ہے میری سانسیں مجھ سے چھن جائیں گی۔۔

اللہنا کرے زو بی۔۔۔ نشی تڑپ کہ بولی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔

نشی پتہ ہے تم ٹھیک کہتی تھی۔۔۔۔۔۔

عالیان کو میرے اللہ نے میرے لیے چنا ہے۔۔۔۔۔۔ اور بندے کو اللہ کی رضا میں

راضی ہو جانا چاہیے۔۔۔۔

لیکن میں نے تو اپنی زندگی سے اتنے گلے کیے اتنے شکوے کیے۔۔ اپنے رب سے اتنی شکایتیں کی۔۔

مجھ جیسی گنہگار کیلئے یہ سزا نہیں تو اور کیا ہے۔۔۔۔

میں نے کبھی نہیں چاہا تھا نشی۔۔۔ کہ سالار کے ساتھ کچھ بھی ایسا ویسا ہو۔۔۔۔۔ میں نے ہمیشہ ان کیلئے دعائے خیر ہی کی ہے۔۔ پر انکی یہ حالت مجھے تڑپا

رہی ہے۔۔۔۔۔
NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
محبت تو ہر کسی کو ہو جاتی ہے نشی۔۔۔۔

پر۔۔۔۔۔ محبت صبح معنوں میں ہوتی کیا ہے۔۔۔۔

یہ میں نے عالیان سے سیکھا ہے نشی۔۔۔۔۔

پر اب کچھ بھی سمجھ میں نہیں ارہا میرے۔۔۔۔۔۔۔

عالیان تو ایسے منہ پھیر کر گئے ہیں کہ۔۔۔ وہ ٹھنڈی اہ بھرے رودی تھی۔۔۔

اور سالار کی کیفیت نہیں دیکھی جا رہی مجھ سے انکی ایسی حالت۔۔۔۔۔۔

سب میری غلطی۔۔۔۔

زوبی سب تو میری غلطی ہے نا۔

نا اس رات میں تمہیں بھائی کے کمرے میں بھیجتی اور نایہ سب ہوتا۔۔۔۔

نہی نشی کیا ہو گیا ہے تمہیں کیوں ایسے بول رہی ہو تم۔

ارے تمہاری وجہ سے تو مجھے عالیان جیسا فرشتہ صفت انسان ملا ہے۔۔۔۔

تم تو ایسے نہیں بولو نشی۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Drama | Poetry | Urdu | English

زوبی ادھر دیکھو۔۔۔۔ رونا بند کرو۔۔۔۔

میری بات سنو زوبی۔۔۔۔

ایسے خود کو الزام دیتی رہو گی تو کیسے چلے گا زوبی۔۔۔۔

ہمت کرو حوصلہ کرو۔۔۔۔ ابھی بھی دیر نہیں ہوئی ہے۔۔۔۔

اپنے رشتے کو بچالو۔۔۔۔ عالیان بھائی وقتی طور پر ناراض ضرور ہے لیکن انہیں خود

سے اتنا بدگمان مت کرو کہ رنجشیں اور بڑھ جائیں۔۔۔۔

بات سمجھ رہی ہوں نامیری۔۔۔۔۔

لیکن کیسے نشی کیسے۔۔۔ وہ میری بات تک سننے کیلئے تیار نہیں ہیں۔۔۔ نامیری
کالزریسیو کرتے ناھی ٹیکسٹ کا جواب دیتے۔۔۔ انہیں کیا اتنا بھی احساس نہی
میرا۔۔ کہ کس کرب سے گزر رہی ہوں میں۔۔۔۔۔

کیا بیت رہی ہے میرے دل پہ۔۔۔۔۔

کچھ خیال ہے بھی انہیں میرا بس منہ پھیر کر چلے گئے۔۔۔۔۔

تو تم نے سوچا زوبی کہ عالیان بھائی کے دل پر کیا بیت رہی ہو گی جب انہوں نے اپنی
محبت کو کسی اور کے ساتھ پایا ہو گا۔۔۔

پر نشی۔۔۔ وہ چونکی تھی۔۔۔۔۔

جانتی ہوں زوبی۔۔ مجھے اپنی بہن اور اپنے بھائی کی پاکیزگی پر کوئی شک نہی ہے۔ میں
نے اک سرسری بات کی ہے۔۔۔

کوئی بھی شوہر یہ برداشت نہیں کرے گا نا کہ اس ک بیوی کو کوئی اور پر پوز کرے اسکے
سامنے اعتراف محبت کرے۔۔ یہ تو اسکی مردانگی کے خلاف بات ہوتی ہے۔ لیکن پھر

بھی عالیان بھائی نے بڑے حوصلے سے تم پر بھروسہ کیا ہے۔۔ تمہیں سوچنے سمجھنے کا
موقع دیا ہے۔۔۔۔۔ اگر وہ خفا ہو گئے ہیں تو منانے میں پہل تمہیں ہی کرنی ہوگی
زوبی۔۔۔۔۔

اور رہی بات سالار بھائی کی تو انہوں نے دکھ خود اپنے لیے منتخب کیے ہیں۔۔ اور اس
غم سے انہیں خود ہی نکلنا ہوگا۔۔

نشی تم سالار کیلئے ایسے کہہ سکتی ہو۔۔۔۔۔

کیوں میں کیوں نہیں اپنے بھائی کیلئے ایسے سوچ سکتی۔۔ بہن ہو تو یہ کیسے بھول جاؤں کہ
سب سے پہلے اک لڑکی ہوں اور کیسے اک لڑکی دوسری لڑکی کے جذبات سے انجان
ہو سکتی ہے۔۔۔۔۔

وقت دو بھائی ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔۔۔ وقت بڑے سے بڑا زخم بھر دیتا ہے
نشی۔۔۔ جب کسی شے کی قدر ہوتی ہے ناتب وقت تماچا مارتا ہے۔۔۔۔۔ اور وہ ہی
سب کچھ ٹھیک بھی کر دیتا ہے۔۔۔۔۔
پتھر بھی ٹھوکر کھا کر گول ہوتا ہے۔۔۔

ناراض کیوں وہ حیرانگی سے بولی تھی۔۔۔۔

ارے ارے اپنی ایک عددھی بہن نمازندھے اور اپ اسے ہی بھلائے بیٹھیں
 ہیں۔۔۔۔

اوہ۔۔ زوبی نے سکون کی سانس لی تھی۔۔۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے عائشہ۔۔۔

تو پھر کیسی بات ہے بھابھی۔۔۔۔

اجھی عالیان بھائی سے بات ہوئی میری۔۔

اوہ اچھا وہ دھیمے لہجے میں بولی تھی۔۔

جی جی انہوں نے ہی بتایا۔۔۔۔۔۔۔

کیا کیا بتایا۔۔۔۔۔ وہ ہچکچاتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

یہی کہ اپ اپنی امی کی طرف ہیں۔۔۔

ای تھینک ملنے آئیں ہوں گی۔۔۔۔۔



اس ویکنڈ پر بھائی بتا رہے تھے کہ وہ واپس اٹارہیں ہیں۔۔۔۔۔

ای ایم ٹو مجھ ایکساٹنڈ بھا بھی۔۔۔۔۔

بھائی کی برتھ ڈے ہم ساتھ سیلیبریٹ کریں گے۔۔۔۔۔

برتھ ڈے۔۔۔۔۔ زوبی نے بر بڑاتے ہوئے نشی کی جانب دیکھا تھا۔۔

جی ان دس منڈے بھائی کی برتھ ڈے ہے۔۔ اور جب سے بھائی نے بتایا ہے کہ اپ

لوگ واپس ارہے ہو تو ہماری خوشی کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں ہے۔۔۔۔۔

اور زوبی کی آنکھوں سے انسوراں ہوئے تھے۔۔۔۔۔

عالیان کی اجنبیت دیکھے۔۔۔۔۔

بھا بھی وئیر یوار ہیلو ہیلو۔۔۔۔۔

ہاں وہ عائشہ میں تھوڑی دیر میں کال کرتی۔۔۔

اوکے بھا بھی۔۔۔۔۔ وہ ار و بیٹنگ ٹوباو تھا اف یو۔۔۔۔۔

بائے۔۔۔۔۔

تھی-----

اور بے دردی سے اپنا موبائل سائٹڈ ٹیبیل پر رکھا تھا۔۔۔۔۔

پر تکیہ ٹھیک کرتے زوبی کی نظریان کے موبائل پر پڑی تھی۔۔۔۔۔ جو گیم کھیلتا

موبائل زوبی کے روم میں چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔۔

ایان کا موبائل ہاتھ میں تھا مے اسنے کچھ سوچتے ہوئے عالیان کا نمبر ڈائل کیا

تھا۔۔۔۔۔

دوسری رنگ پر عالیان نے فون ریسو کیا تھا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہیلوڈیوڈ اتنی رات کو کال کی سب ٹھیک توھے ایان۔۔۔۔۔

بس بس ایک ہی بار میں اتنے سوال۔۔۔۔۔ زوبی بولی تھی۔۔۔۔۔

لیکن دوسری طرف کی چھائی ہوئی خاموشی کو دیکھے اسکا دل مٹھی میں آیا

تھا۔۔۔۔۔

ہیلو عالیان۔۔۔ میں زوبی۔۔۔۔۔

زوبی کے کہنے کی دیر تھی کہ عالیان نے کال کٹ کر دی تھی۔۔۔۔۔

عالیان۔۔۔۔۔ اور زوبی موبائل بیڈ پر پٹختے رو دی تھی۔۔۔۔۔

میری بے گناہی کا کفارہ تو ادا کر لینے دیتے اک بار میری بات تو سن لیتے۔۔۔۔۔ وہ
چلائی تھی۔۔۔۔۔

لیکن دوسری جانب عالیان کی کیفیت کسی مجنوں سے کم نا تھی پورے ہفتہ کے بعد
زوبی کی اواز اس کے کانوں میں رس گھول گئی تھی۔۔۔۔۔

پر ناراضگی اپنی جگہ کم نا ہوئی تھی۔۔۔۔۔ دل تو اسکا بھی دکھا تھا۔۔۔۔۔
محبت تو اسنے بھی خلوص دل سے کی تھی۔۔۔۔۔ پر بھروسہ کہیں نا کہیں اسکا بھی ٹوٹا
تھا۔۔۔۔۔

عالیان نے سگریٹ کا کش لیا تھا۔۔۔۔۔

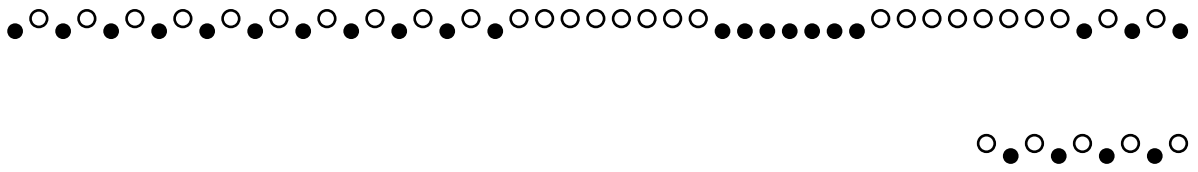
اور زوبیہ کے ساتھ بتائے خوشگوار پلوں کو یاد کیا تھا۔۔۔۔۔

اگر زوبی کیلئے سب کچھ درد امیز تھا۔۔۔۔۔ تو عالیان بھی پل پل اسی کرب میں جی رہا تھا۔

ناکھانے کا ہوش نا پینے کا۔۔۔۔۔ بس اپنی الگ ہی جنونی کیفیت میں مبتلا تھا۔۔۔۔۔

میں نہیں چاہتا زوبیہ کہ تم کسی ان چاہیے رشتے میں بندھ کر اپنی خوشیوں کا گلا

گھونٹو۔۔۔۔ میں تو صرف اتنا چاہتا ہوں کہ تم سوچ سمجھ کر اپنی زندگی کا فیصلہ کر لو
 تاکہ اگر میں تمہاری راہ میں رکاوٹ بنوں تو پیچھے ہٹ جاؤں۔۔۔۔ اب کی بار فیصلہ
 تمہارا ہوگا۔۔۔۔ بنا کسی دباؤ کے اور اسنے انکھیں میچی تھیں۔۔۔۔۔۔۔



نشاء کس سوچ میں ڈوبی ہوئیں ہیں اپ۔۔۔۔۔۔۔

ہوں۔ وہ احمر کی اواز پر چونکی تھی۔۔۔۔۔
 NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 نن نہیں تو میں تو بس ایسے ہی۔۔۔۔۔

اس کنڈیشن میں اپکا سٹریس لینا اچھی بات نہیں ہے۔۔۔۔۔ تو جو بھی بات ہے اپ مجھے
 کھل کر بتا سکتیں ہیں۔۔۔۔۔

اور نشاء نے احمر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

کتنا قرار آیا تھا اسے احمر کی یہ بات سننے۔۔۔

کہ واقعی اپکا حقیقی ہمسفر اپنے کیلئے کسی گہرے شجر سے کم۔ نہیں ہوتا۔۔۔۔۔

کیا بات ہے نشاء----- یو کین ٹریسٹ می-----

اور نشاء نے احمر کے اغوش ہر بات دوہرا دی تھی-----

اوہ تو یہ پریشانی ہے-----

سب میری اک غلطی کی وجہ سے ہو احمر-----

نہی نشاء ہم اپنے رب کے کیسے گئے فیصلوں کے سامنے مجبور ہوتے ہیں۔۔۔ اور

قسمت کا لکھا ہم کبھی ٹال نہیں سکتے-----

پر احمر۔۔۔ اگر عالیان بھائی نے زباریہ کی کسی بات پر یقین نہیں کیا۔۔۔ اگر اسکی محبت

کو تسلیم نہیں کیا اسکے جذبات کی قدر ناکی۔ تو زباریہ کا کیا ہوگا اگر وہ اسے چھوڑ کر اکیلے

امریکہ چلے گئے۔۔۔۔۔ میری بہن تو ختم ہو جائے گی۔۔۔۔۔

بس بس نشاء حوصلہ رکھیں کیوں کر رہیں ہیں ایسی مایوسی والی

باتیں-----

تو کہوں احمر۔۔۔۔۔ وہ رو دی تھی۔۔۔۔۔

چھوڑنا ہوتا تو عالیان زباریہ کو کب کا چھوڑ کر چلا جاتا۔۔۔۔۔

مطلب وہ چونکی تھی۔۔۔۔۔ احمر کی بات سننے۔۔۔۔۔

مطلب اتنا سب کچھ ہوتے ہوئے بھی اسنے زباریہ کو سوچنے کی مہلت دی ہے

نشاء۔۔۔۔۔

اور زباریہ کافر ضبنا ہے کہ وہ عالیان کا دل جیتے اسکو یہ احساس یہ یقین دلائے کہ اسکے
دل میں صرف عالیان بستا ہے۔۔۔۔۔

مگر کیسے احمر عالیان بھائی تو ترک تعلق کر کے بیٹھے ہیں۔۔۔ نافر و ریسو کر رہے ہیں

اسکا اور ناھی کچھ اور۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں تو کیا ضرورت ہے زباریہ کو کالز کرنے کی۔۔۔۔۔

مطلب احمر اپ کیا چاہتے ہیں انکار شتہ اور بگڑ جائے۔۔۔۔۔

نہیں تو میں کیوں چاہوں گا ایسے۔۔۔۔۔

تو پھر۔۔۔۔۔

پھر کیا ٹریول لیجینٹ سے بات کرنی ہوگی اک امریکہ کا ٹکٹ ارنج کرنا ہوگا۔۔۔۔۔

مطلب نشی چونکی تھی۔۔۔۔۔

مطلب صاف ہے نشاء۔۔۔۔ کسی ایک کو تو اناسائیڈ پر رکھنی ہوگی۔۔۔۔ اور اک
 روٹھے ہوئے مجنوں کو منانا پڑے گا۔۔۔۔ اب کی بار ہیر پہل کرے گی دیٹس
 سمپل۔۔۔۔۔

اور یہ کھلا منہ بند کر لو۔۔۔۔ تم اپنی بہن کی خوشی چاہتی ہونا۔۔۔

ہوں بلکل تو بس جو میں کہہ رہا ہوں ویسے ہی کرو۔۔۔۔۔

اور احمر نے اپنا پلین نشاء کے آغوش اتارا تھا۔۔۔

ریلی احمر ایسا کرنے سے سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔۔۔

اگر نیت صاف ہو تو اللہ بھی ساتھ دیتا ہے پاگل۔۔۔

بیشک تو پھر جلدی سے اپ ٹکٹ کا رینج کروائیں احمر۔۔۔

ڈونٹ وری نشاء سب اچھا ہوگا۔۔۔۔

انشاء اللہ اور وہ مسکرائی تھی۔۔۔۔

ہیلو نشاء۔۔۔۔۔

جلدی سے ریڈی ہو جاو۔۔۔۔۔

وہ فون اٹھاتے احمر کی بات پر چونکی تھی۔۔۔۔۔

ریڈی پر کیوں۔۔۔۔۔ خیر تو ہے۔۔۔۔۔

ہاں نشاء سب ٹھیک ہے۔۔۔۔۔ بس ابھی جتنا کہہ رہا ہوں اتنا کرو۔۔۔۔۔ تیار ہو جاو میں آ رہا

ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور بند ہوتے فون کو دیکھے وہ ذرا سی شاکڈ ہوئی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

احمر اتنی جلدی میں مجھے تیار کروایا کہاں جا رہے ہیں ہم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ کار میں

بیٹھتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

واو۔۔۔۔۔ ویسے اگر اتنا سنجیں سنو ریں اپ روز ہمارے لیے تو کیا ہی کہنے۔

اف ہو احمر۔۔۔۔۔ اپکو مذاق سوچ رہا ہے۔۔۔۔۔

اور احمر مسکرایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا۔۔۔۔۔ نہیں تو سچ کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور نشی احمر کی بات سنے مسکرای تھی۔۔۔۔

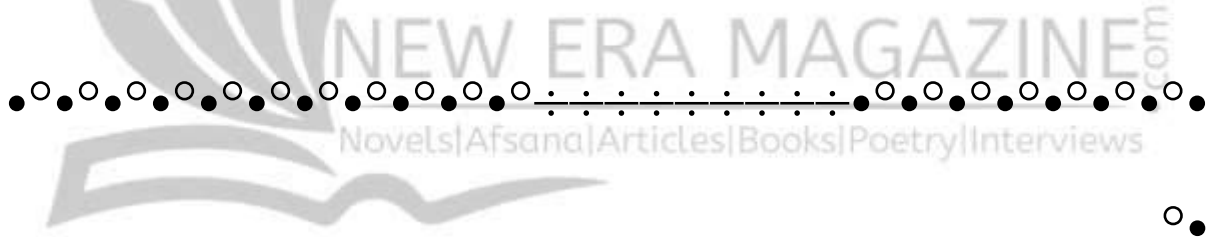
اچھانا بتائیں بھی ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔۔

کسی نیک کام کی غرض سے جا رہے ہیں نشاء بسم اللہ پڑھ لو۔۔۔۔۔ تاکہ اب کی بار

کوئی رکاوٹ نابینس رشتوں کی ڈور میں۔۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔۔۔ چلیں پھر۔۔۔

بس پھر تو جلدی چلیں احمر۔۔۔۔۔ وہ بے صبری سے بولی تھی۔۔۔۔۔



یہ کیا کہہ رہی ہو نشی۔ زو بی ماڑے حیرت سے بولی تھی۔۔۔۔۔

کیا کہہ رہی ہوں۔۔۔۔۔ میں جو بھی کہہ رہی ہوں تمہاری بھلائی کیلئے کہہ رہی

ہوں۔۔۔۔۔

کیسی بھلائی نشی۔۔۔۔۔ وہ رو دینے کو تھی۔۔۔۔۔

جب نادانی ہم سے ہوئی ہو۔۔۔۔۔ ناراضگی کی وجہ ہم ہوں۔۔۔۔۔ تو

رشتوں کو بچانے کیلئے ہمیں جھکنا پڑتا ہے زبا یہ۔۔۔۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہم ہر بار غلط ہوں۔ لیکن کی بار ہمیں اپنی غلطی تسلیم کر لینی چاہیے۔۔۔۔۔

اگر اک بندہ روٹھ کے بیٹھا ہے تو ہو سکتا ہے اسے ہم سے اپیل دیں وابستہ ہوں۔۔۔۔ اور اک اس ہو۔۔۔۔ اس کے دل میں کے ہمیں ہماری محبت منالے گی۔۔۔۔۔

اور اگر کسی کے دل میں کوئی آس اجاگر ہو تو ہمیں اس آس کو زندہ رکھنا چاہیے ناکہ اسکی آس اسکی جینے کی وجہ ہی ختم کر دینی چاہیے۔۔۔۔ اسکی کی آس توڑنی نہیں چاہیے۔۔۔۔۔

احمر بھائی کیا میرے دل میں کوئی ارمان نہیں ہے میری کوئی آس کوئی اپیل نہیں ہے۔۔۔۔۔ کیا میں نے انہیں منانے کی کوشش نہیں کی ہے۔۔۔۔۔ انہوں نے تو مجھے ایسے انور کیا جیسے میرا وجود ہی بے معنی ہو۔۔۔۔۔

اور تو اور وہ واپس جا رہے ہیں۔۔۔۔۔ مجھے ساتھ لے جانا تو کیا بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔۔۔۔۔ اسکی آنکھوں سے آنسو جھلکے تھے۔۔۔۔۔

ہاں عالیان بھائی کی برتھ ڈے ہے تو تم دو گی انہیں وار ملی برتھ ڈے سرپرائز۔۔

تم۔ پاگل ہو گی ہونشی۔۔۔۔۔۔۔۔

میں اکیلی کبھی کالج تک نہی گی اور تم امریکہ کی بات کر رہی ہو۔۔۔۔۔

کیسی باتیں کر رہی ہو تم۔۔۔۔۔ لڑکیاں تو چاند تک پہنچ گئی۔۔۔

ماؤنٹ ایورسٹ تک فتح کر لیا۔۔۔۔۔۔۔۔

اور باباجی کہتے ہیں اپنا شوہر منانے کیلئے تمہیں امریکہ تک جانا پڑے تو بھی

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور وہ سب اپنے پیچھے کھڑے ایش کو دیکھ کر چونکے تھے۔۔۔

جو نا جانے کب سے کھڑا انکی باتیں سن رہا تھا۔۔۔

ویسے بڑے ہی افسوس کی بات ہے۔۔۔۔۔

نا جانے کب سے یہ گول میز کانفرنس چل رہی ہے۔۔۔ پر کانفرنس کے مین ہیڈ کو بلانا

ضروری تک نہی سمجھا۔۔۔۔۔ ایش چلتا ہوا کمرے میں آیا تھا۔۔۔۔۔

چلو اسکی ہی کمی تھی۔۔ اور نشی نے اریش کو گھورا تھا۔۔۔۔۔

کیا موٹی ایسے کیا دیکھ رہی ہو۔۔ پہلے کبھی نہیں اپنے ڈیشننگ بھائی کو۔۔۔۔۔

کیوں احمر بھائی۔۔۔۔۔ اپ کو امریکہ کی ایک ٹکٹ بک کرواتے ہوئے تھوڑا سا بھی

میرا احساس نہیں ہوا۔۔۔۔۔ کہ میں یہاں۔۔۔۔۔

اور عائشہ وہاں۔۔۔۔۔

اس نے یہاں اور وہاں کو خوب لمبا کھینچا تھا۔۔۔۔۔

لگے ہاتھ میرا بھی بھلا ہو جاتا میں بھی اپنی اک عدد منگیترا سے مل اتا ہائے۔۔۔۔۔

تم تو بھائی اپنے جذبات کو قابو میں رکھو۔۔۔۔۔

پہلے ان لیلا مجنوں کی جوڑی کو تو پاڑ لگواو۔۔۔۔۔

ویسے پوائنٹ تو ہے اپکی بات میں احمر بھائی۔۔۔۔۔

بہت کھا لیا اس موٹی نے اب ہماری چکی کا اٹا۔۔۔۔۔ اب جا کے اپنی سسرال کی چکی

پیسو۔۔۔۔۔

تھا۔۔۔۔ بھائی ہوں بہن کو ہر حالت میں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔ بھائی کو مایوس نہی
 کرنا۔۔۔ کیونکہ میری بہن بہت سمجھدار ہے۔۔۔۔۔ اور مجھے امید ہے کہ انگ والا
 اک نیا سفر میری بہن کی زندگی کا خوبصورت کل ثابت ہوگا۔

گاڈ بلیس یو۔۔۔۔۔

تھینک یو احمر بھائی۔۔۔۔۔

نو نیڈ ٹو سی تھینکس۔۔۔۔۔ جب بھی میری ضرورت پڑے یہ بھائی حاضر



ہوگا۔۔۔۔۔
 نی بھائی زوبی نے سر جھکایا تھا۔۔۔

ارے ارے احمر بھائی کچھ ڈائلا گز میرے لیے بھی رہینے دو۔۔۔۔۔

صد اسہا گن رہو پنچی۔۔۔۔۔ اباد رہو۔۔۔۔۔ شاداب رہو۔۔۔۔۔ خوش رہو اپنی زندگی میں۔۔۔ اور

اریش بھی زوبی کو تپانے میں پیچھے نہیں ہٹا تھا۔۔۔۔۔

اچھا چلو اب ذرا گھر والوں کو۔۔۔۔۔ جی جی احمر بھائی۔۔۔۔۔ ایش احمر کی بات مکمل ہونے سے

پہلے بول پڑا تھا۔۔۔۔۔

میر ابھائی تو بہت سٹر انگ ہے نا۔ اور میں بہت جلد اوں گی اپنے بھائی سے ملنے
 کیلئے۔۔۔۔۔ لیکن میرے جانے کے بعد ماما بابا کا خیال صرف تمہیں رکھنا
 ہے۔۔ ساری Responsibility میرے ایان کی۔۔ اور مجھے شکایت نہی
 ملنی چاہیے۔۔ کرکٹ ٹیم کو بھی سنبھالنا ہے ایان نے تو۔۔۔

پر ایمیس اپنی اپکو شکایت نہی ملے گی۔۔ دیٹس لائک مائے گڈ برو۔۔۔

زوبی جی ماما بیٹا فلاسٹ کا ٹائم ہو رہا بچے جاو خالہ امی اور تایا ابا سے مل او۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
 Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews
 جی ماما۔۔۔۔۔ اور وہ کہتی ہوئی خالہ کے گھر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

.....
 .o

سالار کی حالت نہی دیکھی جاتی خان صاحب اور شاہدہ بیگم رونے والی ہوئی
 تھیں۔۔۔۔۔ فکر تو مجھے بھی ہو رہی ہے اسکی۔۔ وہ بھی پریشان کن کیفیت میں
 بولے تھے۔۔۔۔۔

الساخیر کرے میری بچی اور انہوں نے زوبی کو گلے سے لگایا تھا۔۔۔

اپ روئیں نہیں میں جلدی ملنے اوں گی۔۔۔۔۔

نہی میری بچی میں رو نہی رہی میری بچی کو تو میں ڈھیروں دعائیں دیتے خوشی خوشی
رخصت کروں گی کہ میری زوبی کو ڈھیروں خوشیاں ملیں۔۔۔ امین۔۔۔ اور تایا ابا
نے شفقت بھرے انداز میں زوبی کے سر پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

اجھی ایش نے بتایا کہ زوبی واپس جا رہی ہے۔۔۔۔

گھر سونا ہو جانا ہے رونق چلی جانی ہے۔۔۔۔۔ ہمارے گھر کی

کیسی باتیں کر رہے ہیں خان صاحب۔۔۔۔۔

بیٹیوں کا اصل گھر تو شوہر کا گھر ہوتا ہے۔۔۔۔۔ اور اب سے اس گھر کو اپنا گھر سمجھنا بیٹا

اس گھر کا ہر دکھ سکھ اب سے تمہارا ہے۔۔۔۔۔ اور بہت سمجھداری سے ان

خوبصورت رشتوں کو خوش اسلوبی سے نبھانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جی خالہ امی اپکو کبھی بھی میری شکایت نہیں ملے گی۔۔۔

بیشک مجھے میری بچی پر بہت مان ہے۔۔۔۔

اور وہ خالہ سے مل کر کمرے سے نکلی تھی۔۔۔۔

اور رخ اب سالار کے کمرے کی جانب تھا۔۔۔۔۔

دروازہ کھولتے وہ کمرے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔ جہاں سالار رخ موڑے ہاتھ میں

سگریٹ لیے کھڑکی کے پاس کھڑا تھا۔۔۔۔۔ وہ چلتی ہوئی ہوئی سالار کے پاس جا کر

کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اور سالار اسکی اہٹ پر مڑا نہیں تھا۔۔۔۔۔

ہو یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ سالار کی بات سنے چونکی تھی۔ جہاں اسکیلے بیگانگی واضح طور پر جھلک رہی تھی۔۔

وہ میں یہاں۔۔۔۔۔ زوبی ہڑ بڑائی تھی۔ لیکن اک گہری سانس بھرے اسنے بات

شروع کی تھی۔۔۔۔۔

زندگی کا مقصد، شاید سگریٹ پینا بنا لیا ہے اپنے۔۔۔۔۔

سالار نے گردن موڑی تھی۔۔۔۔۔

تمہیں اس بات سے فرق نہیں پڑنا چاہیے۔۔۔۔۔

ہوں۔۔۔۔۔

مجھے نہیں پڑنا چاہیے لیکن گھر والوں کو تو پڑتا ہے نافرقت اپ کی ایسی حالت دیکھ کر۔۔۔

تایاجان اور خالہ امی کو دیکھا ہے کتنے فکر مند رہتے ہیں وہ اپ کیلئے۔۔۔

تو تمہیں کیوں مجھ سے ہمدردی ہو رہی ہے۔۔۔۔۔ وہ اجنبی لہجہ میں بولا تھا۔۔۔۔۔

ہاں ہے مجھے ہمدردی آپسے۔۔۔

پر کیوں۔۔۔۔۔ مت کرو یہ ہمدردی مجھ سے۔۔۔ اسکی ضرورت نہیں

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سالار میں کبھی اپکا حاصل نہ بن سکتی۔۔۔۔۔

اپنے مجھے حاصل کرنے کی بہت کوشش کی لیکن کچھ تمنائیں لا حاصل ہی رہنے دینی

چاہیے۔۔۔۔۔

میں آپکے جذبات کی قدر کرتی ہوں۔۔۔۔۔

پر میں اس شخص کو کیسے چھوڑ سکتی ہوں سالار کس نے اگے بڑھ کر تب میرا ہاتھ تھاما

جب آپکو تھا مناجاہیے تھا۔۔۔

ہاں ہوگی یہ خطا میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی تھی یہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اور آج دیکھو سب کچھ لا حاصل ہے۔ کچھ بھی نہیں رہا میرے پاس۔۔۔ میری انا میرا
غور سب مٹی میں مل گیا۔

اب بس اک کھوکھلا وجود ہے نا جانے اب اس پر منوں مٹی پر جائے۔۔۔

اللہ نا کرے سالار۔۔۔ اور اس نے سالار کے منہ پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سالار جی سرخ آنکھیں اسکی روح تک کو چھلنی کر گئی تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

میں اپنی قسمت میں نہیں تھی سالار اور یہی حقیقت ہے۔۔۔۔۔ جتنا جلدی ہو جائے

اپ اس حقیقت کو تسلیم کر لیں۔۔۔ سالار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیا اتنا اسان ہوتا ہے اپنی محبت کو بھول جانازو بی۔۔۔ وہ حیرانگی سے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اسان نہیں ہوتا سالار کچھ بھی۔۔۔ لیکن اگر ہماری زندگی میں اک ایسا شخص آجائے جو

ہم سے والہانہ محبت کرتا ہو تو اپکی زندگی مکمل ضرور ہو جاتی ہے اس شخص کو

پا کر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اللہ پاک نے جوڑے آسمانوں پر بنائے ہیں سالار۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ورنہ اگر میں آپ کی قسمت میں اور آپ میری قسمت میں لکھیے ہوتے تو میں آپ کو مل کر
رہتی۔۔۔۔۔

یہی سچ ہے سالار اور اس سچ کو جتنی جلدی ہم تسلیم کر کیں گے اتنا ہی اچھا
ہوگا۔۔۔۔۔

میں عالیان کی محبت پا کر مکمل ہوگی ہوں۔۔

اور یہی چاہتی ہوں کہ آپ بھی اپنی زندگی میاں گے بڑھیں سالار۔۔۔۔۔

یہ اسان نہیں۔۔۔۔۔ پرنا ممکن بھی نہیں۔۔۔

وہ سالار کی آنکھوں میں دیکھے بولی تھی۔۔۔۔۔

ہاں پر اب کی بار سالار کسی کو ریجیکٹ مت کیجے گا۔۔۔

ریجیکٹ کرنے کی ازیت۔۔۔۔۔ وہ ابھی اپنی بات مکمل نہیں کر پائی تھی کہ سالار بولا
تھا۔۔

ریجیکٹ کرنے کا نتیجہ بھگت رہا ہوں۔۔۔۔۔ میں۔۔۔

میں بس آپ کو خوش دیکھنا چاہتی ہو سالار۔ آپ کو اپنی زندگی میں آگے بڑھا ہوا دیکھنا چاہتی

ہوں۔

وہ یہ کہہ کر دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

زباریہ۔۔۔۔۔

وہ سالار کی اواز پر رکی تھی۔۔۔۔۔

جو قیمتی ہیرا تمہاری پسند تھا وہ واقعی ہی بے رنگ نکلا۔۔ اور زونج کی آنکھوں سے آنسو

جھلکے تھے۔۔۔

محبت میں جنون کی حد تک دیوانہ ہو گیا تھا کہ تمہاری خوشیوں کی راہ میں حائل

ہو گیا۔۔۔

نہی سالار ایسے مت کہیے۔۔۔۔۔

معاف کر دو زباریہ بہت بر اثبات ہوا میں۔۔۔۔۔

پلیز سالار۔۔۔ ایسے نہی کہیے آج بھی میرے دل میں آپ کا مقام بہت معتبر

ھے۔۔۔۔۔

اور سالار زونج کی جانب بڑھا تھا۔

اور اک مٹھلی ڈبی اسنے زباریہ کی جانب بڑھائی تھی۔۔۔

یہ۔۔۔۔۔۔۔

خودھی دیکھ لو۔۔۔۔۔۔۔

زوبی نے وہ ڈبی کھولی تھی۔۔۔۔۔۔۔ یہ تو وہی کنگن۔۔۔۔۔۔۔ جیسے نشی نے بنوائے تھے۔۔۔

اور ویسے ہی کنگن ڈبی میں دیکھے وہ حیران رہ گئی تھی۔

ہاں ویسے ہی کنگن ہیں جیسے نشی کے تھے۔۔۔۔۔۔۔

ایسا کبھی ہوا کہ اک کیلیے چیز لوں تو دوسری کیلیے نہیں لوں۔۔۔

میں نے تب ہی تمہارے لیے بنوائے تھے۔۔۔۔۔۔۔ پر موقع ہی نہیں ملا دینے

کا۔۔۔۔۔۔۔

اج ہمارے اک نئے رشتے کی شروعات کا پہلا تحفہ۔۔۔۔۔۔۔

رشتہ اس نے حیرت بھری نظروں سے سالار کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔۔۔۔

اور سالار ام پھکی سی مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولا تھا۔۔۔۔۔۔۔

دوستی کا۔۔ دوست تو بن ہی سکتے ہیں نایہ حق تو کوئی نہیں چھین سکتا ہم

سے۔۔۔۔۔

ہوں دوستی تو ساری زندگی نبھاؤں گی سالار یہ وعدہ رہا پسے۔۔۔۔۔

پر یہ ایک کنگن پہ میرا نہی آپکے ہمسفر کا حق ہوگا۔۔۔۔۔

اور یہ ایک کنگن ہماری ہمیشہ زندہ رہنے والی دوستی کے نام۔۔ بہت قیمتی ہے یہ تحفہ

میرے لیے۔۔۔



لیکن اک وعدہ کریں سالار۔۔۔

زوبی نے اپنا دایاں ہاتھ سالار کی جانب کیا تھا۔۔۔

کو نسا وعدہ۔۔ وہ چونکا تھا۔۔۔

اپ اپنی زندگی میں اگے بڑھیں گے۔۔۔۔۔

سوچوں گا۔۔۔

سوچوں گا نہیں پرامیس کریں۔۔۔۔۔

بہت ضدی ہو تم۔۔۔۔

تو اپ کو نسا کم ہیں۔۔۔

چلیں جلدی سے وعدہ کریں۔۔۔۔

ہوں وعدہ۔۔ اور سالار نے غمگیں ہوتے لہجے پر قابو پاتے ہوئے ہاتھ اگے بڑھایا

تھا۔۔۔۔

کچھ دیر تو سالار کی سانسیں تھمیں تھیں۔ پر خود پر ضبط پاتے بولا تھا۔۔

اب جاو بھی روٹھے ہوئے لوگوں کو زیادہ دیر روٹھے نہیں دینا چاہیے۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔ میرا ہاتھ۔۔۔

اور سالار نے زوبی کے تھامے ہاتھ کو چھوڑا تھا۔

خیال رکھیے گا اپنا۔۔۔

اور یہ کہہ کر زوبی مری تھی۔۔

سنو۔۔۔۔۔

وہر کی تھی پر پلٹی نہیں تھی۔۔۔۔۔ اپنا دھیان رکھنا اور پاگلوں جیسی حرکتیں مت
کرنا ہر جگہ میں بچانے نہیں اوں گا۔

اور وہ سالار کی بات سننے باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

سالار نے آنکھوں میں اے انسوؤں کو بہنے دیا تھا۔ کہ اس کا دل ٹکڑوں میں بکھرا تھا۔۔

اپنا خیال رکھنا نشی۔۔۔ زوبی نشی سے ملتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

پر نظر زوبی کی کلائی پر جا کے رکی تھی۔۔۔

ہیرے کی قدر دیر سے ہوئی جوہری کو۔۔۔۔۔

زوبی نشی کی بات سنیں ٹھنڈی اہ بھرے رہ گی تھی۔۔۔

اگر تم دونوں کا ملنا ملا نا ختم ہو گیا ہو تو گاڑی میں بیٹھنا پسند کرو گی یا جہاز یہیں لینڈ

کرو اور۔۔۔ اور وہ ایش کی بات پر مڑی تھی۔۔۔۔۔

کار میں بیٹھتے ہوئے زوبی کی نظر ٹیرس پر کھڑے سالار پہ گی تھی۔۔۔۔۔

جو ہاتھ میں بال پکڑے کبھی اک ہاتھ اور کبھی دوسرے ہاتھ میں اچھال رہا تھا۔۔۔

اور زوبی کی آنکھوں میں انسوائے تھے۔۔۔۔۔

بس کرو یہ انسو بہت قیمتی ہیں انہیں بہا کر ضائع مت کیا کرو کتنی بار کہوں۔۔۔

وہ غصہ میں آیا تھا۔۔۔۔۔

اچھانا بہت یاد آو گے تم مجھے۔۔۔ اور وہ ایش سے ملی تھی۔ کہ آنکھیں نم تو ایش کی بھی ہوئی تھیں۔

اچھا پگی اب رلائے گی کیا۔ اور زوبی ہنسی تھی۔۔۔۔۔

اچھا میں نے عائشہ کو انفارم کر دیا ہے۔۔۔

وہ ایئر پورٹ پر پہنچ جائے گی تمہیں لینے کیلئے۔ اور ہاں جا کر مجھے کال کر دینا فکر رہے گی تمہاری۔۔۔۔۔

ایش خیال رکھنا ماما بابا بیان کا۔۔

تمہیں کہنے کی ضرورت نہیں ہے بے فکر ہو کر جاو۔۔۔۔۔

بائے۔۔۔

اور عائشہ کی بات سنے وہ جیسے ہوش میں آئی تھی۔۔

سامنے اک عالی شان گھر کو دیکھے زوبی مسکرائی تھی۔ کہ اک عورت کا اصلی گھر وہی ہوتا
جہاں اسکا شوہر رہتا ہے۔۔۔

وہ سوچتے ہوئے کار سے نکلی تھی۔۔۔۔

مما ڈیڈو ئیر اریو گون۔۔۔۔۔

لیں جی لے آئی ہوں اس گھر کی صحیح مالکن کو۔۔۔۔

ماشاء اللہ میری بچی اگی۔۔۔ اور نائمہ نے زوبی کو گلے لگایا تھا۔۔۔

کیسی ہیں پھوپ۔۔۔۔

بس اب بھلی چنگی ہوگی ہوں اپنی بچی کو دیکھ کر۔۔۔

ویلکم بیٹا اسلام علیکم ڈیڈ۔۔۔۔۔

اور ہمدانی صاحب کو دیکھے وہ انکی جانب بڑھی تھی۔۔۔۔۔

ویلکم بیٹا۔۔۔۔ ویلکم ٹویور ہوم۔۔۔۔۔

اور انہوں نے زبانیہ کے ماتھے پر بوسہ دیا تھا۔۔۔۔۔

عائشہ بیٹا۔

جی مہما زوبی بیٹا کو اسکا روم دکھاو۔۔۔۔۔

جی مہما۔۔۔۔۔

او کے بیٹا اپ فریش ہو جائیں۔۔ پھر گپ شپ کرتے ہیں۔

جی ڈیڈ۔۔۔۔۔

ارے ارے ہوتی رہیے گی گپ شپ میری بچی آرام کر لے میں جب تک کچھ کھانے
کیلیے بنا کر لاتی ہوں۔۔۔۔۔

او کے موم۔۔۔

لیٹس گو بھا بھی۔۔۔۔۔ اپکو اپکا روم دکھاوں۔۔۔۔۔

اور زوبی عائشہ کے پیچھے سیڑھیاں چڑھتی کمرے میں داخل ہوئی تھی۔۔۔۔۔

اگر گھر ویل فر نیشڈ تھا۔۔ تو کمرہ بھی خوبصورتی کا منہ بولتا ثبوت تھا۔۔۔۔۔

بھا بھی یہ رہا اپکاروم پہلے عالیان بھائی کا تھا۔۔۔ اب اپ کی ملکیت ہے۔۔۔ کیونکہ یہ
 روم ابھی تو اپکو بہت دلکش لگ رہا ہے۔ لیکن جب بھائی کمرے میں ہوتے ہیں تو یہ
 کمرہ اک انوکھا ہی منظر پیش کر رہا ہوتا ہے۔۔۔ جیسے کو طوفان آیا ہو۔۔۔ اپکو تو اندازہ ہو
 ہی گیا ہونا۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا اس میں کوئی شک نہیں ہے اور وہ بھی عائشہ کی بات پر مسکرائی تھی۔۔۔
 ویل اپ ریسٹ کریں پھر بھائی کی برتھ ڈے پلین کرتے ہیں۔۔۔

اوکے ڈیر۔۔۔۔۔ NEW ERA MAGAZINE
 Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews
 اور زوبی نے عائشہ کے جاتے ہی موبائل بیگ سے نکالا تھا۔۔۔۔۔

پہنچ گی چڑیل۔۔۔۔۔ اور ایش کی ذوردارانہ آواز پر وہ مسکرائی
 تھی۔۔۔ ہائے اب امریکہ بھاری بھاری ہو گیا ہونا۔۔۔

شٹ اپ ایش۔۔۔۔۔

وہ چلائی تھی۔۔۔۔۔

ویسے تم ہو بہت سنگدل۔۔۔۔۔

وہ کیوں۔۔۔۔ میں کیوں سنگدل۔۔۔

وہ تمہارا مجنوں دیوانہ پاکستان میں سڑکوں کی خاک چھان رہا ہونا۔۔۔

اور ایئر پورٹ پر دیوانوں کی طرح انتظار یار میں گنگنا رہا ہونا۔۔۔

سانوں نہروالے پل تے بلا کے۔۔۔

اوہ نی نی۔۔۔ سانوں ایئر پورٹ تے بلا کے ہو سانوں ایئر پورٹ تے بلا کے تے ہن ماہی

کیتھے رہ گیا۔۔۔



بکو نہیں۔۔۔۔

ہائے بیچارہ کہیں دلبرداشتہ ہو کر چلتے پلین۔۔۔

فٹے منہ ایش منہ توڑ دوں گی تمہارا۔۔۔۔

ہا ہا تو ساتھ سمندر پار۔۔۔۔

اور میں ار پار۔ ہائے رے میرا پیار۔۔۔ میری جان عائشہ یار۔۔۔

ہاں ہاں تمہاری عائشہ کو بتاتی ہوں تمہاری عاشقی مشعوقی کے قصے۔۔۔۔

پھر دیکھنا تمہارا سٹرو کیسے ہوتا ڈھیلا۔۔

ارے نن نہی موٹی میں تو مذاق کر رہا تھا۔۔ پلیز پلیز۔۔

اور وہ ایش کوستانے میں کہاں پیچھے ہٹ سکتی تھی۔۔۔۔

..........○○○○○.....○○○○○.....***

وہائے گی یا نہیں۔۔۔

عالیان کے دل کو وسوسوں نے گھیرا تھا۔۔۔

وہ کبھی ٹائم دیکھتا اور کبھی انٹرس گیٹ کی جانب دیکھتا۔۔

یہاں تک کہ اسکو اپنا نام کالڈ ہوتا سنائی دیا تھا۔۔۔۔

اور وہ لبرداشتہ ہو کر اگے کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

اک اک قدم بھاڑی ہوتا محسوس ہوا تھا اسے۔۔ جیسے کسی نے منوں بوجھ تلے اسے دفن

کر دیا ہو۔۔۔۔۔۔۔

سیٹ سے سرٹکائے اسنے اپنی آنکھیں موندیں تھیں۔۔

سالار جیت گیا اسکی محبت جیت گی۔۔۔ اس کے دل میں اک ٹھیس سی اٹھی
تھی۔۔۔۔

زباریہ کیلئے میری محبت کی کوئی اہمیت نہی تھی۔۔۔۔
تو فیصلہ کر لیا زباریہ نے۔۔۔ اسے سالار چاہیے تھا جو اسے مل گیا۔۔۔ اسنے اپنی محبت
چنی۔۔۔ اسنے اسے ہی چنا جو اسکے دل میں بسا تھا۔۔۔
انکھوں سے پھلکتے انسو اس کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کو ختم کر رہیے تھے۔۔۔
اسکو اپنا سانس رکنا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

وہ ایئر پورٹ سے باہر آیا تھا۔۔۔ کہ اک خیال سا اس کے دماغ سے گزرا تھا۔ کہ وہ
سب کے سوالوں کے جواب کیسے دے گا۔۔۔۔
عائشہ نے تو بتا دیا ہونا سب کو کہ میں واپس آ رہا ہوں۔۔
سب پوچھیں گے زباریہ کا کیا جواب دوں گا اے میرے خدا۔۔۔۔۔
اسنے آسمان کی جانب دیکھا تھا۔۔

واٹ ریش۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہاں ہیں سب۔۔۔۔۔ یہ اندھیرا کیوں ہے۔۔۔ وہ غصہ میں چلایا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہ اک اہٹ پر وہ مڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سیڑھیوں سے اترتے وجود کو دیکھے وہ چونکا تھا۔۔۔ کہ اندھیرے میں اسے کچھ سمجھ میں

نہی ا رہا تھا۔۔۔۔۔ کہ کوئی چلتا ہوا اسکے پاس آیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

Wishing you a very happy birthday My

Love---

NEW ERA MAGAZINE.COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور جانی مانی اواز پر وہ چونکا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سر پر اترے۔۔۔۔۔ اور عائشہ کی آواز کے ساتھ سب لائٹس ان ہوئیں

تھیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کہ وہ اپنے سامنے کھڑے وجود کو دیکھے ٹھٹھک گیا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

سرخ ساڑھی میں تناک خوبصورت وجود اسکی آنکھوں کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کھلے لمبے بال سرخ لپسٹک لبوں پر سجائے وہ قہر ڈھا رہی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کانوں میں لمبے ڈائمنڈ کے جھمکے اس کے چہرے کی رونق دو بالا کر رہے تھے

دس از فار یو اور زبار یہ نے مسکراتے ہوئے ہاتھ اگے کی جانب بڑھایا تھا۔۔

ہاتھوں میں پکڑے سرخ گلاب اسکے ہاتھوں کی چمک میں اضافہ کر رہے تھے۔۔

کیسا لگا سر پر انز۔۔۔۔۔

اور عالیان تو جیسے اب بھی سکتے میں تھا۔ کہ اس یہ سب اک خوبصورت خواب کی

مانند لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews

کس سوچ میں پڑ گئے بھائی۔۔۔۔۔ بھا بھی ھین اور وہ الگ بات ھے کہ اج انہوں

نے خوبصورتی کے سب ریکارڈ توڑ دیے ھیں۔۔۔۔۔

اور وہ عائشہ کی بات سننے جیسے ہوش میں آیا تھا۔

کیسا لگا ہمارا سر پر انز۔۔۔۔۔ بھائی۔۔۔۔۔

بھا بھی کے ہاتھ سے یہ فلاورز تو لیں لیں۔۔ یا نظر لگانی ھے اپنے ہماری بھا بھی کو۔۔۔۔۔

اور عائشہ کی بات سننے زبار یہ بھی شرماگی تھی۔۔۔۔۔۔۔۔۔

جتے رہو ہمیشہ خوش رہو۔۔۔ وہ ڈھیروں دعائیں دیتے ہوئے بولی
تھیں۔۔۔۔۔

بس بس اگر ملنا ملنا ختم ہو گیا ہو تو سب گیسٹ ویٹ کر رہے ہیں کیک کٹ کیا
جائے۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔

گاڈ بلیس یوسن۔۔۔۔۔

بھائی بھائی بھی آئیں بھی کیک کٹ کیجئے۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اور عالیان نے زباریہ کی جانب دیکھا تھا جو شرم سے لال ہو رہی تھی کہ پل بھر کو تو وہ
اسکے چہرے پر سے نظر نہیں ہٹا پایا تھا۔۔۔۔۔

لیں جی پہلی بار دیکھ رہے ہو بھائی کیا بھائی کو سب دیکھ رہے ہیں اپنی
طرف۔۔۔۔۔ پاگل لگ رہے ہو بلکل۔۔۔۔۔

اور عائشہ نے مسکراتے ہوئے عالیان کے کان میں سرگوشی کی تھی کہ عالیان بھی جیسے
ہوش میں آیا تھا۔۔۔۔۔

ورنہ ابھی بھی وہ سکتے میں ہی کھڑا تھا۔۔۔ زباریہ کو اپنے سامنے
دیکھے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

چلو بھی بھائی۔ اور عائشہ عالیان کو کھینچتے ہوئے ٹیبل کی طرف ای تھی۔۔۔۔۔ جہاں
زوبی کینڈلز جلا رہی تھی۔

Ladies and Gentle man....

May i have to attention plz.....

Meet the most beautiful couple.....

The cute and gorgeous Mr and Mr.s Aliyan

Hamdani....

Now its time to cut the Kake.....

Everyone shout and clap within best wishes...

To make their whole life more blessed and
most beautiful....

ڈر نہی لگا۔

نہیں۔۔۔۔

مس کیا مجھے۔۔

ہاں۔۔۔۔

بھولی تو نہی تھی۔۔

نہیں۔۔۔۔



یاد تو روز اتا ہوں گا۔

ہاں۔۔۔۔

یہ سر پر انزبر تھ ڈے پلین تمہارا تھا۔۔

ہاں۔۔

اج موسم کچھ زیادہ سی ٹھنڈا نہیں ہو رہا۔

ہاں۔

اور وہ یہ کہہ کر رودی تھی۔۔ اور رخ پھیر گی تھی۔۔

بہت برے ہیں عالیان اپ بہت برے۔۔۔۔۔

ہائے عالیان نے گہری سانس کھینچی تھی اور زوبی کا چہرہ اپنی جانب کیا تھا۔۔۔

ہاں براتو میں ہوں جو اتنی پیاری لڑکی کو رلا دیا۔۔۔۔ اور میری وجہ سے اسکی اتنی

خوبصورت آنکھوں میں انسو اگئے اور اس کا دل دکھا دیا۔۔۔ وہ زوبی کی آنکھوں میں

ائے انسو پونچھتے ہوئے بولا تھا۔۔۔

پر کیا کرتا بہت بے بس ہو گیا تھا۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

کیا یقین نہی تھا اچکو مجھ پر۔۔۔۔

خود سے زیادہ یقین ہے مجھے اپنی زوبی پر۔۔

کیوں کہ میرا عشق ہو تم۔۔

تمہارے بغیر مر جاتا میں تم ہو تو میں ہوں۔

السننا کرے کہ اچکو کچھ بھی ہو۔۔ وہ گھبرا کر بولی تھی۔۔۔۔

اور وہ مسکرا دی تھی۔۔۔

ان لبوں پر میں ہمیشہ مسکان دیکھنا چاہتا ہوں زوبی۔

اپ خفا ہیں مجھ سے عالیان۔۔۔۔

نہی تو بلکل بھی نہیں۔۔۔۔۔ میں پرانی تمام تلخ یادوں کو دل سے مٹا دینا چاہتا ہوں

زوبی۔۔۔۔۔

اور اپنی زندگی میں اگے بڑھنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر تم ہو میرے ساتھ تو زندگی حسین تر

ہو جائے گی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

دوگی میرا ساتھ۔۔۔۔۔ تا عمر

انشاء اللہ۔۔۔۔۔

میری زندگی کا ہر دن اپ کے نام عالیان۔۔

اور وہ مسکرا دی تھی۔۔

ویسے یہ اتنا خوبصورت کمرہ کس نے سجایا ہے۔۔۔

مجھے نہی پتا اور وہ شرمناک بھاگنے کی زد میں تھی۔۔۔

ارے ارے کہاں۔۔۔

عالیان یہ کیا کر رہے ہیں اپ چھوڑیں مجھے۔۔۔

ناچھوڑنے کیلئے پکڑا ہی نا تھا۔۔۔ اور اس نے زوہبی کو اپنی بانہوں میں سما لیا تھا۔۔۔

چاند بھی مکمل تاب میں تھا کہ دو محبت کرنے والوں کے ملنے کی رت ای تھی۔۔۔۔۔



اور کتنا ٹائم لگے گا جانے من ریڈی ہونے میں۔۔۔۔۔

فلائٹ کا ٹائم ہو رہا ہے۔۔۔

اف ہو تو اپ جا کر گاڑی نکالیں۔ یہاں کیوں بیٹھے ہیں۔ زبانیہ بالوں کا جوڑا بنائے

ہوئے بولی تھی۔۔۔۔۔

عالیان چلتا ہوا زوہبی کے پاس آیا تھا۔۔۔۔۔

کیا کروں جانے من۔ عادت سے مجبور ہوں۔

جس کی بیوی اتنی خوبصورت ہو وہ تو اسکی زلفوں کے بھنور میں ہی کھو جائے گا۔

عالیان۔۔۔ اور عالیان نے زلفوں کو کیچر کی زد سے آزاد کیا تھا۔۔۔

مجھے کھلے بال پسند ہیں۔۔

اور شادی کو پانچ سال ہونے والے تھے لیکن دونوں کی یہی تکرار کم نہیں ہوتی

تھی۔۔۔ کہ زبا یہ کے کھلے بال عالیان کی کمزوری تھے۔۔۔

یہ زلفوں سے کھیلنے کا وقت ہے عالیان۔۔۔ کوئی اجائے گا۔۔۔

توانے دو اپنی بیوی سے پیار کرنے کا وقت تو مقرر نہیں ہوتا نا۔۔

کب ہوں گے سمجھدار اپ۔۔

اک بیٹی کے باپ بن گئے ہیں۔۔۔

تو تمہیں نہیں لگتا کہ دعا کے کھیلنے کیلئے چھوٹا سا بہن یا بھائی اجانا چاہیے۔

عالیان اور زوبی نے عالیان کو گھورا تھا۔۔۔

ارے یار تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔ وہ نشاء کی آواز پر پلٹی تھی۔۔۔۔۔

کچھ نہیں یار۔۔۔ تو چلو میں تمہیں لینے آئی ہوں سب ویٹ کر بیٹھیں ایش اور

عائشہ کی شادی کے فنکشنز کی ڈسکیشن چل رہی ہے سب تمہارا پوچھ رہے

ہیں۔۔۔ اور تم کمرے می قید ہوئے رہ گئی ہو۔۔۔۔۔

ایسی بات نہیں ہے نشی۔۔۔۔۔

بس سالار کو انعم کے ساتھ دیکھے دل سے سے خوشی ہو رہی ہے نشی کہ سالار نے اپنی

زندگی میں اگے بڑھنے کا صحیح فیصلہ کیا۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہاں یار انعم بہت ہی سلجھی ہوئی اور زمیڈار لڑکی ہے۔۔۔

سب کا خیال کرنے والی پیار بانٹنے والی۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔ جیسی سالار چاہتے تھے۔۔۔۔۔ بلکل ویسی۔۔۔۔۔

تم خوش ہونا زونبی بہت بہت خوش ہوں میں عالیان بے بے پناہ محبت کرتے ہیں

مجھ سے۔۔۔ تم صحیح کہتی تھی نشی یہ رشتوں کے فیصلے اسمانوں پر ہوتے ہیں۔۔۔ اور

اللہ اپنے بندوں کو بہترین سے نوازتے ہیں۔۔۔

جوڑے واقعی ہی اسمانوں پہ بنتے ہیں۔۔۔۔۔ زمین پر تو محض ان کی تلاش ہوتی
 ہے۔۔۔ اور ہم ناجانے کیا کیا امید پال لیتے ہیں۔۔۔ ناجانے کس کس کو دل میں بسا
 لیتے ہیں یہ جانتے بوجھتے بھی کہ ملتا وہی ہے جو اللہ پاک نے ہمارے نصیب میں لکھا
 ہوتا۔۔۔۔۔

بے شک کوئی شک نہیں ہے زوہبی اس بات میں۔۔۔۔۔
 جنہیں ملنا ہونا وہ مل کر ہی رہتے ہیں۔۔۔۔۔ تمہیں پتا ہے۔ سالار بھائی کی
 ملاقات انعم بھائی سے افس میں ہوئی تھی۔۔۔۔۔
 انعم بھائی کو انکے منگیتر نے ٹھکرایا تھا۔۔۔ اسلیے کہ وہ بہت زیادہ خوبصورت نہیں ہیں
 ۔۔۔ اس لڑکے کے وقار کے مطابق نہیں تھی۔
 اور نا ہی وہ امیر گھر کی لڑکی ہیں۔۔۔

پر سالار بھائی نے انہیں چنا اس بات کو انگور کر کے کہ انعم بھائی کو کسی نے ٹھکرایا
 ہے۔

وہ بہت اچھی بیوی ثابت ہوئیں ہیں سالار بھائی کیلیے زوہبی۔۔۔ ورنہ تمہارے جانے

کے بعد تو انہیں ہم نے کبھی ہنستے ہوئے بھی نہیں دیکھا تھا۔۔۔

پر اب بھائی اپنی زندگی کی طرف لوٹ کے اٹار ہیں ہیں۔۔۔

ہاں یہی تو میں چاہتی تھی نشی کہ سالار ہمیشہ خوش رہیں۔۔۔۔

اور میری دعا تھی کہ میری بہن خوش رہے اور وہ نشی کے گلے لگی تھی۔۔۔

ویسے حد ہوگی ہے حدھی ہوگی ہے۔۔ یہاں ملنا ملنا بھی ختم نہی ہو رہا اور ادھر تم

دونوں کی پلٹن نے سب کا جینا حرام کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

کیا تکلیف ہے اریش تین بچے نہی سنبھالے جا رہے تم سے۔۔۔۔۔

اوہ ہیلو موٹو۔۔۔۔۔

وہ تم دونوں کے افلاطون بچے اور سپیشلی نشاء تمہارے وہ ڈپلیکیٹ نمونے بیچاری دعا کہ

بال کھینچ رہے ہیں۔ بیچاری کارور و برا حال ہے۔۔۔

ہائے میرے اللہ میری بچی۔۔۔۔

نشی کی بچی جو تمہارے بیٹوں نے میری بچی کو ستایا تو دیکھنا۔۔ انا ہا ہا۔۔۔ ویسے تم

دونوں اک کام کرو۔۔۔ اپس میں رشتے داری کر لو۔۔۔۔۔

دعا ہے بہت پیاری بچی۔۔۔۔۔

اریش کے بچے یہ عمر ہے ابھی کہ بچوں کے رشتے طے کریں ہم توں رک بچے گا نہیں
میرے ہاتھوں۔۔ اور دونوں اسکے پیچھے لپکی تھیں۔۔۔۔۔

**

ارے تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔۔۔ وہ سالار کی اواز پر چونکی تھی۔۔۔۔۔

اندر سب کا ہنسی مذاق چل رہا تھا۔ تو وہ باہر لان میں ای تھی۔۔۔۔۔

جہاں سالار کی وہی ہیوی بانیک کھڑی تھی جو اسکے ہاتھوں سے زخمی ہوئی

تھی۔۔۔۔۔

کہ وہ زیر لب مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

یہ بانیک ابھی بھی اسی حالت میں کھڑی ہے سالار۔۔۔۔۔

ہاں بس دیکھ لو جو حال کیا تھا تم نے اس بانیک کا یہ اپنی وہی حالت برقرار رکھے ہوئی

ہے۔۔۔۔۔

ہاواہ مسکرا دی تھی۔۔۔۔

ایسے ہی ہنستی رہو۔۔۔۔ وہ زبانیہ کی جانب دیکھے مسکرایا تھا۔۔۔

ان پانچ سالوں میں کتنا کچھ بدل گیا سالار۔۔۔

ہاں بہت کچھ بدل گیا۔۔۔ بس نہیں بدلاتو دل سے دل کا رشتہ۔۔۔۔۔۔۔

وہ سالار کی بات سنیں چونکی تھی۔۔۔

خیر چلو اندر سب بلا رہے ہیں تمہیں۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE

Novels | Afsana | Articles | Books | Poetry | Interviews | Reviews
اپ خوش ہیں نا سالار۔۔۔۔

تم خوش ہو زوبی۔۔۔۔

میں نے پہلے پوچھا تھا ویسے وہ منہ بناتے ہوئے بولی تھی۔۔۔۔

جب میری پیاری سی پاگل سی دوست خوش ہے تو میں بھی اسکی خوشی میں خوش

ہوں۔۔۔

تم چاہتی تھی کہ میں زندگی میں آگے بڑھوں تو تمہاری خواہش کا مان رکھا۔۔۔ اور لو

دیکھ لو خوش ہوں میں۔۔

دل سے کہہ رہیں ہیں سالار۔۔۔

یہ فکر کرنے کی عادت نہیں جائے گی نا تمہاری۔۔۔

کبھی بھی نہیں۔۔۔ قسمت کا لکھا نہیں ملتا زو بی۔۔۔ کبھی کبھی نادانی میں جب ہم کچھ

کھو بیٹھتے ہیں نازندگی بھر اسکا ملال باقی رہتا ہے۔۔۔۔

لیکن قدرت کا لکھا دل کو وقتی تسلی ضرور دیتا ہے۔۔۔۔ لیکن پھر اک ٹھیس ضرور

اٹھتی ہے دل میں۔۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

پر اسکا کے فیصلے کے اگے گٹھنے ٹیکنے پڑتے ہیں۔۔۔۔ بیشک اسکی ذات ہمارے لیے

بہتر فیصلہ کرتی ہے۔۔۔۔

اور زو بی نے ان نظر سالار کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

ایسے مت دیکھو زو بی تمہارا دوست بہت مضبوط ہو گیا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

یہی تو میں چاہتی تھی سالار کہ آپ اپنی زندگی میں خوش رہیں۔۔۔۔۔

اور دیکھو نا نعم کے انے سے میری زندگی بدل گئی ہے۔ بہت پرسکوں سا ہو گیا ہوں

میں۔۔۔۔۔ وہ بہت پیار کرتی ہے مجھ سے۔۔۔۔۔ بقول اسکے۔۔ اور وہ مسکرایا
تھا۔۔۔۔۔

اور اپ پیار۔۔۔۔۔ زوبی کے الفاظ منہ میں رہ گئے تھے جب دعا بھاگتی ہوئی انکے
پاس ای تھی۔۔۔۔۔ ماما ایاں ماموں میرے ساتھ کھیل نہیں رہیے۔۔۔۔۔

اوہ مائے کیوٹ ڈول کیا بات ہے ادھر ائیں میرے پاس۔۔۔۔۔

اور سالار نے دعا کو گود میں اٹھایا تھا۔۔۔۔۔

مجھے بتائیں کون نہیں کھیل رہا میری ڈول کے ساتھ۔۔۔۔۔

Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

انکل وہ ایاں ماموں نہیں کھیل رہیے۔۔۔۔۔

دعا بیٹا سالار انکل نہیں ماموں بولو۔۔۔۔۔

اور سالار نے زوبی کو گھورا تھا۔۔۔ شرم کرو بچوں کے سامنے تم مجھ سے ڈانٹ کھانے
کے موڈ میں لگ رہی ہو۔

دعا بیٹا انکل از بیٹر دین یو ڈونٹ بی ٹے ماموں اوکے ڈول۔

یس انکل۔۔۔۔۔

گڈ گرل بیٹا۔۔۔۔

تمہیں ساری عمر عقل نہیں انی زوہی اور سالارا نکھیں نکالتا ہوا دعا گو د میں اٹھائے اندر
کی جانب بڑھا تھا۔۔۔۔

کہ زوہی کھلکھلا کر ہنس دی تھی۔۔۔۔۔

زباریہ اپنی کافی۔۔۔

اوہ تھینک یو انعم اور زوہی نے کپ اٹھایا تھا۔ کہ انعم کی نظر زوہی کی کلائی پر گی تھی۔۔۔
جس میں ویسا ہی کنگن جگمگارتھا جیسا کہ اسکے پاس تھا۔۔۔۔۔

زوہی نے انعم کی جانب دیکھا تھا۔ جو ٹکٹکی باندھے اسکی کلائی کی جانب دیکھ رہی
تھی۔۔۔۔

زوہی تھوڑا جھجھکی تھی۔۔۔۔۔

تو وہ اپ تھیں۔۔۔۔۔ انعم مسکرای تھی۔۔۔

میں کچھ سمجھی نہیں۔۔۔ زوہی ہچکچائی تھی۔۔۔۔۔

اپ ہی ہیں وہ جوان بھی سالار کے دل میں بہت اونچے مقام پر فائز ہیں۔۔۔۔۔
 اپکی کلای میں اک جیسا کنگن دیکھنا اتفاق تو نہی ہو سکتا۔۔۔۔۔ پر ان اک بات ضرور کہوں
 گی۔۔۔۔۔ بہت خوش قسمت لڑکی ہیں اپ جو اتنا چاہنے والے لوگ ملے ہیں
 اپکو۔۔۔۔۔

اور کہی نا کہی میں اپکی شکر گزار ہوں زبانیہ جو اگر آپ سالار کو حوصلہ نادیتیں تو ان
 جیسے معتبر شخص مجھ جیسی واجب لڑکی کو کیسے اپنا لیتے۔۔۔۔۔

ایسے نہی کہیں انعم اپ بہت اچھی ہیں۔۔۔۔۔ بلکہ میں اپکی مشکور ہوں جو سالار کو
 بکھرنے سے بچا لیا اپنے۔۔۔۔۔

ورنہ شاید میں خود کو کبھی معاف نہیں کر پاتی۔۔۔۔۔

اور زوبی انعم کے گلے لگی تھی کہ کہیں نا کہیں اک جو خوف اسکے دل میں بیٹھا تھا کہ
 سالار خوش بھی ہیں اپنی زندگی میں انعم کو جان کر وہ خدشہ بھی دور ہو گیا
 تھا۔۔۔۔۔

**

وہ عالیان کے کندھے پر سر رکھے لیٹی تھی۔۔۔۔۔

کیا بات ہے جناب اج بہت پیارا رہا ہے اچکوا اپنے اک عدد مظلوم شوہر پہ۔۔

اوہ ہو عالیان۔۔۔۔۔ جائیں میں نہیں بولتی افسے ہر وقت تنگ کرتے رہتے

ہیں۔۔۔۔۔

اوہ اب اگر اپنی اک عدد وائف کو نہیں ستاؤں گا تو کیا کسی اور۔۔۔

خبر دار جو اپنے کسی اور لڑکی کا نام بھی لیا۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا ویسے اج تک کسی اور لڑکی کا نام بھی سنا ہے اپنے میری زبان پر۔۔۔۔۔

سنا بھی نہیں چاہوں گی امی سمجھ۔۔۔ اور وہ نروٹھے انداز میں بولی تھی۔۔۔۔۔

ہا ہا ہا اچھا بابا مجھے معاف کر دو دوبارہ نہیں کہوں گا ایسے۔

گڈ۔۔۔۔۔

اچھا۔۔۔۔۔

عالیان اک بات پوچھوں۔۔۔۔

جی پوچھیں۔۔۔۔۔

اپکے دل میں مجھے اور سالار کو لیکر کویٰ خلعتش تو نہیں ہے۔۔۔۔

اور عالیان زوہبی کی بات سنیں حیران ہوا تھا۔۔ اور پھر مسکرایا تھا۔۔

اگر کویٰ خلعتش ہوتی تو میں اپنی زندگی میں خوش ناہوتا زباریہ۔۔۔

ہر اک رشتہ بھروسہ کی بنیاد پر ٹکا ہے۔۔۔۔۔

اک اک غلطی کو دل میں بسائے رکھو گے تو اگے کیسے بڑھو گے۔۔۔۔۔

پرانی یادوں کے سہارے زندگی نہیں گزاری جاتی زوہبی۔۔۔

وقت بڑے سے بڑے گھاؤ بھر دیتا ہے۔۔۔۔

ہمارا ماضی چاہیے جتنا بھی کٹھن اور تلخ کیوں ناہو۔۔۔۔۔ اک نئی امید کی کرن ہمارے

انے والی زندگیوں کیلئے پر روشن سحر بن جاتی ہے۔۔۔۔۔

مجھے سالار سے کویٰ شکوہ نہیں تھا۔۔۔ بلکہ رحم آیا تھا اس پر کہ اسنے ناقدری کی تھی اک

انسان کو تسلیم نا کرنے کی۔

جس کا خمیازہ اسے بھگتنا پڑا۔۔۔۔۔

ٹھکرائے جانے کا دکھ کیا ہوتا ہے بہت اچھے سے واقف ہوں میں اس درد سے۔۔۔

وہ اپنی زندگی میں اگے بڑھا ہے یہ خوش کن بات ہے۔۔۔

لیکن وہ کہتے ہیں نا ٹھکرائی ہوئی چیز کی قدر انسان کو تھوڑی دیر بعد ہوتی ہے۔ جب وہ

اسکی دسترس سے دور جا چکی ہوتی ہے۔۔۔۔۔

یہاں بھی کچھ ایسا ہی ہوا تھا سالار کے ساتھ۔۔۔ اور مجھے دیکھو کتنا خوش نصیب ہوں

میں۔۔۔ جس کی قسمت میں تم لکھ دی گئی تھی۔ اور جسے میں نے چاہا دل سے چاہا وہ مجھے

مل گیا۔۔۔۔۔

میری زندگی جنت بن گئی ہے۔۔۔ تمہارے ساتھ سے۔۔۔

دیکھ لیں پھر قدر کیا کریں میری زوہبی مسکرائی تھی۔۔۔۔۔

اچھا جی ابھی بتاتا ہوں اپکو۔۔۔۔۔ اور وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی۔ کہ پورا کمرہ اسکی

جادوئی ہنسی سے مہک اٹھا تھا۔۔۔۔۔



ہماری ویب میں شائع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی

ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ

کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے

ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشا اللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات

کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین